دجّال
اور قیامت کی نشانیاں

مدثر حسین سیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوٹ! مرتب اور ناشر نے امکان بھر کوشش کی ہے کہ کوئی لفظ غلط شائع نہ ہو۔ بہر حال یہ کوشش بھی ہر انسانی کوشش کی طرح محدود ہے، لہٰذا قارئین کرام اگر کہیں غلطی محسوس کریں تو ہمیں آگاہ کریں اور ہمارے لیے مغفرت کی دعاء کریں۔ ہم انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں ان غلطیوں کو دور کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

مدثر حسین سیان

علم دوست پبلیکیشنز

25 سی لوئر مال لاہور۔فون: 7325418

انتساب

مَیں اپنی اس کاوش کو اپنے نہایت ہی قابل احترام والدین کے نام معنون کرتا ہوں۔ جن کی محبت وشفقت حصول علم کی راہوں میں میرے لیے روشنی کا مینار ہے اور جن کی دُعائیں میرے لیے سرمایہ حیات ہیں۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا (النساء:۲۷)

انسان جو کچھ آج تحریر کرتا ہے دوسرے دن خود ہی اس کے بارے میں یوں سوچنے لگتا ہے کہ اگر اس میں فلاں تبدیلی کردی جاتی تو بہتر ہوتا، اگر اس میں فلاں اضافہ ہوجاتا تو بہت اچھا ہوتا اور اگر فلاں چیز کو مقدم کردیا جاتا تو زیادہ مناسب ہوتا اور اگر فلاں چیز کو حذف کردیا جاتا تو زیادہ خوبصورتی کا باعث بنتا، اس میں ایک بڑی تنبیہ اور اس امر کا ثبوت ہے کہ انسانی کام نقص سے مبرا نہیں ہوسکتا۔

فہرست

پیش لفظ

ہمارے پروردگار! ہر ایک تعریف وتحسین تیرے ہی لیے ہے اے مملکت وسلطنت کے فرمانروا! ہم تیرے فرمانبردار اور عاجز بندے ہیں۔

خدائے بزرگ و برتر کا لاکھوں مرتبہ شکر ادا کرنے کے بعد درود وسلام اس ذات بابرکات پر جس کی سیرت طیبہ دُنیا کے ظلمت خانے کے لیے رشد و ہدایت کا آفتاب تاباں ہے۔

زیرِ مطالعہ کتاب دراصل راقم کا تحقیقی مقالہ ہے جو ایم فل علوم اسلامیہ کی ڈگری کے حصول کے لیے لکھا گیا ہے۔ موضوع کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ مواد کے حصول کے لیے تمام امکانی ذرائع بروئے کار لائے جائیں تاکہ ایک عمدہ کاوش سامنے آئے جو ڈگری کے حصول میں معاون ہونے کے ساتھ ساتھ عام قارئین کے لیے بیش بہا معلومات کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہو اور قارئین کو موضوع کی اہمیت وافادیت سے اچھی طرح روشناس کرادے۔

راقم انتہائی ممنون ہے جناب خالد ڈوگر صاحب کا کہ انہوں نے اس مقالہ کو کتابی شکل میں شائع کرنے کا اہتمام کیا۔

اس کتاب کی کمپوزنگ جناب محمد ابصار اور نسیم الحسنین نے انتہائی جانفشانی سے کی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔

خدائے بزرگ و برتر ان تمام حضرات کے درجات بلند فرمائے اور ہمیشہ دین حق کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ جنہوں نے اس کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ہر ممکن مدد کی۔ آمین یارب العالمین۔

مقدمہ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم، امابعد!

تاریخ عالم کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ ہر دور میں اہل حق، باطل قوتوں کے خلاف برسرِ پیکار رہے ہیں اور جلد یا بدیر فتح اہل حق کا مقدر ٹھہری ہے۔ صفحات تاریخ میں بدر وحنین، موتہ وتبوک، قادسیہ ویرموک، ایران و روم، افغانستان و ہندوستان، شام وعراق، فلسطین اور بیت المقدس کی فتوحات کے زریں نمونے آج بھی موجود ہیں۔

حق وباطل کا یہ معرکہ قیامت تک یونہی چلتا رہے گا اور خروج دجال انہی معرکوں کے تناظر میں ہوگا، ایک طرف مٹھی بھر مسلمان پہاڑ کی چوٹی پر محصور ہوں گے اور دوسری طرف اس دور کا سب سے بڑا فتنہ گر اپنے لاؤ لشکر سمیت ان کا محاصرہ کیے ہوگا۔ فتنہ دجال مسلمانوں کے لیے بہت بڑا فتنہ ہوگا حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق، آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک اللہ کی مخلوق میں فتنہ دجال سے بڑا فتنہ کوئی اور نہیں ہوگا۔

عَنْ هِشَامِ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ((يَقُولُ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ (1)

”حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک اللہ کی مخلوق میں سے (فتنہ)

1- امام مسلم بن الحجاج صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب بقیۃ من احادیث دجال ۴/۲۲۶۷

دجال سے بڑا اور کوئی (فتنہ) نہیں ہوگا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے"۔

اس فتنے کی شدت اس قدر زیادہ ہے کہ ہر نبی نے اپنی قوم کو اور انبیاء بنی اسرائیل نے بنی اسرائیل کو بطور خاص فتنہ دجال سے آگاہ کیا ہے۔

یہودیت کے موجودہ صحائف میں سے دانیال وہ کتاب ہے جس میں دجال کا تذکرہ صراحت سے ملتا ہے۔

"پھر میں نے رات کو رویا (خواب) میں دیکھا..... کہ چوتھا حیوان ہولناک، ہیبت ناک اور نہایت زبردست ہے اور اس کے دانت لوہے کے اور بڑے بڑے تھے۔ وہ نگل جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا تھا اور جو کچھ باقی بچتا اس کو پاؤں سے لتاڑتا تھا"۔ (دانی ایل ۷:۷)

مسیحیت کے مذہبی ادب میں دجال کا ذکر یوحنا کے خطوط میں واضح طور پر ملتا ہے جہاں اسے مخالف مسیح (Anti Christ) کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

"اے لڑکو! یہ اخیر وقت ہے اور جیسا تم نے سنا ہے کہ مخالف مسیح (Anti Christ) آنے والا ہے۔ اس کے موافق اب بھی بہت سے مخالف مسیح پیدا ہوگئے ہیں"۔ (ا۔ یوحنا ۲:۱۸)

لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ یہودیت میں دجال کا معاملہ خاصا الجھا ہوا ہے یہود کے نزدیک جنگ یاجوج ماجوج کے بعد زمام کاران کے پاس آئے گی اور وہ مسیح موعود کے ذریعے دنیا پر قابض ہوں گے۔ لیکن مسیح موعود سے مراد ان کے ہاں "دجال" ہے کیونکہ وہ مسیح کو اپنی دانست میں قتل کر چکے ہیں۔ مسیحیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی اور مخالف مسیح (دجال) کی تفصیلات تو ملتی ہیں لیکن دور جدید میں چند بنیاد پرستوں نے ان عقائد کو نئے نئے معانی پہنانے شروع کر دیئے ہیں۔ اسی طرح ہمارے بعض دانشوروں نے عراق۔ امریکہ جنگ ۱۹۹۱ء اور امریکہ کے افغانستان پر حملے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ سیدنا امام مہدی کے ظہور اور دجال کی آمد کا وقت آن پہنچا ہے اور دنیا اب قیامت کی بڑی نشانیوں کے دور میں داخل ہو چکی ہے یا ہونے والی ہے۔ اور بعض نے امام مہدی کی پیدائش کا دعویٰ بھی کر ڈالا اور یہاں تک بھی کہا گیا کہ وہ ۲۰۲۰ یا ۲۰۲۵ء میں

ظاہر ہوں گے۔ کچھ دانشوروں نے امریکہ اور یورپ کی موجودہ تہذیب وتمدن کو دجالی تہذیب قرار دے کر یہ فیصلہ بھی کر دیا کہ "المسیح الدجال" جس کی پیشین گوئی کی گئی ہے وہ آگیا ہے اور اب مسلمانوں کو دجال کے انتظار کی زحمت نہیں کرنی چاہیے۔ (1)

اس میں شک نہیں کہ یہ فیصلہ بھی زود فکری اور زود بیانی کا نتیجہ تھا تاہم انہیں اب بھی اس پر اصرار ہے تو ہماری رائے میں دجال کے خروج کا دعویٰ تو قبل از وقت ہے مگر دجال جس فتنے میں دنیا کو مبتلا کرے گا اس فتنے کے ظہور کی ابتداء کسی نہ کسی رنگ میں ہو چکی ہے دوسرے لفظوں میں دجال آیا ہو یا نہ آیا ہو لیکن دجالیت کی آگ یقیناً بھڑک چکی ہے آخر احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ دجال سے پہلے بھی تیس چھوٹے چھوٹے دجال ظاہر ہوں گے۔ (2)

پہلا باب یہودیت سے متعلق ہے جس میں جنگ یاجوج ماجوج، Armilus (دجال) اور مسیح موعود کے تعلق سے ان کے عقائد کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز ان محرکات کا تفصیلی ذکر ہے، جن کی بنیاد پر انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو بطور مسیح قبول کرنے سے انکار کیا اور اس انکار کے نتیجے میں عقائد میں جو خرابیاں پیدا ہوئیں انہیں بیان کیا گیا ہے۔ اور آخر میں مسیح سے وابستہ توقعات کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ، ان منصوبوں پر روشنی ڈالی گئی ہے جو اس کی آمد کو یقینی بنانے کے لیے ترتیب دیئے جا رہے ہیں۔

دوسرا باب مسیحیت میں تصور دجال سے متعلق ہے جسے مسیحیت میں مخالف مسیح (Anti Christ) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس باب کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہوئے، ہرمجدون اور مسیحی مذہبی ادب، آمد دجال اور مسیح کی آمد ثانی کے حوالے سے مسیحی عقائد کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ، دور جدید کے مسیحی بنیاد پرستوں کی آراء و افکار کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز ان توقعات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے جو انہوں نے مسیح کی آمد ثانی

1- اسرار عالم، یا ساری الجبل! کیا دجال کی آمد آمد ہے، ص ۷، ۲۰ و شرفی، محمد ذکی الدین، پاکستان اور عالم اسلام کا بحران، ص ۳

2- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ذکر الدجال، ۴/۲۲۵۰

کے ساتھ وابستہ کر رکھی ہیں۔

تیسرے باب میں الملاحم، ظہور مہدی، خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عقائد اسلام کو احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ نیز ظہور مہدی اور خروج دجال پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ ظہور مہدی کی قطعیت اور ابن صیاد کے دجال ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں پائے جانے والے شکوک وشبہات کو رفع کیا گیا ہے۔ اور متعلقہ امور کے بارے میں اسلامی تصورات کی وضاحت کی گئی ہے۔

چوتھے اور آخری باب میں یہودیت و مسیحیت کے تصور دجال کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے ان غلط فہمیوں کی نشاندہی کی گئی ہے جو تصور دجال کے تعلق سے ان مذاہب میں پائی جاتی ہیں۔

نیز دجال کے بارے میں ان مسلم مفکرین کی آراء کا علمی و عقلی محاکمہ بھی کیا ہے جنہوں نے عقل کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے ان مسلمات سے صرف نظر کیا جو امت میں متواتر چلے آرہے ہیں۔

اس کی بنیادی وجہ شاید یہی ہے کہ عصر حاضر میں ہر دانشور اور پڑھا لکھا آدمی اپنے مخاطبین کے سامنے کوئی ایسی نئی بات پیش کرنا چاہتا ہے جو اس سے پہلے کسی نے نہ کی ہو، اور اس سے اس کا مقصد سوائے اس کے کچھ اور نہیں ہوتا کہ مخاطبین پر اس کی علمی قابلیت کی دھاک بیٹھ جائے۔ آخر میں علمائے امت کی آراء کو پیش کیا گیا ہے جو ان تمام آراء و نظریات سے ہٹ کر، حدیث نبوی کے ترجمان اور امت کے اجماعی عقائد کے حامل رہے ہیں۔

زیر نظر مقالہ میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ یہودیت اور مسیحیت کے عقائد کو بیان کرتے ہوئے، انہی مذاہب کی کتب بطور اولین مصدر استعمال کی جائیں۔ چنانچہ یہودیت اور مسیحیت کے بارے میں بات کرتے ہوئے کسی مسلمان مصنف کی کتاب کا حوالہ اشد ضرورت کی بنا پر ہی دیا گیا ہے۔

تحقیق کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کو اعراب

سے مزین کیا گیا ہے۔ صرف وہی احادیث مستثنیٰ ہیں جو بعض مصنفین نے بطور حوالہ درج کی ہیں۔

نیز مسیحی بھائیوں کے جذبات کے احترام میں ان کے مذہب کو عیسائیت کی بجائے مسیحیت اور انہیں عیسائی کی بجائے مسیحی لکھا گیا ہے۔

راقم اپنی اس کوشش کو اپنی علمی بضاعتی اور کم مائیگی کا اعتراف کرتے ہوئے پیش کرتا ہے اس کتاب کی تیاری کے لیے مواد حاصل کرنے میں امکانی کوششوں سے کام لیا گیا ہے۔ خداوند قدوس اس حقیر محنت کو فضل عظیم سے بار آور فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

مدثر حسین سیان

پی۔ایچ۔ڈی سکالر

تمہید

قیامت کسے کہتے ہیں؟:

قیامت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ (ق-و-م) ہے اور یہ ''موت کے بعد اُٹھنے'' کے معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ مرتضٰی الزبیدی اس کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''قیل اصله مصدر قام الخلق من قبورهم قیاماً''۔ (1)

کہا گیا ہے کہ اس کا مصدر مخلوق کا قبروں میں سے یکبارگی کھڑا ہونا ہے۔

ابن منظور لسان العرب میں رقم طراز ہیں:

''یوم البعث یقوم فیه الخلق بین یدی الحی القیوم''۔ (2)

''روز قیامت سے مراد وہ دن ہے جس دن مخلوق اپنے زندہ و جاوید رب کے سامنے کھڑی ہوگی''۔

امام راغب اصفہانی اس کا اصطلاحی مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''قیامت کے معنی انسان کے یکبارگی قیام یعنی کھڑا ہونے کے ہیں اور قیامت کے یکبارگی وقوع پذیر ہونے پر تنبیہ کرنے کے لیے لفظ قیام کے آخر میں تاء (ۃ) کا اضافہ کیا گیا ہے''۔ (3)

مفتی محمد شفیع وقوع قیامت کی عقلی دلیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

1- مرتضٰی الزبیدی، تاج العروس من جواہر القاموس ۱۷/۵۹۸

2- ابن منظور، لسان العرب ۱۱/۳۶۲

3- امام راغب اصفہانی، مفردات القرآن، مترجم مولانا محمد عبدہ فیروز پوری ۲/۸۱-۸۸۰

”قیامت کا آنا اور حساب و کتاب ہونا اور نیک و بد کی جزا و سزا یہ سب عقلاً ضروری ہے کیونکہ اس کا تو دنیا میں ہر شخص مشاہدہ کرتا ہے اور کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ دنیا میں جو عموماً فساق، فجار، بدکار، ظالم، چور اور ڈاکو ہیں نفع میں رہتے ہیں۔ ایک چور اور ڈاکو ایک رات میں بعض اوقات اتنا کما لیتا ہے کہ شریف آدمی عمر بھر میں بھی نہ کما سکے۔ پھر وہ نہ خوف خدا و آخرت کو جانتا ہے اور نہ وہ کسی شرم و حیاء کا پابند ہے۔ اپنے نفس کی خواہشات کو جس طرح چاہے پورا کرتا ہے اور نیک شریف آدمی اول تو خدا سے ڈرتا ہے وہ بھی نہ ہو تو برادری کی شرم و حیاء سے مغلوب ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کے زمانے میں بدکار، بدمعاش کامیاب اور نیک شریف آدمی ناکام نظر آتا ہے۔ اب اگر آگے بھی کوئی وقت ایسا نہ آئے۔ جس میں...... نیک کو اچھا بدلہ ملے بد کو سزا ملے تو پھر اول تو کسی برائی کو برائی اور گناہ کو گناہ کہنا لغو اور بے معنی ہو جاتا ہے کہ وہ ایک انسان کو بلاوجہ اس کی خواہشات سے روکنا ہے، دوسرے پھر عدل و انصاف کے کوئی معنی باقی نہیں رہتے جو لوگ خدا کے وجود کے قائل ہیں وہ اس کا کیا جواب دیں گے کہ خدا تعالیٰ کا انصاف کہاں گیا؟“ (1)

قیامت کب آئے گی؟:

اس بارے میں قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ۖ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ...... الخ“۔ (الاعراف ۱۸۷)

”آپ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ کہہ دیجئے کہ اس کی خبر میرے رب کے پاس ہے“۔

1- مفتی محمد شفیع، معارف القرآن ۸/ ۵۳۷

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

"وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ط قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا o" (بنی اسرائیل ۵۱)

''اور وہ کہتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ فرما دیجئے کہ عجب نہیں قریب ہی آ لگی ہو''۔

آثار قیامت:

قیامت کا آنا یقینی ہے لیکن قیامت کب آئے گی اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ البتہ قیامت برپا ہونے سے پہلے کچھ نشانیاں ظاہر ہوں گی جن کا ذکر قرآن و حدیث میں آیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ط اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ o اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ط اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ o'' (پ حم السجدۃ ۵۴،۵۳)

''عنقریب دکھائیں گے ہم انہیں نشانیاں آفاق میں بھی اور ان کے اپنے نفس میں بھی یہاں تک کہ ان کے سامنے ظاہر ہو جائے گی یہ بات کہ یہ کتاب حق ہے کیا یہ بات کافی نہیں کہ تیرا رب ہر چیز کا شاہد ہے آگاہ رہو کہ یہ لوگ شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ اپنے رب سے ملاقات کے بارے میں اور سن رکھو کہ وہ ہر چیز کا پوری طرح احاطہ کیے ہوئے ہے''۔

ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں (آدمی کی شکل میں) تشریف لائے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کا علم سوال کئے گئے (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو سوال کرنے والے (یعنی حضرت جبرائیل) سے زیادہ نہیں البتہ میں تمہیں قیامت کی علامات بتا دیتا ہوں۔ فرمایا: ''عورت کا اپنا مالک جننا، ننگے پاؤں پھرنے والوں کا حاکم بننا اور بکریاں چرانے والوں کا بڑی عمارتیں تعمیر کرنا، قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ (1)

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الایمان ۱/۸۶

مذکورہ حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ قیامت کا حتمی علم اللہ ہی جانتا ہے البتہ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مختلف اوقات میں قیامت سے پہلے پیدا ہونے والے فتنوں، پیش آنے والے بعض واقعات اور قیامت کے بالکل قریب ظاہر ہونے والی علامات سے آگاہ فرمایا ہے۔

علامات قیامت کی تفصیلات میں جانے سے پہلے سابقہ ادیان کے دیگر فریق کی کتب کا جائزہ لیتے ہیں کہ وہاں علامات قیامت بیان ہوئی ہیں کہ نہیں۔

یہودیت کے مقدس صحائف میں ایسی آیات ملتی ہیں جن سے علامات قیامت کی نشاندہی ہوتی ہے۔

''آخری دنوں میں یوں ہوگا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ، پہاڑوں کی چوٹی پر قائم کیا جائے گا...... اور وہ بہت سی امتوں کے درمیان عدالت کرے گا اور دور کی زور آور قوموں کو ڈانٹے گا''۔ (میکاہ ۴:۱،۲)

''میں ان کی روش کی سزا اور ان کے اعمال کا بدلہ دوں گا۔ چونکہ ان کو خداوند کا خیال نہیں اس لیے وہ کھائیں گے پر آسودہ نہ ہوں گے وہ بدکاری کریں گے لیکن زیادہ نہ ہوں گے۔ بدکاری اور مے اور نئی مے سے بصیرت جاتی رہی ہے''۔ (ہوسیع ۴:۹-۱۱)

''اور میں زمین و آسمان میں عجائب ظاہر کروں گا یعنی خون اور آگ اور دھوئیں کے ستون۔ اس سے پیشتر کہ خداوند کا خوفناک اور عظیم روز آئے آفتاب تاریک اور مہتاب خون ہوجائے گا''۔ (یوایل ۲:۳۰-۳۱)

''سن لو! خداوند اس زمین کو خالی اور سرنگوں کرکے ویران کرتا ہے اور اس کے باشندوں کو تتر بتر کرتا ہے''۔ (یسعیاہ ۲۴:۱)

''اور اس روز روشنی نہ ہوگی اور اجرام فلک چھپ جائیں گے۔ پر ایک دن ایسا آئے گا جو خداوند ہی کو معلوم ہے...... اس روز ایک ہی خداوند ہوگا اور اس کا نام واحد ہوگا''۔ (زکریاہ ۱۴:۷،۱۰)

یہودیت کی طرح مسیحیت میں بھی قیامت کی نشانیوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ مثلاً انجیل

متی میں بیان ہوا ہے کہ جب شاگردوں نے پوچھا کہ ”تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا“۔

تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا:

”خبردار کوئی تم کو گمراہ نہ کرے۔ کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے اور تم لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔ خبردار گھبرا نہ جانا! کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضروری ہے۔ لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہوگا۔ کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے“۔ (متی ۲۴: ۵، ۸)

مندرجہ بالا امثال سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام کی طرح دیگر سابقہ ادیان میں بھی قیامت اور اس سے پہلے وقوع پذیر ہونے والے واقعات کا ذکر موجود ہے۔

ذخیرہ احادیث میں قیامت کے تعلق سے ہمیں تین طرح کی احادیث ملتی ہیں۔ پہلی قسم کی احادیث وہ ہیں جن میں رسول اکرم ﷺ نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ امت میں پیدا ہونے والی گمراہیوں کی نشاندہی فرمائی ہے۔ مثلاً آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”علم اٹھ جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، شراب کا بکثرت استعمال ہوگا، کھلم کھلا زنا ہوگا“۔ (1)

دوسری قسم احادیث کی وہ ہے جن میں آپ ﷺ نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بعض تبدیلیوں کا ذکر فرمایا ہے مثلاً سرزمین عرب میں چراگاہوں کا بننا اور نہروں کا جاری ہونا، دولت کی فراوانی ہونا وغیرہ۔

تیسری قسم ان احادیث کی ہے جن میں قیامت کے بالکل قریب ظاہر ہونے والے واقعات بیان کیے گئے ہیں مثلاً امام مہدی کا ظہور، آمد دجال، یاجوج ماجوج کا خروج وغیرہ۔

ہم نے علامات قیامت کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک وہ علامات ہیں جو ظہور امام مہدی، خروج دجال اور نزول عیسیٰ سے پہلے وقوع پذیر ہوں گی۔ دوسری وہ جو، ان کے بعد ظاہر ہوں گی۔

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب العلم، باب رفع العلم فی آخر الزمان ۴/۲۰۵۶

فتنوں کا ظہور

قیامت سے پہلے فتنے بارش کے قطروں کی طرح پے در پے ظاہر ہوں گے:

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى اُطُمٍ مِنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى؟ قَالُوْا لَا، قَالَ: فَاِنِّيْ لَاَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ۔ رواه البخاری۔ (1)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے محلات میں سے ایک محل پر چڑھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: ”جو میں دیکھتا ہوں کیا تم دیکھتے ہو؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”نہیں!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں فتنوں کو تمہارے گھروں میں بارش کے قطروں کی طرح گرتا دیکھ رہا ہوں“۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قیامت کے قریب ہر طرف فتنے ہی فتنے اور مصیبتیں ہی مصیبتیں ہوں گی:

عَنْ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا بَلَآءٌ وَّ فِتْنَةٌ۔ رواه ابن ماجه (2)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ (قیامت کے قریب) دنیا میں سوائے مصیبتوں اور فتنوں کے کچھ باقی نہیں رہ جائے گا۔ اسے ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

1- البخاری محمد اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب قول النبی ﷺ ویل للعرب ص:۱۲۱۸

2- ابن ماجه عبداللہ بن یزید، سنن ابن ماجه کتاب الفتن، باب شدۃ الزمان ۳۲۶۰/۲

فتنوں کی شدت:

قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والے فتنے اتنے شدید ہوں گے کہ زندہ لوگ مُردوں پر رشک کریں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ مَکَانَهٗ)) رواه البخاری (1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر گزرے گا تو کہے گا کاش! اس کی جگہ مَیں ہوتا''۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔

علم کا اُٹھ جانا:

علم دین کا اٹھ جانا اور جہالت کا عام ہونا قربِ قیامت کی نشانی ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ لَاَیَّامًا یَنْزِلُ فِیْهَا الْجَهْلُ وَیُرْفَعُ فِیْهَا الْعِلْمُ وَیَکْثُرُ فِیْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ)) رواه البخاری (2)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے جن میں جہالت چھا جائے گی، علم (دین) اٹھ جائے گا اور ہرج یعنی خون ریزی عام ہو جائے گی''۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقْبَضَ الْعِلْمُ وَیَظْهَرَ الْجَهْلُ وَیَکْثُرَ الْهَرْجُ)) قِیْلَ: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: ((اَلْقَتْلُ)) رواه احمد (3)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی

1- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة حتیٰ یغبط اهل القبور ۱۲۲۶

2- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب ظهور الفتن ۱۲۱۸

3- امام احمد بن حنبل، مسند احمد ۲/۲۵۷

حتیٰ کہ علم اٹھا لیا جائے گا جہالت پھیل جائے گی اور ہرج بہت زیادہ ہو جائے گا''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''ہرج کیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قتل'' اسے احمد نے روایت کیا۔

والدین کی نافرمانی:

قیامت کے قریب اولاد اپنے والدین کی نافرمان اور گستاخ ہو جائے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَتَى السَّاعَةُ؟ فَقَالَ: ((مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآءِلِ وَلٰكِنْ سَاُخْبِرُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا، اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا، فَذٰلِكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا، وَاِذَا كَانَتِ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُؤُوْسَ النَّاسِ فَذٰلِكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا، وَاِذَا تَطَاوَلَ رِعَآءُ الْغَنَمِ فِي الْبُنْيَانِ، فَذٰلِكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ)) فَتَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ...... الآية) رواه ابن ماجه (1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے ایک آدمی حاضر ہوا اور پوچھنے لگا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب آئے گی؟'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا ''قیامت کے بارے میں جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا (یعنی تمہاری طرح مجھے بھی اس کا علم نہیں) لیکن میں تجھے اس کی بعض نشانیاں بتا دیتا ہوں۔ جب عورت اپنا مالک (یعنی نافرمان اولاد) جنے تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے جب ننگے پاؤں ننگے بدن والے لوگوں کے سردار بنیں تو یہ قیامت کے نشانیوں میں سے ہے اور جب بکریوں کے چرواہے بلند و بالا عمارتیں تعمیر کریں تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے قیامت کا وقت ان پانچ

1- ابن ماجه ابی عبداللہ بن یزید، سنن ابن ماجه کتاب الفتن، باب اشراط الساعة ۲/ ۱۳۴۰-۱۳۴۱

چیزوں میں سے ہے جن کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) "بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، بارش وہی برساتا ہے (یعنی اسی کو علم ہے کہ بارش کب ہوگی) ماؤں کے رحموں میں جو کچھ ہے اسے بھی وہی جانتا ہے کوئی شخص نہیں جانتا کل وہ کیا کرے گا (اللہ جانتا ہے) نہ ہی کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ کس جگہ فوت ہوگا۔ (اللہ جانتا ہے)" اسے ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عمل کا ناپید ہونا:

قیامت کے قریب قرآن وحدیث پڑھے اور پڑھائے جائیں گے لیکن ان پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ اَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَنُقْرِئُهُ اَبْنَاءَ نَا وَيُقْرِئُهُ اَبْنَاؤُنَا اَبْنَاءَ هُمْ اِلٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟ قَالَ: ((ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ زِيَادُ! اِنْ كُنْتُ لَاَرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ اَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيْهِمَا؟)) رواه ابن ماجه (1)

حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے کسی بات کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "یہ اس وقت ہوگا جب علم اٹھ جائے گا"۔ میں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ﷺ! علم کیسے اُٹھ جائے گا جبکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اپنی اولاد کو قرآن پڑھاتے ہیں اور وہ آگے اپنی اولاد کو قرآن پڑھائیں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا"۔ آپ ﷺ نے فرمایا "زیاد! تجھے تیری ماں گم پائے، میں تو تمہیں مدینہ کے سمجھدار لوگوں میں شمار کرتا تھا کیا یہ حقیقت نہیں کہ یہود ونصاریٰ توراۃ اور انجیل کو پڑھتے ہیں لیکن ان میں جو کچھ ہے اس میں سے کسی چیز پر عمل نہیں کرتے"۔ اسے ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

1- ابن ماجه ابی عبداللہ بن یزید، سنن ابن ماجه کتاب الفتن، باب ذهاب القرآن والعلم ۲/۱۳۴۴

امانت کا اٹھ جانا:

قیامت سے قبل ایسا وقت آئے گا کہ اچھا بھلا ایماندار آدمی راتوں رات بے ایمان ہو جائے گا۔ ایمانداری اس طرح ختم ہوگی کہ ایمانداری کی مثال دینے کے لیے صرف ایک آدھ آدمی زندہ ہوگا۔ بظاہر بڑے بڑے عقلمند، مدبر اور ایماندار نظر آنے والے لوگ بھی بباطن بے ایمان ہوں گے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى فِيْهَا اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ فَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَآ اَعْقَلَهٗ وَمَآ اَظْرَفَهٗ وَمَآ اَجْلَدَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ وَلَقَدْ اَتٰى عَلٰى زَمَانٌ وَلَا اُبَالِيْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهٗ عَلَيَّ الْاِسْلَامُ وَاِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهٗ عَلَيَّ سَاعِيْهِ وَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ اِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا)) رواه البخاری (1)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک (اچھا بھلا ایماندار) آدمی (رات کو) سوئے گا اور اس کے دل سے ایمانداری نکال لی جائے گی بس ایک سیاہ داغ کی طرح ایمانداری کا نشان باقی رہ جائے گا اگلے روز سوئے گا تو (رہی سہی) ایمانداری بھی اس کے دل سے اٹھا لی جائے گی اور صرف آبلہ کی طرح ایک ہلکا سا نشان باقی رہ جائے گا جس طرح (آگ کا) ایک انگارہ اپنے پاؤں پر لگانے سے آبلہ پھول جاتا ہے جس کا نشان تو ہوتا ہے لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا (قیامت کے قریب) لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن ان میں ایمانداری نہیں ہوگی یہاں تک کہ (ایماندار

1- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب اذا بقی فی حثالہ من الناس ۱۳۲۱

آدمی کی صرف مثال باقی رہ جائے گی) لوگ کہیں گے کہ فلاں خاندان میں ایک امانت دار آدمی موجود ہے (اور حال یہ ہوگا) کہ ایک آدمی کے بارے میں لوگ کہیں گے فلاں بڑا عقلمند ہے، بڑے ظرف والا ہے، بڑا بہادر ہے لیکن اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ پر ایک ایسا وقت گزر چکا ہے کہ مجھے اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں تھی کہ کس سے تجارت کروں کس سے نہ کروں اگر مسلمان ہوتا تو اسلام اسے مجبور کرتا کہ وہ بے ایمانی نہ کرے، عیسائی ہوتا تو اس کے حاکم اسے مجبور کرتے کہ وہ بے ایمانی نہ کرے لیکن اب تو میں صرف فلاں فلاں (یعنی ایک دو آدمیوں) کے ساتھ ہی تجارت کرتا ہوں''۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

جھوٹی گواہی:

قیامت کے قریب جھوٹی گواہیاں عام ہوں گی اور سچی گواہی دینے والا کوئی نہیں ہوگا۔

عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ تَسْلِيْمَ الْخَاصَّةِ وَفُشُوَّ التِّجَارَةِ حَتّٰى تُعِيْنَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ وَ قَطْعُ الْاَرْحَامِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ وَظُهُوْرُ الْقَلَمِ)) رواه احمد۔ (1)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔

1- جان پہچان کے لوگوں کو سلام کہنا۔
2- تجارت کا عام ہونا حتیٰ کہ بیوی اپنے شوہر کی تجارت میں مددگار ہوگی۔
3- قطع رحمی۔
4- جھوٹی گواہی دینا۔
5- سچی گواہی کو چھپانا۔ (اور

1- امام احمد بن حنبل، مسند احمد ۱/ ۴۰۷

6- قلم کا ظاہر ہونا''۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

صرف جان پہچان والوں کو سلام کہنا:

صرف جان پہچان والوں کو سلام کہنا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُسَلِّمُ الرَّجُلِ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِلَّا لِلْمَعْرِفَةِ)) رواه احمد (1)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو صرف جان پہچان کی وجہ سے سلام کرے گا''۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّمُرَّ الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَاَنْ لَّا يُسَلِّمُ الرَّجُلُ اِلَّا عَلٰى مَنْ يَّعْرِفُهُ رواه الطبرانی (2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ قیامت کی علامت ہے کہ آدمی مسجد سے گزرے گا لیکن دو رکعت نماز ادا نہیں کرے گا اور سلام صرف اسے کہے گا جسے وہ پہچانتا ہے''۔ اسے طبرانی نے روایت کیا۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ترک کرنا:

قیامت کے قریب اچھے اور برے لوگ سب ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل جائیں گے کوئی کسی کو نیکی کا حکم نہیں دے گا نہ برائی سے روکے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ يُوْشِكُ اَنْ يَّاتِيَ، يُغَرْبَلُ النَّاسِ فِيْهِ غَرْبَلَةً وَيَبْقٰى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ، قَدْ مَرِجَتْ

1- امام احمد بن حنبل، مسند احمد ۱/۴۰۶

2- البانی، ناصر الدین، صحیح الجامع الصغیر، ۵/۲۱۳

عُهُودُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ، فَاخْتَلَفُوْا وَكَانُوْا هٰكَذَا؟)) (وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ) قَالُوْا: كَيْفَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِذَا كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((تَاْخُذُوْنَ بِمَا تَعْرِفُوْنَهٗ وَتَدْعُوْنَ مَا تُنْكِرُوْنَ وَتُقْبِلُوْنَ عَلٰى خَاصَّتِكُمْ وَ تَذَرُوْنَ اَمْرَ عَوَامِّكُمْ)) رواہ ابن ماجة (1)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت جلد ایسا وقت آئے گا کہ نیک لوگ اٹھا لیے جائیں گے اور صرف برے ہی باقی رہ جائیں گے وعدہ اور امانت خلط ملط ہوجائیں گے (یعنی ان کی پروانہیں کی جائے گی) لوگ بالکل بگڑ جائیں گے اچھے اور برے لوگ آپس میں یوں گھل مل جائیں گے''۔ اور آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''اگر ایسا وقت ہم پر آجائے تو ہم کیا کریں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جسے نیکی سمجھو اس پر عمل کرنا جسے برا سمجھو اسے چھوڑ دینا اور اس وقت اپنے قابل اعتماد لوگوں کے پاس چلے آنا اور دوسروں کو ان کے حال پر چھوڑ دینا''۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عوام کا نا اہل حکمرانوں کو پسند کرنا:

قیامت سے پہلے عوام جانتے بوجھتے حکومت کی ذمہ داریاں نا اہل اور بد دیانت لوگوں کے سپرد کریں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)) قَالَ: کَیْفَ اِضَاعَتُهَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اِذَآ اُسْنِدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)) رواہ البخاری۔ (1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امانت ضائع کی جائے اس وقت قیامت کا انتظار کر''۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا ''یا رسول اللہ ﷺ امانت کیسے ضائع کی جائے گی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب حکومت

-1 ابن ماجه ابی عبداللّٰه بن یزید، سنن ابن ماجه ابواب الفتن، باب التثبت فی الفتنة ۲/۱۳۰۸

-2 البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الرقاق، باب رفع الامانة ۱۱۲۶

ان لوگوں کو دی جائے جو اس کے اہل نہ ہوں، تو قیامت کا انتظار کر"۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

تجارت کی کثرت:

تجارت اس قدر عام ہو جائے گی کہ لوگ لکھنا پڑھنا پسند نہیں کریں گے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلَبَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَفْشُو الْمَالُ وَيَكْثُرَ وَتَفْشُو التِّجَارَةُ وَيَظْهَرُ الْعِلْمُ وَيَبِيْعَ الرَّجُلُ الْبَيْعَ فَيَقُوْلُ لَا حَتّٰى أَسْتَأْمِرَ تَاجِرَ بَنِيْ فُلَانٍ وَيُلْتَمَسَ فِي الْحَيِّ الْعَظِيْمِ الْكَاتِبُ فَلَا يُوْجَدُ)) رواه النسائي۔ (1)

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ مال عام ہو جائے گا اور بہت بڑھ جائے گا، تجارت عام ہو جائے گی، علم ظاہر ہوگا، ایک آدمی مال فروخت کرے گا لیکن پھر انکار کر دے گا کہے گا نہیں، پہلے میں فلاں تاجر سے مشورہ کرلوں (یعنی بدعہدی کرے گا) اور ایک بڑے محلّہ میں کوئی لکھنے والا (یعنی منشی یا محرر وغیرہ) تلاش کیا جائے گا تو نہیں ملے گا"۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

جھوٹ کی کثرت:

قیامت سے پہلے جھوٹ کثرت سے بولا جائے گا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْكَذِبُ وَيَتَقَارَبَ الْأَسْوَاقُ وَيَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ قِيْلَ وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: (الْقَتْلُ)) رواه احمد (2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی

1- نسائی، ابوعبدالرحمٰن، سنن نسائی، کتاب البیوع، باب التجارۃ ۳/۹۲۹

2- امام احمد بن حنبل، مسند احمد ۲/۵۱۹

جب تک فتنے ظاہر نہ ہوں جھوٹ کی کثرت ہو جائے گی، تجارتی مراکز عام ہو جائیں گے، وقت گھٹ جائے گا، ہرج بہت زیادہ بڑھ جائے گا"۔ عرض کیا گیا: "ہرج کیا ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قتل کرنا" اسے احمد نے روایت کیا۔

گانوں اور آلات موسیقی کی کثرت:

قیامت سے پہلے گانے بجانے کی کثرت ہوگی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((سَيَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَمَسْخٌ)) قِيْلَ وَمَتٰى ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَازِفُ وَالْقَيْنَاتُ وَاسْتُحِلَّتِ الْخَمْرُ)) رواہ الطبرانی۔ (1)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آخری زمانے میں خسف، قذف اور مسخ ہوگا"۔ عرض کیا گیا: "یا رسول اللہ ﷺ یہ کب ہوگا؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب گانے بجانے کے آلات اور گانے بجانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی نیز شراب کو حلال سمجھ لیا جائے گا"۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

بے حیائی اور فحش گوئی کی کثرت:

قیامت سے پہلے فحاشی، بے حیائی اور فحش گوئی عام ہو جائے گی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ اَوْ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ وَالْمُتَفَحِّشَ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالتَّفَاحُشُ وَقَطِيْعَةُ الرَّحِمِ وَسُوْءُ الْمُجَاوَرَةِ وَ حَتّٰى يُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ وَيَخُوْنُ الْاَمِيْنُ))

رواہ احمد (2)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیشک اللہ تعالیٰ

1- الهيثمی، حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد ۲۰/۸

2- امام احمد بن حنبل، مسند احمد ۱۸۰/۴

بے حیائی اور فحش گو کو پسند نہیں فرماتا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بے حیا اور فحش گو سے بغض رکھتا ہے، قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بے حیائی اور فحش گوئی عام ہو۔ قطع رحمی کی جائے، ہمسائے سے برا سلوک کیا جائے، خائن کو امانت دار کہا جائے اور امانت دار کو خائن کہا جائے''۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

خوں ریزی کی کثرت:

قیامت سے قبل خوں ریزی اور قتل عام ہو جائے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ اَیَّامًا یُرْفَعُ فِیْهَا الْعِلْمُ وَیَنْزِلُ فِیْهَا الْجَهْلُ وَیَكْثُرُ فِیْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ)) رواہ مسلم (1)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے ایسے شب و روز آئیں گے کہ ان میں علم (دین) اٹھا لیا جائے گا اور جہالت اترے گی (یعنی عام ہوگی) اور ہرج عام ہوگا، ہرج کا مطلب ہے قتل۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

لباس کے باوجود ننگی عورتوں کا فتنہ:

عورتوں کا تنگ، باریک یا عریاں لباس پہن کر اپنے جسم اور حسن کی نمائش کرنا قیامت کے فتنوں میں سے ایک فتنہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِیَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَآءٌ كَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا یَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یَجِدْنَ رِیْحَهَا وَرِیْحُهَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ كَذَا وَكَذَا)) رواہ مسلم (2)

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب العلم، باب رفع العلم فی آخر الزمان ۴/۲۰۵۰

2- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب صفة المنافقین، باب جهنم اعاذنا اللّٰه منها

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم میں جانے والی دو قسمیں ایسی ہیں جو میں نے ابھی تک نہیں دیکھیں۔ ان میں سے ایک وہ لوگ ہیں، جن کے پاس بیل کی دموں کی طرح کے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو (یعنی اپنی رعایا) کو ماریں گے۔ دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوتی ہیں، مردوں کو بہکانے والیاں، اور خود بہکنے والیاں، ان کے بال سرِ بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح (بالوں میں اونچے جوڑے لگانے کی وجہ سے) ایک طرف جھکے ہوں گے۔ ایسی عورتیں جنت میں جائیں گی نہ جنت کی خوشبو سونگھ سکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو طویل مسافت سے آتی ہے''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عورتوں کی حکمرانی کا فتنہ:

عورت کا حکمران بننا قیامت کے فتنوں میں سے ایک فتنہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ: لَقَدْ نَفَعَنِیَ اللّٰہُ بِکَلِمَۃٍ اَیَّامَ الْجَمَلِ لَمَّا بَلَغَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ فَارِساً مَلَّکُوْ اِبْنَۃَ کِسْرٰی قَالَ ((لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْ اَمْرَھُمْ اِمْرَاَۃً)) رواہ البخاری (1)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جنگ جمل کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات نے بہت فائدہ پہنچایا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ارشاد فرمائی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ ایرانیوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنالیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جو عورت کو اپنا حاکم بنالے''۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

یہود و نصاریٰ کی پیروی کا فتنہ:

کفار کی پیروی کرنے کے معاملہ میں مسلمان کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

عَنِ الْمَسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَا تَتْرُکُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ شَیْئًا

1- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب الفتنۃ التی تموج کموج البحر ۱۲۲۴

مِنْ سُنَنِ الْاَوَّلِیْنَ حَتّٰی تَاْتِیَہٗ)) رواہ الطبرانی۔ (1)

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ امت پہلی امتوں کے طریقے اختیار کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے گی''۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

قیامت سے پہلے مسلمان عقائد، معاشرت، عادات و اطوار، لباس، تراش خراش، چال ڈھال، رہن سہن، خورد و نوش وغیرہ ہر چیز میں کفار کی پیروی کرنے لگیں گے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ (لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَاْخُذَ اُمَّتِیْ بِاَخْذِ الْقُرُوْنِ قَبْلَھَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ)) فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ! کَفَارِسٍ وَالرُّوْمِ فَقَالَ: ((وَمَنِ النَّاسِ اِلَّآ اُولٰٓئِکَ)) رواہ البخاری (2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت پہلی امتوں کے طور طریقے اختیار نہ کرلے اگر وہ ایک بالشت چلیں گے تو تم بھی ایک بالشت چلو گے اگر وہ ایک ہاتھ چلیں گے تو تم بھی ایک ہاتھ چلو گے''۔ عرض کیا گیا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اگلی امتوں سے مراد آتش پرست اور عیسائی ہیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پھر کون؟'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

فتنوں سے بچنے کی فضیلت:

فتنوں کے دوران ایمان پر قائم رہنے والا بڑا خوش نصیب ہوگا۔

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ اَسْوَدِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَیْمَ اللّٰہِ! سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ ((اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لِمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاھًا)) رواہ ابی داؤد (3)

1- الھیثمی، حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد، کتاب الفتن ۷/۵۱۷

2- کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لتبعن سنن من کان قبلکم ۱۲۶۰

3- ابوداؤد، سلیمان السجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الفتن، باب النھی عن السعی فی الفتنۃ ۴/۹۹

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ’’نیک بخت وہی ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا، نیک بخت وہی ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا، نیک بخت وہی ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا اور جو (فتنوں میں) آزمایا گیا اور اس نے صبر کیا اس کے کیا ہی کہنے‘‘۔ اسے ابی داؤد نے روایت کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارک اور وفات:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارک قریب قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا)) وَيُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّهُمَا رواہ البخاری (1)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’میری بعثت اور قیامت دونوں اس طرح قریب ہیں‘‘۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیوں (کلمہ شہادت اور درمیانی انگلی) کو اونچا کر کے اشارہ سے بتایا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) رواہ مسلم۔ (2)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’میری بعثت اور قیامت دونوں اس طرح قریب ہیں جیسے یہ دونوں انگلیاں‘‘۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

چاند کا پھٹنا:

عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں چاند کا پھٹنا قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ (القمر۱)

’’قیامت قریب آ پہنچی اور چاند پھٹ گیا‘‘۔

1- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الرقاق، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ کھاتین، ص:۱۱۲۷

2- مسلم ابن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب قرب الساعۃ ۴/۲۲۶۸

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ۔ رواه البخاری (1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہلِ مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی نشانی مانگی آپ ﷺ نے انہیں چاند کا پھٹ جانا دکھایا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

علماء کی اموات:

قیامت کے قریب علماء کی اموات کثرت سے ہوں گی۔ جاہل لوگ مفتی بن کر لوگوں کو گمراہ کریں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمٌ اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا۔ رواه البخاری (2)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "اللہ تعالیٰ دین کا علم بندوں سے چھین کر ختم نہیں کرے گا بلکہ علماء کی موت سے علم دین ختم کردے گا حتیٰ کہ جب ایک بھی عالم نہیں بچے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا راہنما (سردار) بنالیں گے ان سے مسئلے دریافت کئے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتوے دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کردیں گے"۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

علم دین کی اشاعت:

قیامت سے قبل علم دین کی اتنی اشاعت ہوگی کہ دنیا کے کونہ کونہ میں اسلام پہنچ

1- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب المناقب باب سوال المسکین ان یریهم النبی ﷺ آیة ٦١٠

2- البخاری محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم ٢٣

جائے گا۔

عَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِ قَالَ سِمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ((لَیَبْلُغَنَّ ھٰذَا الْاَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَلَا یَتْرُکُ اللّٰہُ بَیْتَ مَدْرٍ وَلَا وَبْرٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ ھٰذَا الدِّیْنَ یُعِزَّ عَزِیْزٌ اَوْ یُذَلَّ ذَلِیْلٌ عِزًّا یُعِزَّ اللّٰہُ بِہِ الْاِسْلَامَ وَاَھْلَہٗ وَذِلًّا یُذِلُّ اللّٰہُ بِہِ الْکُفْرَ)) رواہ احمد والطبرانی (1)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "اسلام وہاں تک پہنچے گا جہاں تک گردشِ لیل ونہار پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ کوئی مٹی کا گھر یا خیمہ ایسا نہیں چھوڑیں گے جہاں یہ دین داخل نہ ہو۔ یہ دین عزت والوں کی عزت میں اضافہ کرے گا اور ذلیل لوگوں کی ذلت میں اضافہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسلام کے ساتھ عزت والوں اور اس کے ماننے والوں کو مزید عزت دے گا اور ذلیل لوگوں کو اللہ تعالیٰ کفر کے ساتھ ذلیل کرے گا"۔ اسے احمد وطبرانی نے روایت کیا ہے:

سرزمین عرب میں نہریں اور ہریالی:

سرزمین عرب سرسبز وشاداب ہو جائے گی اور اس میں نہریں بہنے لگیں گی۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ (لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَکْثُرَ الْمَالُ وَیَفِیْضَ حَتّٰی یَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَکٰوۃِ مَالِہٖ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُھَا مِنْہُ وَحَتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَ اَنْھَارًا)) رواہ مسلم (2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت سے پہلے مال اس قدر بڑھ جائے گا اور دولت اتنی عام ہو جائے گی کہ ایک آدمی اپنے مال کی زکوۃ لے کر نکلے گا لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ہوگا اور سرزمین عرب سرسبز وشاداب

1- الھیثمی، حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد ۶/۷

2- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الزکاۃ باب الترغیب فی الصدقۃ قبل ان لا یوجد من یقبلھا ۲/۶۱۷

چراگاہوں اور نہروں سے بھر جائے گی''۔اسے مسلم نے روایت کیا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَاَنْهَارًا وَحَتّٰی یَسِیْرَا الرَّاکِبُ بَیْنَ الْعِرَاقِ وَمَکَّةَ لَا یَخَافُ اِلَّا ضَلَالَ الطَّرِیْقِ وَحَتّٰی یَکْثُرَ الْهَرْجُ)) قَالُوْا: وَمَا الْهَرْجُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: ((اَلْقَتْلُ)) رواہ احمد (1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے سرزمین عرب میں سرسبز و شاداب چراگاہیں اور نہریں ہوں گی ایک سوار عراق اور مکہ کے درمیان سفر کرے گا اور اسے راستہ بھٹکنے کے علاوہ کوئی خوف نہ ہوگا اور ہرج بہت زیادہ ہوگا''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہرج کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قتل'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عورتوں کی کثرت اور مردوں کی قلت:

قیامت سے قبل عورتوں کی اتنی کثرت ہوگی کہ چالیس چالیس، پچاس پچاس عورتوں کی کفالت کے لیے صرف ایک مرد ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَطُوْفُ الرَّجُلُ فِیْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا یَجِدُ اَحَدًا یَاْخُذُ مِنْهُ وَیُرَی الرَّجُلُ الْوَاحِدُ یَتْبَعُهٗ اَرْبَعُوْنَ اِمْرَاَةً یَلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَکَثْرَةِ النِّسَآءِ)) رواہ مسلم (2)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی سونے کا صدقہ لے کر نکلے گا لیکن اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا اور ایک ایک مرد کے ساتھ چالیس چالیس عورتیں ہوں گی جو اس کی پناہ حاصل کریں

1- الهیثمی، حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد ۷/۶۳۹

2- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الزکوة باب الترغیب فی الصدقة قبل ان لا یوجد من یقبلها ۲/۸۰۰

گی یہ مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کے سبب ہوگا''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

خسف، مسخ اور قذف (1):

قیامت کے قریب آبادیوں کے زمین میں دھنسنے، شکلیں مسخ ہونے اور آسمان سے پتھر برسنے جیسے واقعات ہوں گے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((یَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَ مَسْخٌ وَقَذْفٌ)) قَالَتْ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَنَهْلِكُ وَفِیْنَا الصّٰلِحُوْنَ؟ قَالَ ((نَعَمْ! اِذَا ظَهَرَ الْخُبْثُ)) رواہ الترمذی (2)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس امت کے آخری لوگوں میں زمین میں دھنسنے، شکلیں مسخ ہونے اور آسمانوں سے پتھروں کی بارش برسنے کے واقعات ہوں گے''۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم نیک لوگوں کے ہوتے ہوئے ہلاک ہوجائیں گے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں! جب فسق و فجور غالب ہوجائے گا تو لوگ ہلاک ہوں گے''۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہونا:

دریائے فرات میں سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا جسے حاصل کرنے کے لیے ننانوے (99) فیصد لوگ قتل ہوجائیں گے۔

عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((یُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَاِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوْا اِلَیْهِ فَیَقُوْلُ مَنْ عِنْدَهٗ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ یَاْخُذُوْنَ مِنْهُ لَیُذْهِبَنَّ بِهٖ كُلِّهٖ فَیَقْتَتِلُوْنَ عَلَیْهِ فَیُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ)) رواہ مسلم (3)

1- خسف سے مراد ہے زمین میں دھنسنا، مسخ سے مراد ہے شکلوں کا بدلنا اور قذف سے مراد ہے پتھروں کا برسنا۔

2- الترمذی ابو عیسیٰ محمد، جامع الترمذی، ابواب الفتن، باب فی الخسف ۴/۴۷۹

3- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب اشراط الساعۃ، باب یوشك الفرات عن جبل من ذهب ۴/۲۲۲۰

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''عنقریب فرات میں ایک سونے کا پہاڑ نمودار ہوگا لوگ جب سنیں گے (اسے حاصل کرنے کے لیے) اس طرف چل پڑیں گے جو لوگ اس وقت فرات پر موجود ہوں گے وہ کہیں گے اگر ہم نے لوگوں کو چھوڑ دیا (انہیں نہ روکا) تو وہ سارے کا سارا پہاڑ ہی لے جائیں گے۔ چنانچہ اس پر لڑائی ہوگی اور ننانوے فیصد لوگ مارے جائیں گے''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

اہلِ ایمان کا اجنبی ہونا:

قیامت کے قریب ایماندار افراد اپنے ہی معاشرے اور ماحول میں اجنبی بن کر رہ جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((بَدَءَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَءَ غَرِیْبًا فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ)) رواہ مسلم (1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسلام کی ابتداء بھی اجنبیت سے ہوئی اور (آخری زمانے میں) یہ اجنبیت کی طرف ہی پلٹ جائے گا، لہٰذا مبارک ہو اجنبی (یعنی ایماندار) لوگوں کو''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

ایمان کا حرمین شریفین میں پلٹ آنا:

قیامت سے پہلے ایمان صرف مکہ اور مدینہ میں رہ جائے گا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَءَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا کَمَا بَدَءَ وَهُوَ یَارِزُ بَیْنَ الْمَسْجِدَیْنِ کَمَا تَارِزُ الْحَیَّةُ فِیْ جُحْرِهَا)) رواہ مسلم (2)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسلام

1- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الایمان، باب بیان ان الاسلام بداء غریبا ۱/۱۳۰

2- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الایمان، باب بیان ان الاسلام بداء غریبا و سیعود غریبا ۱/۱۳۱

شروع میں بھی اجنبی تھا (یعنی لوگ اس کے دشمن تھے) اور دوبارہ اجنبی ہو جائے گا جیسا کہ ابتداء میں تھا اور وہ سمٹ کر دونوں مسجدوں (مسجد حرام اور مسجد نبوی) میں جائے گا، جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں چلا جاتا ہے''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَارِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا)) رواہ مسلم (1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً ایمان سمٹ کر اسی طرح مدینہ میں آجائے گا جس طرح سانپ سمٹ کر اپنے بل میں چلا جاتا ہے''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

1- المرجع السابق

ظہور امام مہدیؒ، خروج دجال اور نزول عیسیٰ ابن مریمؑ کے بعد کی علامات

یاجوج ماجوج کا خروج:

ابتداً یاجوج ماجوج اپنے علاقوں میں فساد برپا کرتے رہتے تھے وہاں کے لوگوں کی خواہش پر ذوالقرنین نے ایک بہت بڑا بند تعمیر کر کے انہیں مقید کر دیا۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا٥ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا٥ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا٥ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا٥ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا٥ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا٥ (کہف:۹۲،۹۶)

''پھر ذوالقرنین نے (دوسری سمت کا) سامان سفر تیار کیا، جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اسے وہاں ایک ایسی قوم ملی جو مشکل سے ہی کوئی بات سمجھتی تھی، ان لوگوں نے کہا: ''اے ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج اس سرزمین میں فساد پھیلاتے رہتے ہیں لہٰذا اگر تو کہے تو ہم تیرے لیے کچھ محصول اکٹھا کر دیں تاکہ تو ہمارے اور ان کے درمیان ایک بند تعمیر کر دے''۔ اس نے کہا: ''میرے رب نے مجھے جو (مال) دے رکھا ہے وہی کافی ہے تم لوگ محنت مزدوری میں میری مدد کرو، میں تمہارے اور ان کے درمیان بند بنا

دیتا ہوں مجھے لوہے کی چادریں لادو"۔ آخر جب اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو پاٹ دیا تو لوگوں سے کہا: "اب آگ دہکاؤ"۔ حتیٰ کہ جب یہ آہنی دیوار بالکل آگ کی طرح سرخ ہوگئی تو اس نے کہا: "لاؤ، اب میں اس پر پگھلا ہوا تانبا انڈیلوں گا"۔

قیامت کے قریب جب یاجوج ماجوج کو نکالا جائے گا تو وہ پوری دنیا پر یورش کردیں گے۔

حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَo وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَo (انبیاء۹۷،۹۶)

"جب یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے تو وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے اس وقت سچا وعدہ (قیامت) پورا ہونے کا وقت آ پہنچے گا، اس وقت ان لوگوں کے دیدے پھٹے کے پھٹے رہ جائیں گے جنھوں نے کفر کیا تھا، کہیں گے "ہائے! ہماری کم بختی ہم اس چیز کی طرف سے غفلت میں پڑے ہوئے تھے بلکہ ہم (واقعی) خطا کار تھے"۔

یاجوج ماجوج ایک دیوار کے پیچھے قید ہیں جس سے نکلنے کے لیے وہ صبح سے شام تک اسے کھودتے رہتے ہیں لیکن جب دوسرے دن آکر دیکھتے ہیں تو دیوار اپنی اصلی حالت پر قائم ہوتی ہے۔ جس روز وہ شام کو ان شاء اللہ کہہ کر گھروں کو لوٹیں گے اس سے اگلے روز وہ دیوار میں نقب لگانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ وہ گردن کی بیماری میں مریں گے۔ اور تعداد میں اتنے زیادہ ہوں گے کہ مرنے کے بعد جانور اور مویشی ان کی لاشیں کھا کھا کر خوب موٹے تازے ہوں گے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ يَحْفِرُوْنَ كُلَّ يَوْمٍ، حَتّٰى اِذَا كَادُوْا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ: اَرْجِعُوْا فَسَتَحْفِرُوْنَهُ غَدًا فَيُعِيْدُهُ اللّٰهُ اَشَدَّ مَا كَانَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ وَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى

النَّاسِ حَفَرُوا حَتّٰی إِذَا کَادُوا یَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِیْ عَلَیْهِمْ: ارْجِعُوا فَسَتَحْفِرُونَهٗ غَدًا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاسْتَثْنَوْا، فَیَعُودُونَ إِلَیْهِ وَهُوَ کَهَیْئَتِهٖ حِیْنَ تَرَکُوهُ فَیَحْفِرُونَهٗ وَیَخْرُجُونَ عَلَی النَّاسِ فَیَنْشِفُونَ الْمَآءَ وَیَتَحَصَّنُ النَّاسُ مِنْهُمْ فِیْ حُصُونِهِمْ فَیَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَی السَّمَآءِ فَتَرْجِعُ، عَلَیْهَا الدَّمُ الَّذِیْ اِجْفَظَّ، فَیَقُولُونَ: قَهَرْنَا أَهْلَ الْأَرْضِ، وَعَلَوْنَا أَهْلَ السَّمَآءِ فَیَبْعَثُ اللّٰهُ نَغَفًا فِیْ أَقْفَاءِهِمْ فَیَقْتُلُهُمْ بِهَا)) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ! إِنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ لَتَسْمَنُ وَتَشْکَرُ شَکَرًا مِنْ لُحُومِهِمْ)) رواه ابن ماجة (1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یاجوج ماجوج ہر روز دیوار کھودتے ہیں جب وہ اتنی کھود لیتے ہیں کہ سورج کی شعاع نظر آجائے تو ان کا بادشاہ کہتا ہے کہ اب واپس چلو باقی کل کھودیں گے (چنانچہ وہ لوٹ جاتے ہیں) اللہ تعالیٰ اس دیوار کو دوبارہ اصلی حالت پر لوٹا دیتا ہے جب ان کی قید کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں پر ظاہر کرنا چاہے گا تو وہ دیوار کھودیں گے حتیٰ کہ انہیں سورج کی شعائیں نظر آنے لگیں گی تو ان کا بادشاہ ان سے کہے گا اچھا اب چلو باقی انشاء اللہ کل کھودیں گے اور جب ان شاء اللہ کہیں گے تب وہ اگلے روز پلٹیں گے تو دیوار کو اسی حالت پر پائیں گے جس پر اسے گزشتہ رات چھوڑا تھا پھر کھدائی شروع کردیں گے تب وہ اگلے روز پلٹیں گے تو دیوار کو اسی حالت پر پائیں گے جس پر اسے گزشتہ رات چھوڑا تھا پھر کھدائی شروع کردیں گے اور باہر نکل آئیں گے، پانی ختم کرڈالیں گے لوگ اپنے اپنے قلعوں میں پناہ لے لیں گے (قلعوں سے باہر کوئی نہیں بچے گا) پھر وہ اپنے نیزے آسمان کی طرف پھینکیں گے جو خون آلود ہو کر زمین پر گریں گے اور یاجوج ماجوج کہیں گے ہم نے زمین والوں کو بھی مغلوب کردیا اور آسمان والوں پر بھی غالب آگئے تب اللہ تعالیٰ ان کی

1- ابن ماجه ابی عبدالله بن یزید، سنن ابن ماجه کتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عیسی بن مریم و خروج یاجوج ماجوج ۲/۶۵-۱۳۶۴

گردنوں میں کیڑے پیدا فرمادے گا اور زمین کے جانور اور مویشی ان کی لاشوں کا گوشت اور چربی کھا کھا کر خوب موٹے تازے ہوں گے''۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

دجال کے قتل کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عہد خلافت میں ہی یاجوج ماجوج نکلیں گے۔ ان کی تعداد اس قدر زیادہ ہوگی کہ ان کی نصف تعداد بحیرہ طبریہ کا سارا پانی پی جائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مسلمانوں کو کوہِ طور پر لے جائیں گے اس دوران یاجوج ماجوج باقی لوگوں کو قتل کرڈالیں گے۔ اہلِ زمین کو قتل کرنے کے بعد وہ اپنے تیر آسمانوں کی طرف پھینکیں گے تیر خون آلودہ زمین پر گریں گے تو یاجوج ماجوج کہیں گے کہ انہوں نے آسمانی مخلوق کو بھی قتل کر دیا ہے۔

عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذْ اَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی عِیْسٰی اِنِّیْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّیْ لَایَدَانِ لَاحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ وَیَبْعَثُ اللّٰهُ یَاْجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ فَیَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰی بُحَیْرَةِ طَبَرِیَّةَ فَیَشْرَبُوْنَ مَا فِیْهَا وَیَمُرُّ آخِرُهُمْ فَیَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ [ثُمَّ یَسِیْرُوْنَ حَتّٰی یَنْتَهُوْا اِلٰی جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ فَیَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِی الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِی السَّمَاءِ فَیَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَی السَّمَاءِ فَیَرُدُّ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا] وَیُحْصَرُ نَبِیُّ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰی یَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَیْرًا مِّنْ مِائَةِ دِیْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْیَوْمَ فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُهٗ فَیُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ النَّغَفَ فِیْ رِقَابِهِمْ فَیُصْبِحُوْنَ فَرْسٰی كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ یَهْبِطُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُهٗ اِلَی الْاَرْضِ فَلَا یَجِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِیْسٰی و اصحابه الی اللّٰه فَیُرْسِلُ طَیْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَیْثُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا یَكُنُّ مِنْهُ بَیْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَیَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰی یَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ)) رواه

مسلم (1)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(دجال کو قتل کرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ پر وحی بھیجے گا میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ ان سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں لہٰذا آپ میرے مسلمان بندوں کو کوہِ طور کی پناہ میں لے جائیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالے گا تو وہ ہر اونچائی سے نکل بھاگیں گے ان کا پہلا حصہ بحیرہ طبریہ (2) پر پہنچے گا تو کہے گا ''کبھی اس سمندر میں پانی تھا یا نہیں؟'' پھر آگے چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچ جائیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے (یعنی بیت المقدس) اور کہیں گے کہ ''ہم نے زمین والوں کو تو قتل کر دیا آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں''۔ چنانچہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اللہ تعالیٰ ان کے تیر، خون آلود واپس پلٹائے گا۔ (اور وہ سمجھ لیں گے کہ ہم نے آسمان والوں کو قتل کر دیا ہے) اس دوران عیسیٰؑ اور ان کے مسلمان ساتھی کوہِ طور پر محصور ہوں گے (اور ان کا سامان خورد و نوش ختم ہو جائے گا) حتیٰ کہ ایک بیل کا سر سو دینار سے بہتر ہوگا۔ چنانچہ حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے (اس مصیبت سے نجات کے لیے) دعا کریں گے اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج پر ایک عذاب بھیجے گا ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا فرما دے گا جس سے وہ سارے کے سارے اس طرح یک دم مر جائیں گے جس طرح ایک آدمی مرتا ہے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی کوہِ طور سے واپس تشریف لے آئیں گے، لیکن زمین پر ایک بالشت بھر جگہ یاجوج ماجوج کی لاشوں سے خالی نہیں پائیں گے جن سے بدبو اور سرانڈ اٹھ رہی ہوگی۔ حضرت عیسیٰؑ اور ان کے اصحاب پھر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع فرمائیں گے (یعنی دعا کریں گے) اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیجے گا جس کی گردنیں بڑے اونٹوں کے برابر ہوں گی وہ پرندے ان کی لاشوں

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ذکر الدجال ۴/۵۴، ۲۲۵۳

2- شام کے سرحدی شہر (اُفیق یا فِیق) سے مغرب کی طرف چند میل کے فاصلہ پر ایک بہت بڑی جھیل ہے جسے طبریہ کہا جاتا ہے اسی جھیل سے دریائے اُردن نکلتا ہے۔

کو اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں کہیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا وہاں لے جا کر پھینک دیں گے پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے گا جو ہر گھر اور خیمہ تک پہنچے گی اور زمین کو دھوڈالے گی، یہاں تک کہ اسے کسی باغ کی مانند (بدبو سے) پاک اور صاف کر دے گا"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

یاجوج ماجوج کا فتنہ بہت تباہ کن فتنہ ہوگا۔

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ: اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَوْمِهٖ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَعَقَدَ بِيَدَيْهِ عَشَرَةً قَالَتْ زَيْنَبُ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصّٰلِحُوْنَ قَالَ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ)) رواه ابن ماجة(1)

حضرت زینب بنت جحشؓ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ اپنی نیند سے بیدار ہوئے اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لا الٰہ الا اللہ ہلاکت ہے عربوں کے لیے ایک ایسے فتنے کی وجہ سے جو قریب آ گیا ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا"۔ اور آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کی انگشت شہادت اور انگوٹھے ملا کر دکھائے۔ حضرت زینبؓ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ﷺ! کیا نیک لوگوں کی موجودگی میں ہم بھی ہلاک ہو جائیں گے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "(نہیں بلکہ اس وقت ہلاک ہوں گے) جب برائی عام ہو جائے گی"۔ اسے ابنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

محمد اقبال کیلانی لکھتے ہیں:

"یاجوج ماجوج کا فتنہ یہ ہوگا کہ وہ نکلتے ہی قتل و غارت اور خون ریزی شروع کر دیں گے روئے زمین پر اپنے علاوہ کسی کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنے مسلمان ساتھیوں کے ساتھ کوہِ طور پر پناہ حاصل کریں گے اور بچ جائیں گے"۔(2)

1- ابنِ ماجہ ابی عبداللہ بن یزید، سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب ما یکون من الفتن ۴/ ۱۳۲۵

2- کیلانی، محمد اقبال، علامات قیامت کا بیان ص ۹۳

یاجوج ماجوج اولادِ آدم سے ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِنْ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَوْ اُرْسِلُوْا لَاَفْسَدُوْا عَلَی النَّاسِ مَعَایِشَھُمْ)) رواہ الطبرانی [1]

حضرت عبداللہ بن عمروؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یاجوج ماجوج آدم کی اولاد سے ہیں اگر وہ (آبادیوں میں) بھیج دیئے جاتے تو لوگوں کے اسباب زندگی (معیشت) برباد کردیتے''۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے:

یاجوج ماجوج کے چہرے چوڑے اور موٹے، آنکھیں چھوٹی، بال سرخی مائل سیاہ ہوں گے۔

عَنِ ابْنِ حَرْمَلَۃَ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ ((اِنَّکُمْ تَقُوْلُوْنَ لَا عَدُوَّ وَاِنَّکُمْ لَنْ تَزَالُوْا تُقَاتِلُوْنَ عَدُوًّا حَتّٰی یَاْتِیَ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ عِرَاضُ الْوُجُوْہِ صِغَارُ الْعُیُوْنِ صُھْبُ الشِّعَافِ وَمِنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ))

رواہ احمد و الطبرانی [2]

حضرت ابن حرملہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا: ''تم لوگ کہہ رہے ہو کہ اب دشمن نہیں رہا حالانکہ تم لوگ ہمیشہ اپنے دشمنوں سے جہاد کرتے رہو گے حتیٰ کہ یاجوج ماجوج نکل آئیں گے چوڑے چہروں والے، چھوٹی آنکھوں والے اور سرخی مائل سیاہ بالوں والے ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے، ان کے چہرے چپٹرا بھری ڈھال جیسے (موٹے) ہوں گے''۔ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مغرب سے سورج کا طلوع ہونا:

قیامت سے قبل سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَطْلُعَ

1- الھیثمی، حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد ۱۳/۴

2- الھیثمی، حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد ۱۳/۴

الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا اٰمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا))

رواه مسلم (1)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں قیامت قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو سارے لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن اس روز ایمان لانا کسی کے لیے نفع بخش نہ ہوگا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا جس نے ایمان کے ساتھ اچھا عمل نہیں کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

سورج روزانہ اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کر کے مغرب میں غروب ہوتا ہے ایک روز اللہ تعالیٰ سورج کو مغرب میں غروب ہونے کی اجازت نہیں دے گا حکم ہوگا مغرب سے مشرق کی طرف واپس پلٹ جا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ: ((یَا اَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِیْ اَیْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ؟)) قَالَ: قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: ((فَاِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَاْذِنُ فِی السُّجُوْدِ فَیُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِیْلَ لَهَا ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ قَالَ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا)) رواه مسلم۔ (2)

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اکرم ﷺ تشریف فرما تھے جب سورج غروب ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''''ابوذر! کیا تجھے معلوم ہے یہ سورج کہاں جاتا ہے؟'' میں نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں''۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' وہ (مغرب کی سمت پہنچ کر) سجدے کی اجازت مانگتا ہے اور

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الایمان باب بیان الزمن الذی لا یقبل فیه الایمان ا/۱۳۷

2- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الایمان باب بیان الزمن الذی لا یقبل فیه الایمان ا/۱۳۹

اسے اجازت دی جاتی ہے (تب غروب ہوتا ہے) ایک بار اسے کہا جائے گا جدھر سے آئے ادھر لوٹ جاؤ چنانچہ وہ مغرب سے طلوع ہوگا"۔ (اور مشرق کی طرف غروب ہوگا) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مغرب سے سورج طلوع ہونے کے بعد توبہ قبول نہیں ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ مُوسیٰؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا)) رواہ مسلم۔ (1)

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ ﷻ رات کے وقت اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے شاید دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے اور دن کے وقت ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے اللہ تعالیٰ ایسا کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہوجائے"۔ (اس کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہوجائے گا) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

دھوئیں کا نکلنا:

قیامت سے پہلے آسمان سے دھواں ظاہر ہوگا جو سارے لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ۝ یَّغْشَی النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

(الدخان: ۱۰-۱۱)

"پس انتظار کرو اس دن کا جب آسمان صریح دھواں لیے ہوئے آئے گا اور وہ لوگوں پر چھا جائے گا، یہ ہے دردناک عذاب"۔

دھوئیں کی علامت ظاہر ہونے کے بعد کسی کا ایمان یا نیک عمل یا توبہ اس کے کام نہیں آئے گی۔

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب التوبة باب قبول التوبة من الذنوب ۲۱۱۳/۱

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا اَوِ الدُّخَانِ اَوِ الدَّجَّالَ اَوِ الدَّآبَّةَ اَوْ خَاصَّةَ اَحَدِكُمْ اَوْ اَمْرَ الْعَامَّةِ)) رواہ مسلم۔ (1)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھ نشانیاں ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو۔

1- سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔

2- دھوئیں کا نکلنا

3- دجال کا ظاہر ہونا

4- جانور کا نکلنا

5- انفرادی عذاب

6- اجتماعی عذاب''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

دابۃ الارض کا نکلنا:

قیامت کے قریب ایک جانور زمین سے نکلے گا جو لوگوں سے باتیں کرے گا۔

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ (النمل:۸۲)

''اور جب ہماری بات پوری ہونے کا وقت ان پر آ پہنچے گا تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا (اور کہے گا) لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے''۔

قیامت سے پہلے چاشت کے وقت زمین سے ایک عجیب الخلقت جانور نکلے گا جسے دابۃ الارض کہا جائے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اَوَّلُ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا

1- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب بقیۃ من احادیث الدجال ۱/ ۲۲۶۷

طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى)) قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: فَأَيَّتُهُمَا مَاخَرَجَتْ قَبْلَ الْأُخْرٰى فَالْأُخْرٰى فَالْأُخْرٰى مِنْهَا قَرِيْبٌ قَالَ: عَبْدُاللّٰهِ وَلَآ أَظُنُّهَا إِلَّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا. رواه ابن ماجة (1)

حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کی پہلی نشانی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔ اور (دوسری) چاشت کے وقت جانور کا نکلنا ہے''۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں ''ان دونوں باتوں میں سے جو بھی پہلے ہو جائے لیکن یہ دونوں ایک دوسرے کے قریب ہوں گی، میرا خیال ہے کہ پہلے مغرب سے سورج طلوع ہوگا''۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مکہ مکرمہ کی ویرانی:

قیامت کے قریب اللہ کے گھر کا حج کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔

عَنْ أَبِىْ سَعِيْدٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجُّ الْبَيْتُ)) رواه الحاكم. (2)

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ کوئی بھی آدمی بیت اللہ شریف کا حج کرنے والا نہیں رہے گا''۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے:

قیامت کے قریب ایک چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی بیت اللہ شریف کو گرائے گا۔

عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَؓ أَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)) رواه البخاري. (3)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دو چھوٹی پنڈلیوں

1- ابن ماجه ابی عبدالله بن یزید، کتاب الفتن، باب طلوع الشمس من مغربها ۱۳۵۳/۲

2- النیشا پوری، ابوعبدالله محمد، المستدرک علی الصحیحین، کتاب الفتن والملاحم ۴۵۳/۴

3- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب تغیر الزمان حتی تعبد الاوثان۔

والا حبشی کعبہ شریف کو ڈھا دے گا"۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مدینہ منورہ کی ویرانی:

لوگ مدینہ منورہ چھوڑ کر اپنی اپنی پسندیدہ اور آرام دہ جگہوں پر رہائش اختیار کر لیں گے اور مدینہ منورہ بے آباد ہو جائے گا۔

عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ اَبِیْ زُهَيْرٍ اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَهُ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ)) رواه البخاری (1)

حضرت سفیان بن ابو زہیرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "یمن فتح ہو گا اور وہاں سے کچھ لوگ سواری کے جانور لائیں گے اور اپنے اہل و عیال نیز جو ان کی بات مان لیں گے انہیں بٹھا کر اپنے ساتھ یمن لے جائیں گے حالانکہ اگر وہ سمجھتے تو مدینہ میں رہنا ان کے لیے بہتر ہوتا شام فتح ہو گا اور وہاں سے بھی لوگ سواریاں لے کر آئیں گے اور اپنے اہل و عیال کے علاوہ جو ان کی بات مان لیں گے انہیں پر بٹھا کر اپنے ساتھ شام لے جائیں گے حالانکہ مدینہ میں رہائش ان کے لیے خیر کا باعث ہوتی اگر وہ سمجھتے اور جب عراق فتح ہو گا تو لوگ وہاں سے سواریاں لے کر آئیں گے اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ ان لوگوں کو بھی لے جائیں گے جو ان کی بات مانیں گے حالانکہ اگر وہ سمجھتے تو مدینہ میں رہائش اختیار کرنا ان کے حق میں بہتر ہوتا"۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

آگ کا نکلنا......سب سے آخری علامت:

یمن کے دارالحکومت حضر موت سے ایک آگ نکلے گی جو تمام لوگوں کو ملک شام کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔

1- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب فضائل المدینة باب من رغب المدینة ۳۰۲

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَ مَوْتَ اَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَ مَوْتَ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ)) قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَقَالَ ((عَلَیْکُمْ بِالشَّامِ)) رواہ الترمذی۔ (1)

حضرت سالم بن عبداللہؒ اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت سے پہلے حضر موت یا بحر حضر موت کی طرف سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو جمع کرے گی''۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ''اس وقت کے لیے آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم لوگ شام میں رہائش اختیار کرنا''۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی:

قیامت سے پہلے نیک آدمی ایک ایک کر کے اٹھا لیے جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَتُنْتَقَوُنَّ کَمَا یُنْتَقَی التَّمْرُ مِنْ اَغْفَالِهٖ فَلَیَذْهَبَنَّ خِیَارُکُمْ وَلَیَبْقَیَنَّ شِرَارُکُمْ وَلَیَبْقَیَنَّ شِرَارُکُمْ فَمُوْتُوْا اِنِ اسْتَطَعْتُمْ)) رواہ ابن ماجة (2)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ اسی طرح چھانٹے جاؤ گے جس طرح اچھی کھجوریں ردی کھجوروں سے چھانٹی جاتی ہیں تم میں سے نیک لوگ اٹھا لیے جائیں گے اور بدترین لوگ رہ جائیں گے (اس وقت) اگر مر سکو تو مر جانا''۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

قیامت کے قریب ساری دنیا کافروں، مشرکوں اور بدترین لوگوں سے بھر جائے گی۔

1- الترمذی، ابوعیسیٰ محمد، جامع الترمذی، ابواب الفتن، باب لاتقوم الساعة حتی تخرج نار من قبل الحجاز ۲/۴۹۸

2- ابن ماجه ابی عبدالله بن یزید، سنن ابن ماجه کتاب الفتن، باب شدة الزمان ۲/۱۳۴۰

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ)) رواہ مسلم۔ (1)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی مگر بدترین لوگوں پر''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الفتن و اشراط الساعۃ باب قرب الساعۃ ۴/۲۲۶۸

یہودیت میں تصور دجال

یہودیت اپنے مذہبی تجربہ کے مخصوص مزاج، اس کے اجزائے ترکیبی، اپنی طویل تاریخ کے اتار چڑھاؤ اور دنیا کی مذہبی میراث میں اپنے دین کے لحاظ سے مذاہب عالم کی صف میں ایک اہم مقام کی مستحق ہے اور اپنے مخصوص پس منظر کے حوالے سے آج بھی ہر لحاظ سے قابلِ توجہ ہے۔ دوسرے مذاہب کی طرح یہودیت بھی مختلف عقائد کی حامل ہے ہمارا موضوع گفتگو اختتام دنیا سے قبل وقوع پذیر ہونے واقعات ہیں ان واقعات کے حوالے سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ سامی ادیان (1) کے تینوں فریق یہودیت، مسیحیت اور اسلام ایک ہی مسئلے کو اپنا محور و مرکز قرار دیتے ہیں یعنی...... ایک عظیم جنگ...... ظہور دجال...... آمد مسیح اور حکومت عدل کا قیام، ان تینوں کے دعوے بظاہر یکساں لگتے ہیں لیکن کیا وہ فی الواقع یکساں ہیں؟ ایسا نہیں ہے اور قطعاً نہیں ہے چنانچہ اس باب میں ان امور کے تعلق سے یہودیت کے عقائد کا جائزہ لیا جائے گا جن کی نشاندہی عہد نامہ عتیق کی مندرجہ ذیل آیات سے ہوتی ہے۔

"آخری دنوں میں یوں ہوگا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ، پہاڑوں کی چوٹی پر قائم کیا جائے گا...... اور امتیں وہاں پہنچیں گی...... اور وہ بہت سی امتوں کے درمیان عدالت کرے گا اور دور کی زور آور قوموں کو ڈانٹے گا اور وہ اپنی تلواروں کو توڑ کر پھالیں اور اپنے بھالوں کو ہنسوے بنا ڈالیں گے اور قوم پر قوم تلوار نہ چلائی گئی اور وہ پھر کبھی جنگ نہ کریں گے"۔ (میکاہ ۴:۱،۳)

1- سام (پیدائش ۵:۳۲) حضرت نوحؑ کے بیٹے تھے۔ حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق سامی نسل سے تھا۔ اسی پس منظر کی وجہ سے یہودیت، مسیحیت اور اسلام سامی ادیان کہلاتے ہیں۔

''اور ایک بادشاہ آئے گا جس کے لوگ بادشاہ اور بیت مقدس کو مسمار کریں گے اور اس کا انجام گویا طوفان کے ساتھ ہوگا اور آخر تک لڑائی رہے گی''۔ (دانیال ۹:۲۶)

''اس کے بعد بنی اسرائیل رجوع لائیں گے اور خداوند اپنے خدا کو اور اپنے بادشاہ داؤد کو ڈھونڈ لائیں گے اور آخری دنوں میں ڈرتے رہو اور اس کی مہربانی کے طالب ہوں گے''۔ (ہوسیع ۳:۵)

ان مسائل (عظیم جنگ، ظہور دجال آمد مسیح اور حکومت عدل کا قیام) پر یہودیت کے عقائد، ان کے صحائف میں درج تفصیلات اور ان پر ان کا ردعمل خاصی پیچیدگی کے حامل ہیں لہٰذا ہم ان تمام مسائل پر الگ الگ بحث کریں گے۔

ہرمجدون ''Armageddon'' ظہور دجال سے پہلے اک عظیم جنگ:

سامی ادیان میں ایک قدر مشترک یہ بھی ہے کہ ان تینوں مذاہب میں قبل از قیامت انتہائی خوفناک اور وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والی ایک جنگ کا تصور موجود ہے جسے اسلام میں **الملحمة العظمیٰ** [1]، مسیحیت میں ہرمجدون (Armageddon)[2] اور یہودیت میں جنگ یاجوج ماجوج (War of God and Magog) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے بالعموم لوگ یہ تصور کرتے ہیں کہ ہرمجدون کا تعلق یہودیت اور مسیحیت دونوں سے ہے لیکن یہ ایک غلط تصور ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ War of God and Magog جنگ ہرمجدون کے مسیحی نظریہ کے متبادل ہے چنانچہ Encylopaedia of religions میں ''Jewish Messianism'' کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"The Jewish Counter part to the Battle of Armageddon"[3]

1- دیکھئے تفصیل کے لیے امام مسلم کی الجامع الصحیحہ کتاب الفتن واشراط الساعة باب مایکون من فتوحات المسلمین قبل الدجال و سنن ابی داؤد کی کتاب الملاحم۔

2- دیکھئے تفصیل کے لیے مکاشفہ ۱۶:۱۰-۱۶

3- R J. Zwi Werblowsky, Encyclopeadia of Religions, Jewish Messianism, P:473

"جنگ ہرمجدون کے (مسیحی) نظریہ کا یہودی متبادل ہے"۔

اس جنگ کی تفصیلات عہدنامہ عتیق (Old Testement) میں حزقی ایل نبی کے صحیفے میں ملتی ہیں:

اور کہہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھو اے جوج روش مسک اور توبل کے فرمانروا میں تیرا مخالف ہوں...... اور آخری برسوں میں اس زمین پر جو تلوار کے غلبہ سے چھڑائی گئی ہے اور جس کے لوگ بہت سی قوموں کے درمیان سے فراہم کئے گئے ہیں۔ اسرائیل کے پہاڑوں پر جو قدیم سے ویران تھے۔ چڑھ آئے گا۔ لیکن وہ تمام اقوام سے آزاد ہے۔ وہ سب کے سب امن و امان سے سکونت کریں گے۔ تو چڑھائی کرے گا اور آندھی کی طرح آئے گا۔ تو بادل کی مانند زمین پر چھا جائے گا تو اور تیرا لشکر اور بہت سے لوگ تیرے ساتھ اور تو اپنی جگہ سے شمال کی دور اطراف سے آئے گا اور تو اور تیرا تمام لشکر اور بہت سے لوگ تیرے ساتھ...... جو سب کے سب گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔ ایک بڑی فوج اور بھاری لشکر۔ (حزقی ایل ۳۸:۱۔۸،۱۰،۱۵)

یاجوج ماجوج جنگ کے محرکات:

اوائل تاریخ ہی سے بحر متوسط کے ساتھ زمین کی تنگ وادی (فلسطین) ان تمام بادشاہوں کے لیے انتہائی اہمیت کی حامل رہی ہے جو فاتح عالم بننا چاہتے تھے۔ مصر، اسوریا، بابلیون، فارس، یونان اور روم کے شہنشاہ اپنی سلطنت کو وسعت دینے کے لیے اس میدان میں معرکہ آزمائی کرتے رہے ہیں۔

بنی اسرائیل کی تاریخ میں بیشمار لڑائیاں اسی میدان کے اندر لڑی گئیں۔

چنانچہ ارض موعود (Promised Land) میں واپسی کے بعد یہودی عقائد کے مطابق آخری وقتوں میں ایک بہت بڑی لڑائی اسی میدان میں لڑی جائے گی۔ چنانچہ Frederick Carl Eiselen لکھتے ہیں:

"The General theme is that, after Isreal's settlement in Palestine·····, Jehovah will entice the for-distant peoples of

the North to invade the country". (1)

''عمومی مفہوم یہ ہے کہ فلسطین میں اسرائیل کی بحالی کے بعد...... یہواہ شمال کے دور کے لوگوں کو اسرائیل پر حملہ کرنے کے لیے ابھارے گا''۔

یاجوج ماجوج کون ہیں؟:

یاجوج ماجوج کی شناخت کے حوالے سے بہت آرا پائی جاتی ہیں۔ اس لیے کوئی یقینی شناخت یا تعریف کرنا خاصا دشوار ہے۔

Prof. Charles M Laymon رقم طراز ہیں:

"The name Gog has variously explained. Some derive it from Gyges, founder of great kingdom in Asia Minor. Others derive it, From the name of sumerian god of darkness, Gashga or Gage". (2)

''یاجوج کی مختلف تشریحات کی گئیں ہیں۔ بعض مصنفین نے اسے گائیگز (Gyges) سے ماخوذ کہا ہے جو کہ ایشیائے کوچک میں ایک عظیم سلطنت کا بانی تھا۔ جبکہ دوسرے مصنفین نے اسے سیمیریوں کے بدی کے دیوتا غاشگا یا گیج سے ماخوذ قرار دیا ہے''۔

The Learning Bible کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"The exactly identify of Gog is unknow, though the name has been linked with king Gyges, who ruled the kigndom lydia in Asia Minor. Meshech and tubal Probably refer to areas of Asia Minor. (3)

1- Frederick Carl Eiselen, The Abingdon Bible Commentary. P:741.

2- Charles M Laymon, The Interpreter's one-volume commentary on the Bible. P:431

3- The Learning Bible. P:1527

"یاجوج کی یقینی شناخت نامعلوم ہے۔ اگرچہ اس نام کا تعلق گیج سے بنایا جاتا ہے جس نے ایشیائے کوچک کی سلطنت لیڈیا پر حکمرانی کی۔ مسک اور توبل غالباً ایشیائے کوچک کے علاقوں کو کہا جاتا ہے"۔

جہاں تک Magog کا تعلق ہے تو Matthew Henry لکھتے ہیں:

"Gog Seem to be the king and Magog the kingdom, so that YaGog and Magog are like Pharaoh and Egyptian". [1]

"ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یاجوج بادشاہ ہے اور ماجوج سلطنت، یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے مصر اور فرعون کا تعلق ہے"۔

یاجوج یہ حملہ کیوں کرے گا؟

حزقی ایل نبی اس کی تفصیل یوں بیان کرتے ہیں:

"اور خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھو اے یاجوج، روش اور مسک...... میں تیرا مخالف ہوں اور میں تجھے پھرادوں گا اور تیرے جبڑے میں آنکڑے ڈال کر تجھے اور تیرے تمام لشکر اور گھوڑوں اور سواروں کو جو سب کے سب مسلح لشکر ہیں۔ جو پھریاں اور سپریں لیے ہوئے ہیں اور سب کے سب تیغ زن ہیں۔ کھینچ نکالوں گا...... اور آخری برسوں میں...... تو چڑھائی کرے گا اور آندھی کی طرح آئے گا...... اس وقت یوں ہوگا کہ بہت سے مضمون تیرے دل میں آئیں گے اور تو ایک برا منصوبہ باندھے گا...... اور تو اپنی جگہ سے شمال کی طرف دور اطراف سے آئے گا تو اور بہت سے لوگ تیرے ساتھ جو سب کے سب گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔ ایک بڑی فوج اور بھاری لشکر تو میری امت اسرائیل کے مقابل کو نکلے گا اور زمین کو بادل کی طرح چھپالے گا۔ یہ آخری دنوں میں ہوگا اور میں تجھے اپنی سرزمین پر چڑھا لاؤں گا"۔ (حزقی ایل ۳۸:۳۔۴،۹-۱۱،۱۵-۱۶)

حزقی ایل نبی کہتے ہیں کہ یاجوج اس لیے حملہ کرے گا کہ خداوند اس کا مخالف ہے۔ (۳۸:۳) چنانچہ خداوند اس کو اکسائے گا کہ وہ حواریوں سمیت اسرائیل پر حملہ

1- Matthew Henry, Matthew Henry's commentary on whole Bible. P:1431.

کرے گا۔ یہ اکسانا کیوں ہوگا؟ اس سوال کا جواب نہیں بیان کیا گیا ہے۔

یاجوج کی شکست:

اور کہہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھ اے یاجوج روش مسک اور توبل کے فرمانروا میں تیرا مخالف ہوں اور میں تجھے پھرادوں گا اور تجھے لیے پھروں گا اور شمال کی دور اطراف سے چڑھا لاؤں گا اور تجھے اسرائیل کے پہاڑوں پر پہنچادوں گا اور تیری کمان تیرے دائیں ہاتھ سے چھڑادوں گا اور تیر تیرے داہنے ہاتھ سے گرادوں گا تو اسرائیل کے پہاڑوں پر اپنے سب لشکر اور حمایتوں سمیت گر جائے گا اور میں تجھے ہر قسم کے شکاری پرندوں اور میدان کے درندوں کو دوں گا کہ کھا جائیں تو کھلے میدان میں گرے گا...... آگ بھیجوں گا اور جانیں گے کہ میں خدا ہوں...... اور اسی دن یوں ہوگا کہ میں وہاں اسرائیل میں یاجوج کو ایک گورستان دوں گا۔ یعنی راہگذروں کی وادی جو سمندر کے مشرق میں ہے۔ اس سے راہگذروں کی راہ بند ہوگی اور وہاں یاجوج کو اور اس کی جمعیت کو دفن کریں گے اور جمعیت یاجوج کی وادی اس کا نام رکھیں گے اور سات مہینوں تک اسرائیل ان کو دفن کرتے رہیں گے...... اور یہ ان کے لیے ناموری کا باعث ہوگا اور اس دن میری تمجید ہوگی۔ (حزقی ایل ۳۹:۲-۸،۱۱-۱۴)

Robert J.Karris اور Dianne Bergant اس کی تشریح میں لکھتے ہیں:

"The Lord will defeat the forces of Yagog, Scattering the slain over the entire land of Israel. It will take seven months Together up the bones of the slain and burry them. This carnage will have the double purpose of causing Israel to know that, the Lord is their God (39:22) and of causing the nations to see the saving power of God, who exiled the people for their sins but has now secured their lives from harm". (1)

1- Dianne Bergant & Robert J.Karris, The Collegeville Bible Commentry. P:555

”خداوند یاجوج کے عزائم کو شکست دے گا۔ وہ پورے اسرائیل میں عذاب سے تباہ شدہ لاشوں کو بکھیر دے گا۔ اور لاشوں میں سے ہڈیوں کو اور لاشوں کو دفن کرنے میں سات ماہ کا عرصہ لگے گا۔ یہ لاشیں ایک اور چیز کے اظہار کا ذریعہ بھی بنیں گیں کہ خداوند ہی ان کا خدا ہے اور اقوام یہ جان لیں گی کہ خداوند میں بچانے کی طاقت ہے۔ اس نے لوگوں کو (اسرائیل کو) ان کے گناہوں کے سبب جلاوطن کیا اور اب ان کی زندگیوں کو نقصان سے بچالیا“۔

39 ویں باب کے آخر میں حزقی ایل بنی اسرائیل سے ان کے ملک کی بحالی کا وعدہ کرتا ہے۔

خداوند یوں فرماتا ہے کہ اب میں یعقوب کی اسیری کو موقوف کروں گا اور تمام بنی اسرائیل پر رحم کروں گا...... میں ان کو امتوں سے واپس لاؤں گا...... تب وہ جانیں گے کہ میں خداوند ان کا خدا ہوں اس لیے کہ میں نے ان کو اقوام کے درمیان اسیری میں بھیجا اور میں نے ہی ان کو ان کے ملک میں جمع کیا...... (حزقی ایل ۳۹:۲۵،۲۷-۲۸)

یاجوج کے بارے میں جدید نقطۂ نظر:

عصر حاضر کے بعض جدید ماہرین بائبل اور Evengelist نے Yagog سے مراد روس (Russia) لیا ہے۔

"The word Yagog in the Russian language means chief, while magog refers to the wast land that makes up Russia and Siberia. Meschech, refers to Russian capital city of Moscow, while Tubal is capital of Siberia". [1]

”جوج (Gog) روسی زبان کا لفظ ہے جس کے معانی سردار ہیں۔ جبکہ ماجوج ایک ویران علاقہ ہے جو روس اور سائبیریا کے علاقوں کو مشتمل ہے۔ مسک کا تعلق روس کے شہر ماسکو سے بنتا ہے جبکہ توبل سائبیریا کا دارالحکومت ہے“۔

1- http://www.armageddon.com/articles/gog magog-war/kenith louis

حزقی ایل نبی نے ان اقوام کی بھی نشاندہی کی جو اس جنگ میں یاجوج (Yagog) کی اتحادی ہوں گی۔

"اور ان کے ساتھ فارس اور کوش اور فوط جو سب کے سب سپر دار اور خود پوش ہیں۔ جمر اور اس کا تمام لشکر اور شمال کی دور اطراف اہل تجرمہ اور ان کا تمام لشکر یعنی بہت سے لوگ جو تیرے ساتھ ہیں"۔ (حزقی ایل 6,5:38)

اگرچہ سویت یونین کی سابقہ پوزیشن برقرار نہیں رہی اور روسی ریاستوں کا یہ وفاق بکھر چکا ہے تاہم اس امکان کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ مشترکہ مفادات کے حصول کے لیے کل کلاں یہ ریاستیں دوبارہ متحد ہو جائیں یا یورپی یونین کی طرح کی کوئی تنظیم بنالیں۔ اسی پس منظر میں مذکورہ بالا اقوام سے مراد عصر حاضر میں مندرجہ ذیل اقوام لی جاتی ہیں۔

"Ezekiel spoke of a coalition of several nations, many of whom are today aligned with or under the influence of the Sovit Union these includes Iran (Persia) Sudan and northen Ethopia (Cush), Libya (Put) and Turkey (Meshech, Tubal, Gomer and Beth-Togarmah) all these nations possibly led by the Sovit union, will unit to attack Israel". (1)

"حزقی ایل نبی بہت ساری اقوام کے اتحاد کے بارے میں بات کرتا ہے۔ جو کہ آج کل میں سوویت یونین کی اتحادی ہیں یا اس کے زیر اثر ہیں ان میں ایران (فارس)، سوڈان اور شمالی ایتھوپیا (کوش)، لیبیا (پت) اور ترکی (مسک، توبل، جمر اور بیت تجرمہ) شامل ہیں ممکن ہے کہ یہ اقوام سویت یونین کی کمان میں، اسرائیل پر حملہ

1- John F.Walvoord & Roy B.Zuck, The Bible knowledge Commentary. P:1300.

کرنے کے لیے متحد ہوں"۔

روس یہ حملہ کیوں کرے گا؟

اس حملے کی وجوہات بیان کرتے ہوئے Grant R.Jeffrey لکھتے ہیں:

"اس حملے کا مقصد وسطی ایشیا پر کنٹرول حاصل کرنا ہے اور جب تک اسرائیل ایک مضبوط عسکری قوت ہے، اس وقت تک یہ ممکن نہیں ہے، وسطی ایشیاء پر قبضہ، دنیا کے ۶۵ فیصد تیل پر قبضہ کرنا ہے۔ ۱۹۷۰ء کے عشرے کے تیل کے بحران کے بعد سے یورپ اور جاپان ۱۰۰ دنوں کی ضروریات کا تیل محفوظ رکھتے ہیں اور اگر روس اس علاقے پر قبضہ کر کے تیل کی سپلائی معطل کر دیتا ہے تو یورپ اور جاپان کے پاس روس کے مطالبات کو ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا اور روس اور اس کے اتحادی ساری دنیا پر غلبہ پانے کی پوزیشن میں ہوں گے۔

"دوسری طرف عرب ریاستیں اسرائیل سے اپنی طبعی نفرت کے باعث اس جنگ میں روس کا ساتھ دینا پسند کریں گی۔ کیونکہ عربوں کے پاس اتنی قوت نہیں کہ وہ اکیلے اسرائیل کا مقابلہ کر سکیں۔ اس بات کا اندازہ انہیں عرب اسرائیل جنگوں سے ہو چکا ہے۔

"چنانچہ عرب یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر وہ وسائل مہیا کریں تو روس کی جدید مسلح افواج اسرائیل کو شکست دے کر یروشلم پر قبضہ کر سکتی ہیں"۔ (1)

اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ شکست و ریخت کے بعد روس اقتصادی طور پر مضبوط ملک نہیں رہا اور نہ ہی اس کے اتحادی اس قدر مضبوط ہیں۔ لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کہ جوہری اور حیاتیاتی ہتھیاروں کے ساتھ روس اب بھی ایک بڑی فوجی قوت ہے۔

چنانچہ Grant R Jaffrey لکھتے ہیں:

"Is Russia still powerful enough to lead an invasion of Israel in light of their disastrous economy? Truth is that Russia is not in quite as bad economic shape as they

---

1- گرانٹ۔ آر۔ جیفری کی کتاب پرنسز آف ڈارکنس کے صفحات ۹۳-۱۹۲ سے ماخوذ

pretend". (1)

”کیا روس اب بھی طاقتور ہے کہ وہ اپنی کمزور معیشت کے باوجود اسرائیل پر حملہ کرنے کا سوچے؟ حقیقت یہ ہے کہ روس کی معیشت اتنی بھی خراب نہیں ہے جتنی پیش کی جارہی ہے“۔

ممکنہ جنگی منظر نامہ:

20 ویں صدی عیسوی وسط ایشیاء میں جنگوں کے کئی مناظر دیکھ چکی ہے۔ عرب چونکہ اسرائیل کے وجود کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں اور یہودیوں کے اس دعوای کو بھی رد کر چکے ہیں کہ وہ ارض موعود کی طرف لوٹ آئے ہیں۔

دوسری طرف روس مشرق وسطیٰ کے تیل پر کنٹرول حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور اسی پس منظر میں روس نے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے عراق پر حملے پر شدید اعتراضات کیے ہیں۔

چنانچہ یہ دونوں وجوہات کسی وقت روس عرب اتحاد کا باعث بن سکتی ہیں اور یہ اتحاد مل کر اسرائیل پر حملہ کرے گا۔ اس حملے کا متعین وقت تو طے نہیں کیا جاسکتا، مگر ایسا ہوگا ضرور۔

چنانچہ John F.Walvoord بیان کرتے:

"When this prophecy will be fulfilled? No past historical event match this prophecy, so it still-awaits a future fulfilment. (1)

”یہ پیشین گوئی کب پوری ہوگی۔ جبکہ ماضی کا کوئی تاریخی واقعہ اس پیشین گوئی پر پورا نہیں اترتا، اس لیے یہ ابھی مستقبل میں تکمیل کے لیے انتظار میں ہے“۔

Grant R. Jeffrey اس Future War پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

1- Grant R.Jeffery, Princess of Darkness P: 193.

2- John F.Walvoord, The Bible Knowledge commentry. P:1300

"The Coming War of Yagog Magog is the key future event that will prepare the war for the complation of God's prophetic progamme to establish His messanic Kingdom." (1)

"جوج ماجوج کی آنے والی جنگ مستقبل کا ایک خاص واقعہ ہوگا۔ جو اس (مسیح) کا راستہ ہموار کرے گا۔ جس کے ذریعے خداوند اپنے پروگرام کے مطابق مسیحائی سلطنت قائم کرے گا"۔

اس فصل کا لب لباب یوں ہے کہ مستقبل میں اسرائیل کے دشمن (یاجوج ماجوج) اس پر حملہ کریں گے جنگی کمان جدید نقطہ نظر کے مطابق روس کے پاس ہوگی۔ اس حملے کا مقصد اسرائیل کو تباہ کر کے سیاسی و معاشی فوائد حاصل کرنا ہوں گے۔ یہ ایک انتہائی خوفناک جنگ ہوگی جس میں لاشوں کے ڈھیر لگیں گے۔ تاہم حتمی فتح اسرائیل کی ہوگی اور اقوام یہ جان لیں گیں کہ خداوند ہی ان کا خدا **(Lord is their God)** ہے۔ یاجوج ماجوج جنگ اس مسیح کی آمد کا راستہ ہموار کرے گی جس کی آمد مسیحائی سلطنت کو قائم کرنے کے لیے ہوگی۔

ظہور دجال:

یہودیت کے موجودہ دینی صحائف کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حیران کن بات سامنے آتی ہے کہ ان کی موجودہ کتابیں اور ذخیرہ علوم مسیح کے ذکر سے...... جسے وہ کبھی مسیح (Messiah) (یسعیاہ ۱:۴۲،۱:۱۶) کبھی (Son of God) (زبور ۲۸:۸۹) اور کبھی (Son of Man) (ہوسیع ۲،۵:۳ سیموئیل ۱۲:۱۷-۱۶) کہتے ہیں...... سے بھرے ہوئے ہیں اور ہر قدم پر ان کا ذکر کیا جاتا ہے اور ان سے امیدیں وابستہ کی جاتی ہیں اور ان کے لیے دعا کی جاتی ہے۔ لیکن اگر سرسری طور پر پورے یہودی ادب کا مطالعہ کیا جائے تو کسی دجال کے ذکر سے یکسر نابلد رہیں گے۔

1- Grant R.Jeffery, Princess of Darkness. P:200

یہودیت کے موجودہ صحائف میں سے صرف دانیال ہی واحد کتاب ہے۔ جس میں ایسے تذکرے ملتے ہیں۔ جن سے دجال اکبر کی کسی قدر نشاندہی ہوتی ہے۔

چنانچہ دانیال باب 2 آیت 40 میں لکھا ہے:

"اور چوتھی مملکت لوہے کی طرح مضبوط ہوگی۔ لوہے سے تو ساری چیزیں چور چور ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا جس طرح لوہے سے وہ سب کچلی جاتی ہیں، اسی طرح اس چوتھی مملکت سے سب کچھ چور چور ہوکر پس جائے گا"۔

"اور وہ حق تعالیٰ کے خلاف باتیں کرے گا اور حق تعالیٰ کے مقدسوں کو تنگ کرے گا اور مقررہ اوقات وشریعت کو بدلنے کی کوشش کرے گا اور وہ ایک دور اور دوروں اور نیم دور تک اس کے حوالہ کئے جائیں گے"۔ (دانیال 25:7)

"اور ایک بادشاہ آئے گا جس کے لوگ بادشاہ اور مقدس کو مسمار کریں گے اور اس کا انجام گویا طوفان کے ساتھ ہوگا اور آخر تک لڑائی رہے گی۔ بربادی مقرر ہو چکی ہے اور وہ ایک ہفتہ کے لیے بہتوں سے عہد قائم کرے گا اور فصیلوں پر اجاڑنے والی مکروہات رکھی جائیں گی۔ یہاں تک کہ بربادی کمال کو پہنچ جائے گی"۔ (دانیال 27,26:9)

"اور بادشاہ اپنی مرضی کے مطابق چلے گا اور تکبر کرے گا اور سب معبودوں سے بڑا بنے گا اور انہوں کے اللہ کے خلاف بہت سی حیرت انگیز باتیں کہے گا اور اقبال مند ہوگا۔ یہاں تک قہر کی تسکین ہو جائے گی۔ کیونکہ جو کچھ مقرر ہو چکا ہے واقع ہوگا"۔ (دانیال 36:11)

Jewish Encyclopaedia میں کسی ایسے بادشاہ کے لیے جو مسیح کے خلاف اٹھ کھڑا ہوگا Armilus کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ جو کہ مخالف مسیح یا دجال کا متبادل ہے:

"Armilus - a king who will arise at the end of time against Messiah, and will be conquered by him after having brought much distress upon Israel". (1)

1- The Jewish Encyclopedia V:2, P;118.

"Armilus-ایک بادشاہ، جو قیامت کے قریب مسیح کے مخالف جلوہ گر ہوگا۔ مسیحا کے ہاتھوں شکست کھائے گا اور اس سلسلے میں اسرائیل کو بہت زیادہ مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا"۔

جبکہ ایک دوسری جگہ اسے (Belial) Lawlessness کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

"Lawlessness will prevail, causing man hate, persecute, and satan, the world deceiver will in the guise of the son of God perform miracless and as ruler of the earth commit unheard of crimes. (1)

"ہلاکت کا فرزند حاوی ہو جائے گا۔ نفرت پھیلائے گا، ایذائیں دے گا اور سب سے بڑا دغا باز شیطان، خداوند کے بیٹے کی شکل میں معجزے سرانجام دے گا اور زمین کے حکمران کے طور پر ان سنے جرائم کا ارتکاب کرے گا"۔

یہودی عقائد کے مطابق وہ بت پرستی کا پرچار کرے گا۔ یروشلیم میں داخل ہوگا اور مسیح بن جوزف کو قتل کرے گا۔

"The Jewish Sages say he will be the head of idolotry, they believe Armilus will go to Jerusalam after the war of Magog and Slay the first Jewish, Messiah the son of Joseph". (2)

"یہودی دانشور کہتے ہیں کہ وہ بت پرستوں کا آقا ہوگا وہ یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ Armilus ماجوج کی جنگ کے بعد یروشلم تک پہنچ جائے گا اور وہ پہلے یہودی مسیح، مسیح بن یوسف کو قتل کرے گا"۔

1- The Jewish Encyclopedia V:5, P:212

2- Grant R.Jeffrey, Princess of Darkness P:42

یہودیوں کے ہاں تصورِ مسیح کے حوالے سے جب بات کی جاتی ہے تو اس سے مراد دو مسیح ہوتے ہیں۔ ایک مسیح ابن یوسف اور دوسرا مسیح ابن داؤد۔ اس میں مسیح ابن یوسف کا ظہور پہلے ہوگا اور یہ Armilus کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔ اس کے بعد مسیح ابن داؤد ظاہر ہوگا۔ جو Armilus کو قتل کریں گے۔

چنانچہ Jewish Encyclopaedia میں لکھا ہے:

"The king Armilus, will conqeuer and sack the Holy city, kill the inhabitants together with" the man [Messiah] of the tribe of Joseph and then being a genral compaign against ten Jews, forcing them of flee into the desert, where they suffer unfold misery. When they have purified by sorrow and pain, the Messiah will appear wrest Jerusalem from Armilus, slay him and thereby bring the true salavation". (1)

"شاہ Armilus مقدس شہر کو فتح کرے گا۔ سارا سامان لوٹے گا اور شہریوں کو قتل کرے گا۔ انہی کے ساتھ یوسف کے قبیلے کا آدمی (مسیح بن یوسف) بھی قتل ہوگا۔ پھر یہود کے خلاف ایک عمومی مہم چلائی جائے گی اور انہیں جنگلوں کی طرف بھاگنے پر مجبور کرے گا۔ جہاں انہیں بیشمار مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جب وہ مکمل طور پر صاف ہو جائیں گے تب مسیح (بن داؤد) کا ظہور ہوگا وہ Armilus سے یروشلم چھینے گا اور اسے جہنم واصل کرکے، مکمل نجات لائے گا"۔

Armilus کا خاتمہ کیسے ہوگا۔ اس حوالے سے مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ چند ایک اہم آراء درج ذیل ہیں:

"Messiah and Elijah will appear, gather the dispersed of

1- The Jewish Encyclopeadia v:2, P:119

Israel, and procced to Jerusalem. Armilus, inflamed against the Jews, will march against the Messiah. But now God Himself will war against Armilus and his army destray them or the Messiah, will slay Armilus by the breath of his mouth". (1)

"مسیح اور ایلیاء ظاہر ہوں گے اور منتشر اسرائیلوں کو اکٹھا کریں گے اور یروشلم کی طرف بڑھیں گے۔ Armilus یہودیوں کے خلاف بھڑک اٹھے گا اور مسیح کی طرف پیش قدمی کرے گا۔ لیکن اب خداوند خود Armilus کے خلاف جنگ میں حصہ لے کر، اسے نیست و نابود کر دے گا اور مسیح اپنی پھونک سے Armilus کو ہلاک کرے گا"۔

دوسری رائے جو کہ یہودی دانشوروں کے ہاں زیادہ مقبول ہے وہ کچھ یوں ہے:

"Messiah b. Joseph will appear prior to the coming of Messiah b. David; he will gather the children of Israel around him, march to Jerusalam, and there, after overcoming the hostile powers, reestablish the Temple - worship and set up his own dominion. There upon Armilus, according to one group of sources, or Yagog and Magog, According to the other, will appear with their Hosts before Jeruslam, wage war against Messiah b. Joseph, and slay him. His corpse, according to one group, will lie unburied in the streets of Jerusalem according to the others, it will be hidden by the angels with bodies of patriarchs, until Messiah B.David comes and resurrects". (2)

1- The Jewish Encyclopaedia. V:2. P:119.

2- The Jewish Encyclopaedia. V:8 P:112

"مسیح بن یوسف، مسیح بن داؤد سے پہلے ظاہر ہوگا اور اسرائیلی اقوام کو اکٹھا کر کے، یروشلیم کی طرف جائے گا اور مخالف قوتوں کو قابو کرے گا۔ ہیکل کو دوبارہ تعمیر کر کے، اپنی فرمانروائی کا نفاذ کرے گا۔ اس کے بعد بعض افراد کی رائے کے مطابق Armilus، دوسری آراء کے مطابق یاجوج ماجوج اپنے میزبانوں کے ساتھ یروشلیم کے سامنے آئیں گے اور مسیح بن یوسف کو قتل کردیں گے جبکہ ایک رائے یہ بھی ہے کہ مسیح بن یوسف کی لاش یروشلیم کی گلیوں میں پڑی ہوگی جبکہ دوسری رائے کے مطابق فرشتے اس کی لاش بزرگوں کی لاشوں کے ساتھ چھپادیں گے جب مسیح بن داؤد آئے گا تو ان کو زندہ کرے گا"۔

دوسری فصل کا خلاصہ کچھ یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ قرب قیامت میں Armilus کا ظہور ہوگا جو کہ بنی اسرائیل کے لیے پریشانیوں اور مصائب کا باعث بنتے ہوئے، یروشلم پر حملہ کرے گا۔ مسیح بن یوسف کو قتل کرے گا لیکن بعد ازاں مسیح بن داؤد کے ہاتھوں قتل ہو جائے گا۔

مسیح موعود اور دجال "فکری تعارض":

حضرت سلیمانؑ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل پے درپے تنزل کی حالت میں مبتلا ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ آخرکار بابل اور اسیریا کی سلطنتوں نے ان کو غلام بنا کر زمین میں تتر بتر کردیا۔ تو انبیاء بنی اسرائیل نے ان کو خوشخبری دینا شروع کی کہ خدا کی طرف سے "مسیح" آنے والا ہے جو ان کو اس ذلت سے نجات دلائے گا۔

وکلف اے سنگھ لکھتے ہیں:

"ان پیشین گوئیوں کی بنیاد پر یہود کسی ایسے مسیح کے منتظر تھے۔ جو بادشاہ ہوکر لڑے ملک فتح کرے۔ بنی اسرائیل کو ملک ملک سے لاکر فلسطین جمع کرے۔ لیکن ان کی توقعات کے برعکس جب حضرت عیسیٰؑ خدا کی طرف سے مسیح ہوکر آئے اور کوئی لشکر ساتھ نہ لائے۔ تو یہودیوں نے ان کی مسیحیت کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا اور انہیں ہلاک کرنے کے درپے ہوگئے"۔ (1)

1- وکلف اے سنگھ، مسیح موعود اور اہل یہود، صفحہ 18

اس وقت سے آج تک دنیا بھر کے یہودی اس مسیح موعود کے منتظر ہیں۔ جس کے آنے کی خوشخبریاں ان کو دی گئیں تھیں۔

"خداوند فرماتا ہے کہ میں داؤد کے لیے ایک صادق شاخ پیدا کروں گا اور اس کی بادشاہی ملک میں اقبال مندی اور عدالت اور صداقت کے ساتھ ہوگی۔ اس کے ایام میں یہوداہ نجات پائے گا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کرے گا اور اس کا نام یہ رکھا جائے گا خداوند ہماری صداقت"۔ (یرمیاہ ۲۳:۵)

ان کا لٹریچر اس آنے والے دور کے سہانے خوابوں سے بھرا پڑا ہے اور وہ یہ امید لیے بیٹھے ہیں کہ یہ مسیح موعود ایک زبردست جنگی و سیاسی لیڈر ہوگا۔ جو دریائے نیل سے فرات تک کا علاقہ (جسے یہودی اپنی میراث سمجھتے ہیں اور اسرائیل کی پارلیمنٹ میں جو نقشہ لگا ہوا ہے۔ (اس میں یہ علاقے شامل ہیں) انہیں واپس دلائے گا اور دنیا کے گوشے گوشے سے یہودیوں کو لا کر اس میں پھر سے جمع کرے گا۔

چنانچہ یہودیوں اور اسرائیل کا مستقبل اسی مسیح کے تصور کے گرد گھومتا ہے۔

"The glorious future of israel centered around the person of Mashiach (messiah) an anonited one, who would be deputed by God to inagurate the new and wonderfull era. (1)

"اسرائیل کا شاندار مستقبل ممسوح، مسیح کے گرد گھومتا ہے جو خداوند کے طرف سے ایک نیا اور شاندار زمانہ شروع کرنے کے لیے بھیجا جائے گا"۔

تصور مسیح:

"مسیح" عبرانی لفظ "مشح" سے ماخوذ ہے۔ جو عربی "مسح" کی طرح چھونا ملنا، ہاتھ پھیرنا وغیرہ کے معنی رکھتا ہے۔ نیو کیتھولک انسائیکلو پیڈیا میں مسیح کا لفظی مفہوم کچھ یوں بیان کیا گیا ہے:

1-. F. Gaizueta, Futhur history. P: 13

"The word messiah comes from the Hebrew objective masiah, designating a person anonited with oil". (1)

"لفظ مسیح، عبرانی زبان کے مفعول "مشیح" سے نکلا ہے جو تیل سے مسح کیے ہوئے شخص کی تخصیص کرتا ہے"۔

The Jewish Encyclopaedia میں اس کی صراحت کچھ یوں ہے۔

The name or title of the Ideal king of the messianic age. (2)

"دور مسیحائی کے مثالی بادشاہ کا نام یا خطاب ہے"۔

وکلف اے سنگھ راقم طراز ہیں:

"دانشوروں کے خیال میں "مسیح" کا تصور یہودیت میں اس وقت آیا۔ جب ان کی حکومتیں کمزور پڑنے لگیں اور ان کے بادشاہ ناکارہ ہونے لگے، تو یہ خدا کے نائب بادشاہ کا تصور مستقبل میں آنے والے ایک زبردست بادشاہ کے لیے مخصوص ہو گیا۔ جو بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی شان وشوکت کو واپس لائے گا۔ 586 ق م میں یروشلیم کی پہلی تباہی سے قبل یہ تصور بہت مبہم تھا۔ لیکن یروشلم کی تباہی بابل کے زمانہ اسیری و جلا وطنی اور اس کے بعد جب یہودیوں کی سیاسی قوت ایک قصہ پارینہ ہو کر رہ گئی۔ تو مستقبل کے اس خدا کے فرستادہ بادشاہ کا تصور جو یہودیوں کو محکومی اور قعر مذلت سے نکالے گا، بہت قوت اختیار کر گیا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب یہوداہ مکابی نے رومی حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ تو عوام جوق در جوق اس کے پیچھے ہو لیے"۔ (3)

Standered Jewish Encyclopaedia کا مقالہ نگار اپنی رائے بیان کرتا ہے:

"After the exile the prophetic vision of the universal establishment of God, kingdom was associated with

---

1- New catholic Encylopaedia V: 9 P: 714

2- The Jewish Encyclopaedia V: 8 P: 505

3- وکلف اے سنگھ، مسیح موعود اور اہل یہود، صفحہ: 19

ingathering of israel under a scion of David,s house, who would be the Lord,s anointed. (1)

"جلاوطنی کے بعد، عالمگیر حکومت الٰہی کی پیغمبرانہ بصیرت کو، داؤد کے گھرانے کے جانشین کے ساتھ منسلک کر دیا گیا جو خداوند کا ممسوح ہو گا"۔

اسی دور محکومی مرتب ہونے والی کتابوں میں اس آئندہ آنے والے مسیح اور اس کے ہاتھوں بدکرداروں اور یہودیوں کے دشمنوں کی شکست اور الٰہی حکومت کے قیام کا نقشہ پرزور الفاظ میں کھنچا گیا۔

"دیکھو ایک بادشاہ صداقت سے سلطنت کرے گا اور شہزادے عدالت سے حکمرانی کریں گے اور ایک شخص آندھی سے پناہ گاہ کی مانند اور ماندگی کی زمین میں چٹان کے سایہ کی مانند ہو گا اور اس وقت دیکھنے والوں کی آنکھیں دھندلی نہ ہوگیں اور سننے والوں کے کان شنوا ہو گے۔ جلد باز کا دل عرفان حاصل کرے گا اور لکنتی کی زبان صاف بولنے میں مستعد ہوگی"۔ (یسعیاہ 32:1-5)

"خداوند زمین کے کناروں کا انصاف کرے گا۔ وہ اپنے بادشاہ کو زور بخشے گا اور ممسوح کے سینگ کو بلند کرے گا"۔ (اسموئیل 10:2)

جبکہ زکریاہ میں ہے:

"اب اے یشوع سردار کاہن سن تو اور تیرے رفیق جو تیرے سامنے بیٹھے ہیں وہ اس بات کا ایما ہے کہ میں اپنے بندہ یعنی شاخ کو لانے والا ہے"۔

(زکریاہ 8:2)

مسیح موعود کی امید کے بارے میں اس یاد دہانی کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیائے کرام کی وساطت سے بنی اسرائیل کو المسیح کے متعلق بتاتا رہا تاکہ جب آپ مبعوث ہوں تو انہیں سمجھنے میں غلطی نہ لگے۔ مثلاً حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر ظاہر کر دیا تھا کہ مسیح موعود کس خاندان میں جنم لیں گے۔ چنانچہ حضرت یسعیاہ نے فرمایا "یسی کے تنے سے

1- Standard Jewish Encyclopaedia. P: 1308.

ایک کونپل نکلے گی اور اس کی جڑوں سے ایک بار آور شاخ پیدا ہو گی"۔ (یسعیاہ 11:1-2)

جناب یسی حضرت داؤدؑ کے والد گرامی تھے۔ (سموئیل 16: 1-13) اور جیسا کہ یسوع المسیح کے نسب نامہ سے ظاہر ہے کہ آپ داؤد کے خاندان سے تھے۔ متی

(1:1-16، لوقا 28:38)

حضرت میکاہ مسیح موعود کی جنم بھومی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اے بیت لحم افراتاہ...... تجھ میں سے ایک شخص نکلے گا اور میرے حضور اسرائیل کا حاکم ہو گا اور اس کا مصدر زمانہ سابق قدیم الایام سے ہے"۔

(میکاہ 2:5)

حضرت یسعیاہ آپ کی پیدائش کے بارے میں یوں پیشین گوئی کرتے ہیں:

"دیکھیں ایک کنواری حاملہ ہو گی اور بیٹا پیدا ہو گا اور وہ اس کا نام عمانوایل رکھے گی"۔ (یسعیاہ 14:7)

حضرت یرمیاہ فرماتے ہیں:

"دیکھو وہ دن آتے ہیں، خداوند فرماتا ہے کہ میں داؤد کے لیے ایک صادق شاخ پیدا کروں گا اور اس کی بادشاہی ملک میں اقبال مندی اور عدالت وصداقت کے ساتھ ہو گی۔ اس کے ایام میں یہودا نجات پائے گا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کرے گا اور اس کا نام یہ رکھا جائے گا، خداوند ہماری صداقت"۔ (یرمیاہ 23:5-6)

یہ دونوں پیشین گوئیاں اس وقت پوری ہوئیں۔ جب یسوع المسیح روح القدس کی قدرت سے ایک بتولہ مقدس مریم کے حمل میں آئے اور بیت لحم میں پیدا ہوئے۔

(متی 1:18-23)

بنی اسرائیل کی تاریخ پر نظر دوڑانے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم ہمیشہ ہی ابتلا میں مبتلا رہی ہے۔ اگرچہ یہ ان کی نافرمانی اور سرکشی کے باعث تھا۔ پہلے چار سو سال مصر کی غلامی میں بسر ہوئے اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رہنمائی میں انہوں نے آزادی حاصل کی تو چالیس برس بیابان میں سختیاں جھیلتے رہے۔ پھر جب وہ ملک موعود کنعان

میں داخل ہوئے، تو مقامی لوگوں سے جنگیں لڑنا پڑیں، انہیں صرف حضرت داؤد اور سلیمانؑ کے دور میں ہی قدرت سکون ملا، جبکہ کنعان کے پیشتر علاقے پر ان کا قبضہ ہو چکا تھا۔لیکن اس کے بعد جب ان میں نفاق پڑا اور سلطنت دو حصوں میں تقسیم ہوئی۔تو پھر انہیں جنگ و بدل کا سامنا کرنا پڑا۔

وکلف اے سنگھ لکھتے ہیں:

ان حالات میں جب ان کی نظر المسیح سے متعلق پیشین گوئی پر پڑتی تو ان کے دلوں میں امید کی کرن جاگ اٹھتی مثلاً جب وہ حضرت یسعیاہ کی ''یسی کے تنے سے کونپل'' نکلنے کے بارے میں پڑھتے ''کہ وہ راستی سے مسکینوں کا انصاف کرے گا'' (یسعیاہ 1:11) یا جب وہ حضرت یرمیاہ کی یہ پیشین گوئی پڑھتے ''خداوند فرماتا ہے کہ میں داؤد کے لیے ایک صادق شاخ پیدا کروں گا''۔ (یرمیاہ 5:18) یا زکریا نبی کے اس اعلان پر غور کرتے کہ ''اے بنت صیہون تو نہایت شادمان ہو۔ اے دختر یروشلم خوب للکار کیونکہ دیکھ تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے'' تو ان کے دل نئے جوش اور مسرت سے سرشار ہو جاتے اور وہ ایک ایسے بادشاہ کا خواب دیکھنے لگتے۔ جو انہیں غیر اقوام کے ظلم و تشدد سے نجات دلا کر اپنی بادشاہی قائم کرے گا''۔ (1)

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب یہوداہ مکابی نے رومیوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔تو عوام جوق در جوق اس کے پیچھے ہو لیے اور جب یسوع نے ''آسمان کی بادشاہی کے آن پہنچے کا اعلان فرمایا: (متی 17:4) تو ان کی امید نئے سرے سے جاگ اٹھی اور لوگ جوق در جوق آپ کے پیچھے ہو لیے، انہیں امید تھی کہ آپ جلد ہی اپنے بادشاہت کا اعلان کریں گے، لیکن جب انہیں یہ امید پوری ہوتی نظر نہ آئی تو انہوں نے آپ کو زبردستی پکڑ کر بادشاہ بنانا چاہا، لیکن یسوع المسیح یہ جان کر وہاں سے نکل گئے۔ (یوحنا 15:6)

تاہم امید اب بھی قائم تھی۔ چنانچہ جب یسوع المسیح گدھے پر سوار ہو کر یروشلیم میں داخل ہوئے، تو ان کی امید کو ایک نئی مہمیز لگی۔

1- وکلف اے سنگھ، مسیح موعود اور اہل یہود۔ صفحہ 18:

چنانچہ انہوں نے آپ کے راستے میں کھجور کی ڈالیاں اور کپڑے بچھائے اور پر جوش نعرے مارنے لگے۔ ابن داؤد کو ہوشعنا مبارک ہے، وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔ عالم بالا پر ہوشعنا متی (21:9 یوحنا 12:12-15)۔ لیکن جب یسوع المسیح نے یروشلیم پہنچ کر اپنی بادشاہت کا اعلان نہ کیا تو یہی لوگ آپ کے خلاف ہو گئے اور مطالبہ کرنے لگے کہ اس کو صلیب دے صلیب (لوقا 23:21)

”غالباً یہوداہ اسکریوتی بھی اسی نیت کے ساتھ آپ کے حواریوں کی صف میں شامل ہوا تھا اسے توقع تھی کہ المسیح رومی حکومت کا تختہ الٹا کر اپنی بادشاہت کا اعلان کریں گے لیکن جب اس کی امید بر نہ آئی تو اس نے غداری کر کے آپ کو پکڑوا دیا“۔(1)

یہود نے حضرت مسیح کا انکار کیوں کیا؟

اسرائیلیوں (یہودیوں) نے اپنے مسیحا اور مخلصی دہندہ کو رد کیا۔ اس کی چند ایک وجوہات درج ذیل ہیں۔

1- جب بنی اسرائیل (یسعیاہ 11:1-9) (یرمیاہ 23:5-6) اور (زکریاہ 9:9) کا مطالعہ کرتے تو ان کے دل نئے ولولے اور شادمانی سے لبریز ہو جاتے۔ وہ ایک ایسے بادشاہ کا خواب دیکھنے لگتے۔ جو انہیں رومی مملکت کے ظلم و استبداد سے چھٹکارہ دلائے گا اور اپنی بادشاہت قائم کرے گا۔ جس میں یہودی آرام اور چین کے ساتھ زندگی بسر کریں گے۔ لہٰذا جب سیدنا مسیح نے یہ اعلان کیا توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔ (متی 4:17) تو وہ اسے اپنے خواب کی تعبیر سمجھنے لگے۔ انہیں امید تھی کہ یسوع ناصری جلد ہی اپنی بادشاہی کا اعلان کریں گے۔ کچھ دیر تک تو انہوں نے انتظار کیا، لیکن جب ان کے صبر کا پیمانہ چھلک پڑا تو انہوں نے آپ کو زبردستی پکڑ کر بادشاہ بنانا چاہا۔ لیکن وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکے۔ (یوحنا 6:15)

2- کلمۃ اللہ المسیح نے ابن اللہ ہونے کا دعویٰ کیا (مرقس 14:6) چونکہ یہودی کٹر موحد

1- بنی اسرائیل کا نجات دہندہ، یونس عامر ص 46

تھے۔ اس لیے انہوں نے فوراً اس دعوٰی کو کفر کا نام دیا۔ ابن خدا ہونے کا دعوٰی یہ ظاہر کرتا تھا کہ آپ الٰہی ذات ہیں اور یہی حقیقت آپ انہیں سکھانا چاہتے تھے۔ آپ نے فرمایا:

''میں اور باپ ایک ہیں...... باپ مجھ میں ہے اور میں باپ میں۔ (یوحنا 9:14) جس نے مجھے دیکھا اس نے باپ کو دیکھا''۔ (یوحنا 10:38-30)

چونکہ یہودی المسیح کو محض ایک آدمی یعنی بشر سمجھتے تھے۔ (یوحنا 10:23) اور کسی بشر کے لیے ایسا دعوٰی کرنا ازروئے شریعت کفر تھا۔ جس کی سزا موت یعنی سنگسار تھی۔ (احبار 16:24) چنانچہ انہوں نے پیلاطس کی عدالت میں ابن اللہ پر یہ الزام عائد کیا کہ ''ہم اہل شریعت ہیں اور شریعت کے موافق وہ قتل کے لائق ہیں، کیونکہ اس نے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا بنایا''۔ (یوحنا 19:7)

3- یسوع المسیح نے یہ صرف دعوٰی کیا کہ آپ کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔ (متی 6:9) بلکہ اہل یہود کے روبرو گنہگاروں کے گناہوں کی معافی کا اعلان کیا (مرقس 5:2 لوقا 7:48) تو سن کر ان کے پاؤں سے زمین نکل گئی اور کہنے لگے کفر بکتا ہے گناہ کون معاف کرسکتا ہے سوائے خدا کے۔ (مرقس 7:2)

4- سبت یعنی ہفتے کا ساتواں دن یہودیوں کے لیے آرام اور پرستش کا دن مقرر تھا۔ استثناء (5:12-15) سنت کے حکم کی خلاف ورزی کی سزا موت تھی۔ گنتی (15:32-36) لیکن جب المسیح نے سبت کے روز بیماروں کو شفا بخشی تو یہودی قوم نے فوراً آپ پر سبت توڑنے کا الزام لگایا۔ (لوقا 14:1-6)

5- یہودیوں کے نزدیک بنی اسرائیل خدا کی برگزیدہ اور افضل ترین قوم ہے۔ جب یسوع المسیح نے غیر اقوام کو تعلیم دی۔ ان کے بیماروں کو شفا بخشی اور وہ آپ پر ایمان بھی لائے (لوقا 17-16) (یوحنا 4:39،40) یہ سب کچھ دیکھ کر یہودی بہت سٹپٹائے اور آپ کو محصول لینے والوں کے یار کا خطاب دیا (متی 11:19) وہ کہتے تھے کہ اگر یہ شخص نبی ہوتا تو ایسا طرز عمل اختیار کرتا۔ (لوقا 7:39)

متذکرہ بالا اہم اسباب ہیں جن سے بنی اسرائیل نے ٹھوکر کھائی اور موعودہ نجات دھندہ کو رد کر دیا۔ کیونکہ کسی وہ ایسے مسیح کے منتظر تھے جو انہیں محکومی اور ذلت کے گڑھوں سے نکالے۔ شیاطین، دشمنان دین کا قلع قمع کر کے بیت المقدس آباد کرے اور دُنیا میں بادشاہت کی بنیاد رکھ سکے، اس صورت حال میں جب حضرت مسیحؑ نے صدق نیت اور خلوص باطن کی تعلیم دی۔ مریضوں کو شفا دی، کوڑھیوں کے کوڑھ دور کیئے اندھوں کی آنکھوں پر دست شفا پھیر کر انہیں بینا کیا۔ یہ خدا کا پیغمبر مسیحؑ تھا۔ جو تجدید دین موسوی کے لیے یروشلیم میں وارد ہوا۔ لیکن وہ یہود کسی ایسے مسیحؑ کا خواب دیکھ رہے تھے۔ جس کی آمد سے انہیں دُنیا جہاں کی بادشاہت مل جائے گی اور ساری دُنیا ان کے پاؤں کے نیچے ہوگی۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو ماننے سے یکسر انکار کیا اور کہا کہ مسیح ناصری جلیل (گلیل) کا باشندہ ہے۔ جلیل سے کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔

فکری تعارض:

اور واقعہ یہ ہے کہ یہود آج بھی ایسے ہی کسی مسیح کے منتظر ہیں، چنانچہ مسیح موعود کا عقیدہ ان کے بنیادی عقائد میں شامل ہے اور مندرجہ ذیل نکات پر قائم ہے:

''وہ عیسیٰ ابن مریمؑ جو مسیح بن کر آیا تھا اور جسے انہوں نے صلیب دے دیا تھا اور جس کے بارے مسیحی اور مسلم کہتے ہیں کہ دوبارہ آئے گا وہ ان یہودیوں کا مخالف ہوگا اس لیے وہ مسیح نہیں دجال ہے اور اب چونکہ عرش سے زمین تک یہودیوں کے لیے کوئی مددگار نہیں اس لیے اب ان تمام بشارتوں کے حصول کے لیے واحد امید وہ دجال ہے جسے ابلیس نے تیار کر رکھا ہے لہٰذا وہ سب سے بڑا دجال ہی ان کا مسیح ہے...... اسی کی حکومت مسیح کی حکومت ہے اسی کی حکومت کا دن خدا کی حکومت کا دن ہے وہی اسرائیل کی نجات کا دن ہے۔ اسی روز ہیکل کی تعمیر ہوگی اور صیہون آباد ہوگا...... یہی وہ بنیادی تصور ہے جسے ربی یوحنان بن ذکائی نے (68 AD) میں باضابطہ شکل دی''۔(1)

ساری دُنیا کے یہودی اب جس مسیح کی آمد کا انتظار اور جس کے لیے راہیں ہموار کر

1- اسرار عالم، دجال 131/1

رہے ہیں وہ دراصل دجال اکبر یعنی المسیح الدجال ہے۔ اور جس مسیح سے خائف ہیں اور جس کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو رہے ہیں وہ دراصل عیسیٰ ابن مریمؑ ہیں۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہودیوں نے مسیح کے سارے تذکرے کو بحال کر رکھا ہے اور اسے بیان کرتے ہیں لیکن اس سے ان کی مراد دجال اکبر ہوتی ہے اور جب اصلی مسیح کا ذکر کرتے ہیں تو دراصل اسے دجال اکبر میں مشخص کرتے ہیں۔ یہود ہر روز اپنے عبادت خانوں Synagogues میں مسیح کی آمد کے لیے دُعائیں کرتے ہیں:

Louis Jacob لکھتے ہیں:

"The doctrine of the Messiah, who will be sent by God to redeem israel and Usher in a new era in which all mankind will worship the true God, is one of the most distincitve of Judaism's teaching". (1)

"تصور مسیح یہودی تعلیمات کا نمایاں پہلو ہے جسے خداوند اسرائیل کی نجات اور نیا زمانہ شروع کرنے کے لیے بھیجے گا جس میں نسل انسانی سچے خداوند کی عبادت کرے گی"۔

یہودی دانشوروں اور ربیوں نے اس عقیدے کو بہت پروان چڑھایا، چنانچہ نامور یہودی دانشور Moses B.Maimonds (1150ء م) اس عقیدے پر اپنی پختگی کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

"I believe with complete faith in the coming of the Messiah, and even though he tarry neverthless I await him every day that he should come". (2)

"میرا مسیح کی آمد پر پختہ ایمان ہے اور اگر وہ دیر کرتا ہے تو بلاشبہ میں ہر روز اس کا منتظر ہوں کہ وہ آپہنچے"۔

1- Louis Jacob, A Jewish Thealogy. P: 292

الہامی پیشین گوئیاں، مسیح کو کیسے پہچانا جائے گا:

اگر مسیح آج آجائیں تو کیسے پہچانے جائیں گے کیا کوئی خاص علامات ہیں جن کی مدد سے ان کی شناخت ہو سکے گی۔ اس سلسلے میں یہودی دانشور اور ربی عہد نامہ قدیم کی مندرجہ ذیل آیات بطور علامات بیان کرتے ہیں کہ ان کی مدد سے مسیح پہچانا جائے گا۔

-1 مسح دیا ہوا (Anonited):

دیکھو میرا خادم جس کو میں سنبھالتا ہوں۔ میرا برگزیدہ جس سے میرا دل خوش ہے۔ میں نے اپنی روح اس پر ڈالی، وہ قوموں میں عدالت جاری کرے گا۔ (یسعیاہ 1:42)

خداوند کی روح مجھ پر ہے کیونکہ اس نے مجھے مسح کیا۔ (یسعیاہ 1:61)

-2 داؤد کی طرح شہنشاہ (Royal Like David):

میں تیرے بعد تیری نسل کو جو تیرے صلب سے ہوگی۔ کھڑا کر کے اس کی سلطنت کو قائم کروں گا۔ وہی میرے نام کا ایک گھر بنائے گا اور میں اس کی سلطنت کا تخت ہمیشہ کے لیے قائم کروں گا اور میں اس کا باپ ہوں گا وہ میرا بیٹا ہوگا...... اور تیرا گھر اور تیری سلطنت سدا ابنی رہے گی۔ تیرا تخت ہمیشہ کے لیے قائم کیا جائے گا۔

(2 سموئیل 7:12-16)

-3 موسیٰؑ کی مانند نبی (Prophet Like Moses):

خداوند تیرے لیے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ (استثناء 15:18)

-4 صیہون (Saviour):

دختر صیہون سے کہہ دے دیکھو تیرا نجات دینے والا آتا ہے۔ دیکھو اس کا اجر اس کے ساتھ اور اس کا کام اس کے سامنے ہے۔ (یسعیاہ 11:62)

-5 معجزات دکھانے والا (Performer of Miracles):

دیکھ تمہارا خدا سزا اور جزا لیے آتا ہے۔ ہاں خدا ہی آئے گا اور تم کو بچائے گا اس وقت اندھوں کی آنکھیں وا کی جائیں گی اور بہروں کے کان کھولے جائیں گے۔ تب

لنگڑے ہرن کی مانند چوکڑیاں بھریں گے اور گونگے کی زبان گائے گی۔ (یسعیاہ 6-4:35)

6- یروشلیم اور ہیکل میں داخلہ:

(Entrance into the Jerusalem and Temple)

دختر یروشلیم خوب للکار کیونکہ دیکھ تیرا بادشاہ آتا ہے۔ وہ صادق ہے اور نجات اس کے ہاتھ میں ہے۔ (زکریا 9:9)

دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا۔ وہ میرے آگے راہ درست کرے گا اور خداوند جس کے تم طالب ہو، ناگہان اپنے ہیکل میں موجود ہوگا۔ ہاں عہد کا رسول جس کے تم آرزومند ہو آئے گا۔ (ملاکی 1:3)

مسیح کی شناخت کے حوالے سے لوئیس جیکب لکھتے ہیں:

"If a king arises of the house of David, mediating in Torah and performing precepts like father David, in accordance with the written Torah and the Oral Torah and if he will wage the wars of the Lord, it can be assumed that he is the Messiah. If he suceeds in rebuilding the Temple and gathering the dispersed ones of israel, it will then be established beyond doubt that he is the Mwssiah. [1]

"اگر داؤد کے گھرانے سے کوئی بادشاہ ظہور کرتا ہے۔ تورات پر غور خوض کرتا ہے اور اپنے باپ داؤد کی طرح اوامر الٰہی سر انجام دیتا ہے جو داؤد نے تحریری اور زبانی تورات سے حاصل کئے...... مزید برآں وہ ہیکل کو تعمیر کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور جلا وطنوں کو اسرائیل میں اکٹھا کر لیتا ہے تو بلاشبہ وہی شخص "مسیح" ہے"۔

ایلیاہ بطور پیش رو:

یہودی دانشور یہ توقع رکھتے ہیں کہ مسیح موعود کی آمد سے پہلے ایلیاہ بطور پیش رو آئیں گے۔ جس کی وضاحت ملاکی نبی کے صحیفے سے ہوتی ہے۔

1- Louis Jacobs, A Jewish Theology. P: 295.

دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پہلے میں ایلیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا اور وہ باپ کا دل بیٹے کی طرف اور بیٹے کا باپ کی طرف مائل کرے گا۔ (ملاکی 3:4-5)

مسیح کب آئے گا:

انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجنز میں "Jewish Messianism" کا مقابلہ نگار رقمطراز ہے:

"Who would appear at the end of days and usher in the Kingdom od God, the restoration of Israel or what ever dispensation was considered to be the ideal state of the world" (1)

"جو آخری دنوں میں ظاہر ہوگا اور حکومت الٰہی کے قیام کا سلسلہ شروع کرے گا اور اسرائیل کو بحال کر کے دنیا کی مثالی سلطنت بنا دے گا"۔

مسیح کا دن:

یہودی عقائد کے مطابق مسیح کے دن کی اصطلاح سے مراد وہ وقت ہے۔ جس میں ان تمام نبوتی پیشین گوئیوں کی تکمیل ہوگی۔ جن کا تعلق داؤد کے جانشین (مسیح) حکومت سے ہے۔

"The time when the prophetic preditions regarding the reign of the descendant of David find their fulfilment". (2)

"وہ عہد ہوگا جس میں داؤد کے جانشین کی حکومت کے متعلق پیشین گوئیاں تعبیر پائیں گی"۔

1- R.J Zwo Werblowsky, Enayclopaedia of Religion. V, 9: 472

2- The Jewish Encyclopaedia V: 5. P: 213

''مسیح کا دن'' یعنی مسیح کی حکومت کا آغاز Armilus کے قتل سے ہوگا۔ خدائی حکومت قائم ہوگی۔ اسرائیل کے ساتھ سلامتی کا عہد باندھا جائے گا۔ ان کو فراوانی اور عزت بخشی جائے گی۔ عدل و انصاف کا دور دورہ ہوگا۔ اور اس دور کو دو مسیحائی (Messanic Era) کے نام سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

Great Religions of Modern World میں "Judaism" کا مقالہ نگار اس مسیحائی دور کی مندرجہ ذیل خصوصیات بیان کرتا ہے:

"The Messianic era will not be merely one of material prosperity and sensual pleasure but of general affluence and peace, enabling the Jewish people to devote their lives with out care or anxiety to the study of Torah and universal wisdom, so that by their teaching the may lead all mankind to the knowledge of God and make them also share in the bliss of world to come. (1)

''دور مسیحائی صرف مادی لحاظ سے خوشحالی کو دور نہیں ہوگا جبکہ عام خوشحالی اور امن ہو گا۔ اس میں یہودی کسی پریشانی کے بغیر اپنی زندگیاں بسر کر سکیں گے اور ہر غم سے پاک ہو کر تورات کی تعلیم اور عالمگیر دانش کو جاری رکھ سکیں گے۔ تاکہ ان کی تعلیمات نسل انسانی کو خداوند کی طرف لا سکیں اور وہ آنے والے دور کی برکات سے مستفید ہو سکے''۔

یہودی عقائد کے مطابق مسیح اپنی آمد کے مندرجہ ذیل امور سرانجام دے گا۔

1- In the future the king Messiah will arise and renew the Davidic dynasty, restoring it tp its initial sovereignty. He will rebuild the "Temple" and gather dispersed remnant of Israel". (2)

1- Edward J.Jurji, The Great Religions of the Modern World. P: 244.

2- Grant R. Jeffrey, Princess of Darkness, P: 42

"مستقبل میں شاہ مسیح آئے گا اور داؤد کے تخت کو بحال کرے گا اس کی ابتدائی خودمختاری بھی، پھر ہیکل کو تعمیر کرے گا اور منتشر اسرائیلوں کو اکٹھا کرے گا"۔

2- To defeat Armilus and to attain the ultimate victory over Stanic power.

"Armilus کو شکست دے گا تا کہ بدی کی قوتوں پر ابدی فتح حاصل ہو"۔

3- "All the nations of the world recognize him as their spirtual leader and ruler, and he becomes a veritable pantocrator or world ruler."(1)

"دُنیا کی تمام اقوام اسے اپنا مذہبی رہنما اور آقا تسلیم کریں گے اور وہ دُنیا کا حقیقی بادشاہ بن جائے گا"۔

عہد نامہ قدیم کی مندرجہ ذیل آیات مسیح کے دن یا دور مسیحائی پر روشنی ڈالتی ہیں۔

"اور میں خداوند کا خدا ہوں گا اور میرا بندہ داؤد ان کا فرمانروا ہوگا......اور میں ان کے ساتھ صلح کا عہد باندھوں گا اور سب درندوں کو ملک سے نابود کروں گا وہ بیابان میں سلامتی سے رہا کریں گے اور جنگلوں میں سوئیں گے"۔

(حزقی ایل 34:24-25)

"اور میرا بندہ داؤد ان کا بادشاہ ہوگا ان سب کا ایک ہی چرواہا ہوگا اور وہ میرے احکام پر چلیں گے اور میرے آئین کو مان کر عمل کریں گے......اور میں ان کے ساتھ سلامتی کا عہد باندھوں گا جو ان کے ساتھ ابدی عہد ہوگا اور میں ان کو بساؤں گا اور فراوانی بخشوں گا اور ان کے درمیان اپنے مقدس کو ہمیشہ کے لیے قائم کروں گا"۔ (حزقی ایل 37:24-26)

"تب عدالت قائم ہوگی اور اس کی سلطنت اس لئے لیں گے کہ اسے ہمیشہ کے لیے نیست و نابود کر دیں اور تمام آسمان کے نیچے سب ملکوں کی سلطنت

1- F. Goizueta, Future History, p: 15,16

اور مملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالیٰ کے مقدس لوگوں کو بخشی جائے گی
اور تمام مملکتیں اس کی خدمت گار اور فرمانبردار ہوں گی"۔ (دانیال 7:26-27)
"اور خداوند اپنے خدا کو اور اپنے بادشاہ داؤد کو ڈھونڈیں گے اور آخری
دنوں میں ڈرتے ہوئے خداوند اور اس کی مہربانی کے طالب ہوں گے"۔

(ہوسیع 5:3)

"اس روز خداوند یروشلیم کے باشندوں کی حمایت کرے گا اور ان میں سے
ان کا سب سے کمزور اس روز داؤد کی مانند ہوگا اور داؤد کا گھرانا خدا کی مانند
یعنی خدا کے فرشتہ کی مانند جوان کے آگے آگے چلتا ہے اور میں اس روز
یروشلیم کی سب مخالف قوموں کی ہلاکت کا قصد کروں گا اور میں داؤد کے
گھرانے اور یروشلیم کے باشندوں پر فضل اور مناجات کی روح نازل کروں
گا"۔ (زکریاہ 12:8-10)

مسیح کا انتقال:

یہودی عقائد کے مطابق مسیح شیطانیت اور استبداد سے نجات دلائے گا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کرے گا اور عدالت و انصاف کو قائم کرے گا۔ پھر اس کا انتقال ہو جائے گا اور ایک وارث چھوڑ جائے گا۔

"He must be regarded as a mortal being and one who restored the Davidic dynasty. He will die and leave a son as his successor. Who will in turn die and leave the throne to his heir."[1]

"اسے بھی عام آدمی کی طرح فانی تسلیم کیا جائے گا یہ وہی شخص ہوگا جس سے سلطنت داؤد بحال ہوگی وہ وفات پا جائے گا اور اپنا ایک بیٹا بطور جانشین چھوڑ جائے گا۔ وہ بھی اپنی باری پر انتقال کر جائے گا اور جانشین چھوڑ جائے گا"۔

1- Edward J. Jurji. The Great Religions of Modern word, Judaism. P: 243

اب تک ہونے والی گفتگو کو چند نکات میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔

1- یہودیوں کی ارض موعود (1) میں واپسی ہو چکی ہے۔

2- اب کسی بھی وقت اسرائیل کے دشمن اپنے اتحادیوں سمیت اسرائیل پر حملہ کریں گے اس خوفناک جنگ کو یاجوج ماجوج کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

3- اس جنگ میں خدا خود مداخلت کرے گا اور اسرائیل کے دشمنوں کو نیست و نابود کرے گا اور دُنیا اس کی تقدیس کرے گی۔

4- مسیح موعود کی آمد سے پہلے ایلیاہ بطور پیش رو آئیں گے اور لوگوں کو مسیح کی آمد کے استقبال کے لیے تیار کریں گے۔

5- مسیح بن یوسف (Messiah B Josph) کا ظہور ہو گا جو اسرائیل کو اکٹھا کریں گے۔ ہیکل کی تعمیر کریں گے اور ہیکل میں خدا کی عبادت کریں گے۔

6- Armilus (دجال) کا ظہور ہو گا اور وہ اپنی فوج کے ساتھ یروشلیم میں مسیح بن یوسف پر حملہ کرے گا۔ جس میں بنی اسرائیل کو شکست ہو گی اور بہت سے افراد مارے جائیں گے۔ اس کے بعد مسیح بن داؤد Messiah B David (جو کہ مسیح موعود ہیں) کا ظہور ہو گا اور وہ Armilus کو جنگ میں شکست دیں گے۔ ہیکل کو تعمیر کریں گے۔ بعد ازاں بنی اسرائیل دور مسیحائی میں داخل ہوں گے۔

7- دوسرے نقطہ نظر کے حامل دانشوروں کا خیال ہے کہ اس جنگ میں مسیح بن یوسف کے بالمقابل یاجوج اپنے اتحادیوں کے لشکر سمیت ہو گا اور مسیح بن یوسف کو قتل کرے گا۔ پھر خدا خود مداخلت کرے گا اور اسرائیل کے دشمنوں کو شکست دے گا۔ اس کے بعد مسیح بن داؤد (David Messih B) کا ظہور ہو گا اور بنی اسرائیل کے مردوں کو زندہ کریں گے۔

1- یہودیوں کے نزدیک 1948ء میں اسرائیل کے قیام کے بعد ارض موعود میں واپسی کی پیش گوئی پوری ہو چکی ہے۔ ”خداوند فرماتا ہے کہ میں اپنی قوم اسرائیل اور یہوداہ کی اسیری کو موقوف کروں گا...... اور میں ان کو اس ملک میں واپس لاؤں گا جو میں نے ان باپ دادا کو دیا تھا اور وہ اس کے مالک ہوں گے“۔ (یرمیاہ 3:30)

یہودیوں کا مستقبل کا لائحہ عمل:

یہودیوں کا خیال ہے کہ خدا نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ بنی اسرائیل کو ان کے ملک میں دوبارہ آباد کرے گا۔

''لیکن میں پھر اسرائیل کو اس کے مسکن میں لاؤں گا...... اور یہوداہ کے گناہوں کا پتہ نہ چلے گا، کیونکہ میں جن کو باقی رکھوں گا ان کو معاف کروں گا''۔ (یرمیاہ 20,19:50)

''اے اسرائیل گھبرانہ جانا کیونکہ دیکھ میں تجھے دور سے اور تیری اولاد کو اسیری کی سرزمین سے چھڑاؤں گا اور یعقوب واپس آئے گا اور آرام و راحت سے رہے گا اور کوئی اسے نہ ڈرائے گا''۔ (یرمیاہ 10:30)

''اور وہ قوموں کے لیے ایک جھنڈہ کھڑا کرے گا اور ان اسرائیلیوں کو جو خارج کئے گئے ہوں جمع کرے گا اور سب بنی یہوداہ کو جو پراگندہ ہوں گے۔ زمین کی چاروں طرف سے فراہم کرے گا''۔ (یسعیاہ 11:12)

اور وعدہ تقریباً دو ہزار سال کی جلاوطنی کے بعد 1948ء میں اسرائیل کے قیام کے ساتھ پورا ہو چکا ہے۔ چنانچہ اب یہود مستقبل کے ایک منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ اس منصوبے کے دو اہم اجزاء ہیں۔

ایک مسجد اقصیٰ اور قبۃ الصخرۃ کو ڈھا کر ہیکل سلیمانی[1] (Temple of solomon) پھر سے تعمیر کرنا ہے۔ دوسرا یہ کہ اس پورے علاقے پر قبضہ کیا جائے۔ جسے اسرائیل اپنی

1- حضرت سلیمانؑ نے خدا کی عبادت اور اس کے حضور قربانی پیش کرنے کے لیے 966-959ق۔م ہیکل تعمیر کیا جو کہ ہیکل سلیمانی کے نام سے مشہور ہوا۔ 586ق۔م میں جب بابل کے بادشاہ بخت نصر نے یروشلیم پر قبضہ کیا تو اس نے ہیکل کی اینٹ سے اینٹ بجادی 539ق۔م ایرانی فاتح سائرس نے جب بابل فتح کیا تو اس نے یہودیوں کو یروشلیم میں آباد ہونے کی اجازت دی۔ داریوس (دارا) اول نے زربابل کو یہودیہ کا گورنر مقرر کیا اس نے حجی نبی، زکریاہ نبی اور سردار کاہن یشوع کی نگرانی میں نئے سرے سے ہیکل تعمیر کیا 64-66ء میں جب یہودیوں نے رومی حکومت کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کیا تو 70ء میں طیطس (رومی شہنشاہ) نے یروشلیم پر حملہ کر دیا، لاکھوں یہودی قتل ہوئے اور ہیکل کو تباہ کر دیا۔ اس کے بعد آج تک ہیکل دوبارہ تعمیر نہیں ہو سکا۔

میراث سمجھتا ہے۔اب ان دونوں اجزاء کی وضاحت کرتے ہیں۔

”جہاں تک ہیکل کی تعمیر کا تعلق ہے تو اس پر باوجود قادر ہونے کے دو وجوہات کی بنا پر عمل نہیں کر رہا“۔

1- ایک وجہ یہ ہے کہ اسرائیل اور اس کے حواریوں کو عالم اسلام کے شدید ردِ عمل کا اندیشہ ہے۔

2- دوسری وجہ یہ ہے کہ خود یہودیوں کے اندر مذہبی بنیاد پر اس مسئلے میں اختلاف ہے آرتھوڈوکس یہودیوں کا خیال یہ ہے کہ ہیکل کی تعمیر نو مسیح ہی آ کر کرے گا۔ جب تک وہ نہ آ جائے ہمیں اس کا انتظار کرنا چاہئے۔

“Very orthodox, groups who do not accept the legitimacy of the state of asrael some may live even in the land, but they take no part in the political process and they continue to wait for divine deliverence. (1)

”راسخ العقیدہ یہودی اسرائیل کی قانونی حیثیت کو نہیں مانتے وہ بھی اسی زمین پر رہتے ہیں لیکن کسی سیاسی عمل میں دخل اندازی نہیں کرتے اور مسلسل الہامی نجات کے منتظر ہیں“۔

“The strictly orthodox continue to pray that God will send his messiah to bring the final golden age, to gather in the remnance of the Jewish people, to resurrect the dead and to exercise final Judgment”.(2)

”راسخ العقیدہ یہود مسلسل دعائیں کر رہے ہیں کہ خداوند مسیح کو بھیج دے تا کہ وہ سنہرے دور کو مکمل کرے اور منتشر یہودیوں کو اکٹھا کرے۔ مردوں کو زندہ کر سکے تا کہ ابدی انصاف قائم ہو“۔

جبکہ دوسری طرف کنزرویٹوز (Conservative) اور ریفارمز کا خیال ہے (اسی

1- Dem chom-Sherbok judaism P: 96

2- Dem.Cohm-SherbokJudaism P: 96-97

گروپ کے ہاتھ میں اسرائیل کا اقتدار ہے) کہ قدیم بیت المقدس اور دیوار گریہ پر قبضہ کے بعد ہم دور مسیحائی میں داخل ہو چکے ہیں۔

چنانچہ Dem.Cohm-Sherbok لکھتے ہیں:

They under stand the Messianic age as a time of truth, Justice, and peace which would be achieved by education, economic reforms and scientific discovery. (1)

"وہ دور مسیحائی کو سچ، انصاف اور امن سے تعبیر کرتے ہیں ان کے نزدیک یہ مقاصد تعلیم، معاشی اصلاحات اور سائنسی ایجادات سے حاصل ہوں گے"۔

1- لیکن ان تمام عقائد اور خیالات کے باوجود صرف اور صرف مسلمانوں کے متوقع شدید ردعمل کے پیش نظر یہودی اب تک ہیکل کی تعمیر سے رکے ہوئے ہیں اور اگر کسی شدت پسند گروہ نے ایسا کرنے کی کوشش بھی کی ہے تو حکومت اسرائیل نے اس کو روکا ہے۔

2- اس منصوبے کا دوسرا جزیہ ہے کہ "میراث کے علاقے پر کلیتاً قبضہ کیا جائے۔ میراث کے ملک سے مراد اسرائیل کی وہ حدود ہیں، جو حضرت سلیمانؑ کے دور حکومت میں تھیں۔

"اور سلیمان دریائے فرات سے فلسطینیوں کے ملک تک اور مصر کی سرحد تک سب مملکتوں پر حکمران تھا وہ اس کے لیے ہدیئے لاتی تھیں اور سلیمان کی عمر بھر مطیع رہیں"۔ (1-سلاطین 21:4)

چنانچہ اسرائیل کی پارلیمنٹ کی پیشانی پر یہ الفاظ کندہ ہیں:

"اے اسرائیل تیری سرحدیں نیل سے فرات تک ہیں"۔

دنیا میں صرف اسرائیل ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جس نے کھلم کھلا دوسری قوموں کے ملک پر قبضہ کرنے کا ارادہ عین پارلیمنٹ کی عمارت پر ثبت کر رکھا ہے۔ کسی دوسرے

1- Ebid P: 97

ملک نے اسی طرح اعلانیہ اپنی جارحیت کے ارادوں کا اظہار نہیں کیا ہے۔

اسرائیلی دانشور دن رات اسی سوچ بچار میں ہیں کہ وہ کس طرح اپنے مستقبل کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنا سکیں گے۔ تاکہ مسیح موعود (دجال) کی آمد کی راہ ہموار ہو سکے۔

مسیحیت کا دجال کے بارے میں نقطہ نظر

مسیحیت بلحاظ آبادی دُنیا کا سب سے بڑا مذہب ہے۔ اس کے پیروکار دُنیا کے تقریباً تمام ممالک میں پائے جاتے ہیں اور کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں عیسائیت کے قدم نہ پہنچے ہوں۔ اس کے پیروکار تعداد، سیاسی قوت اور معاشی اثر ونفوذ کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس مذہب نے تاریخ پر دور رس اثرات ڈالے ہیں اور آج بھی ہر لحاظ سے قابل توجہ ہے دوسرے مذاہب کی طرح مسیحیت بھی مختلف عقائد کی حامل ہے۔ جن کا تعلق انسان کی معاشرتی و معاشی اور مذہبی زندگی سے ہے۔ مذہبی زندگی کے حوالے سے عقائد دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن کا تعلق اس دُنیا سے ہے جس کو دار العمل کہا جاتا ہے۔ دوسری قسم عقائد کی وہ ہے جن کا تعلق آخر دُنیا اور اس کے بعد کی زندگی سے ہے۔ سر دست ہمارا موضوع وہ عقائد ہیں جن کا تعلق آخر دُنیا سے ہے یعنی دُنیا کے آخری ہونے کے وقت کیا واقعات وقوع پذیر ہوں گے۔ جن کو ہم آسان لفظوں میں قیامت کی نشانیاں کہتے ہیں۔ دُنیا کے دوسرے مذاہب کی طرح مسیحیت میں بھی قیامت کی نشانیوں کا ذکر ہے۔ چنانچہ جب حضرت عیسیٰ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھے تو ان کے شاگردوں نے ان سے پوچھا کہ

''تیرے آنے اور دُنیا کے آخری ہونے کا نشان کیا ہوگا''۔

تو یسوع نے جواب میں کہا کہ خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں

گے اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کے افواہ سنو گے۔ خبردار! گھبرا نہ جانا کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہوگا کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے۔ اور بھونچال آئیں گے۔ لیکن یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہی ہوں گی۔ اس وقت لوگ تم کو ایذا دینے کے لیے پکڑوائیں گے اور میرے نام کی خاطر سب قومیں تم سے عداوت رکھیں گی اور اس وقت بہتیرے ٹھوکر کھائیں گے اور ایک دوسرے کو پکڑوائیں گے اور ایک دوسرے سے عداوت رکھیں گے اور بہت سے جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں اور بہتیروں کو گمراہ کریں گے اور بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتیروں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی مگر جو آخر تک برداشت کرے گا وہ نجات پائے گا اور بادشاہی کی اس خوشی کی منادی تمام دُنیا میں ہوگی تا کہ سب قوموں کے لیے گواہی ہو، تب خاتمہ ہوگا۔" پس جب تم اس اجاڑنے والی مکروہ چیز کو جس کا ذکر دانی ایل نبی کی معرفت ہوا۔ مقدس مقام میں کھڑا ہوا دیکھو (پڑھنے والا سمجھ لے) تو جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں پر بھاگ جائیں جو کوٹھے پر ہوں وہ اپنے گھر کا اسباب لینے نیچے کو نہ اتریں۔ اور جو کھیت میں ہوں وہ اپنا کپڑا لینے کو پیچھے نہ لوٹے، مگر افسوس ان پر جو ان دنوں میں حاملہ ہوں اور دودھ پلاتی ہوں۔ میں دعا کروں گا کہ تم کو جاڑے میں یا سبت کے دن بھاگنا نہ پڑے۔ کیونکہ اس وقت ایسی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے اب تک ہوئی نہ کبھی ہوگی۔ اور اگر وہ دن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا۔ مگر برگزیدوں کی خاطر وہ دن گھٹائے جائیں گے۔ اس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے وہاں ہے تو یقین نہ کرنا کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں۔ دیکھو میں نے پہلے تم سے کہہ دیا ہے پس اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا یا دیکھو وہ کوٹھڑیوں میں ہے تو یقین نہ کرنا"۔ (متی 24-4:27)

ان آیات میں اس مصیبت کا بیان ہے جو مسیح کی آمد ثانی سے قبل ہوگی۔ جسے

اصطلاح میں بڑی مصیبت Great Tribulation(1) کہا جاتا ہے۔ مسیحی عقائد کے مطابق اس کا کل عرصہ سات سال ہے۔ مکاشفہ کے ابواب 4 تا9 میں بھی اسی بڑی مصیبت کا ذکر ہے لیکن وہاں اس مصیبت کے لیے استعاری زبان استعمال کی گئی ہے اور سات مہروں، سات نرسنگوں اور سات پیالوں جیسے استعارے استعمال کیے گئے ہیں۔

اس مصیبت کے دوران وفادار، ایمان داروں کو بڑی بڑی شخصی آزمائشوں کا تجربہ ہوگا۔ جتنے بھی خداوند کے وفادار ہوں گے۔ قومیں ان کے خلاف نہایت نفرت اور عداوت بھری مہم چلائیں گی۔

اس بڑی مصیبت کے زمانے میں ہی مخالف مسیح (Antichrist) کا ظہور اور ہرمجدون کی جنگ ہوگی۔

''بڑی مصیبت کا خاتمہ بادشاہ کی جلالی آمد پر ہوگا۔ کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا...... اس وقت سب قومیں پیٹیں گی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتا دیکھیں گی''۔

(متی 24:27,30)

آج کل ذرائع نشر و اشاعت ان افراد کو اپنے پروگراموں میں نمایاں جگہ دیتے ہیں جو ان نظریات (جنگ ہرمجدون اور مخالف مسیح) کی تبلیغ کرنے میں پیش پیش ہیں۔

چنانچہ اگلے صفحات میں ہم ان عقائد کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے ان کے پس منظر اور موجودہ حالات کو سامنے رکھیں گے تاکہ کوئی ابہام پیدا نہ ہو۔

ہرمجدون اور عیسائی مذہبی ادب:

لفظ ہرمجدون پچھلے چند برسوں سے ذرائع ابلاغ کی زینت بن رہا ہے اور اس لفظ کو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے۔ چنانچہ ہرمجدون کا جائزہ لینے کے لیے ہم اس کو چار حیثیتوں سے دیکھیں گے۔ جغرافیائی طور پر، تاریخی طور پر، پیشینگوئی کے طور پر اور حقیقی تجربے کے طور پر اس کا جائزہ لیا جائے گا۔

جغرافیائی تجزیہ:

ہرمجدون عبرانی زبان کا لفظ ہے اور یوحنا (1) کے علاوہ کسی نے اس لفظ کو استعمال نہیں کیا۔

"It is compound of two Hebrew words, "ar" mountain, and "Megiddo". It means literally section of a mountain range that runs northwest and southwest across Plaestine between the Jordon and the Mediterranean. On the extreme northwest is Mountcarmel, at the southeast is Mount Gilbo, in the center is Mount Megiddo. To the north of the range is the vallery of Jazreel, drained by the river Kishon. To the south are the plains of sharon. The center of that entire region of mountain, plain and valley, is Megiddo, Armageddon".(2)

"یہ دو عبرانی الفاظ "ہر" پہاڑ اور "مجید" [وادی] کا مجموعہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فلسطین کے درمیان ایک ایسا پہاڑی سلسلہ جو شمال مغرب اور جنوب مغرب میں اردن اور بحیرہ متوسط تک پھیلا ہوا ہے اس کے انتہائی جنوب مغرب میں کارمل کا پہاڑ جبکہ جنوب مشرق میں کوہ گلبوہ ہے۔ اور درمیان میں مجدون کا پہاڑ ہے۔ اس کے شمال میں وادی یزرعیل ہے جس میں سے دریائے کشن نکلتا ہے اس کے جنوب میں شیرون کا میدان ہے۔ پہاڑوں کے اس مکمل علاقے کے مرکز مجیدو کو، ہرمجدون کہتے ہیں"۔

1- عہدِ جدید کی آخری کتاب کا مصنف

1- Albert H. Baldinger D.D, Sermons on Revelation, P-188

تاریخی تجزیہ:

بنی اسرائیل کی تاریخ میں اس علاقے کو خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔

ڈاکٹر دانی ایل بخش لکھتے ہیں:

"یہ وہ میدان جنگ ہے جہاں بنی اسرائیل کی تاریخ کی بڑی بڑی جنگیں لڑی گئیں ہیں"۔ (1)

عہد نامہ قدیم میں کئی مرتبہ اس علاقے میں ہونے والی جنگوں کا ذکر آیا ہے۔

"بادشاہ آکر لڑے تب کنعان کے بادشاہ تعناک میں مجدون کے چشموں کے پاس لڑے"۔ (قضاۃ 19:5)

"شاہ مصر نکوہ شاہ اسور پر چڑھائی کرنے کے لیے دریائے فرات کو گیا اور یوسیاہ بادشاہ اس کا سامنا کرنے کو نکلا سو اس نے اسے دیکھتے ہی مجدون میں قتل کیا"۔

(2-سلاطین 30,29,23)

شاہ یہوداہ اخزیاہ نے یہ دیکھا تو وہ باغ کی بارہ دری کی راہ سے نکل بھاگا اور یاہو نے اس کا پیچھا کیا اور کہا کہ اسے بھی رتھ ہی میں مار دو...... اور وہ مجدون کو بھاگا"۔

(2-سلاطین 27:9)

"اس روز بڑا ماتم ہوگا ہد درمون کے ماتم کی مانند جو کہ مجدون کی وادی میں ہوا"۔

(زکریا 11:12)

اس تاریخی اہمیت کے پیش نظر Albert D.D لکھتے ہیں:

"Armegeddon has been a chosen place of encampment in very contest carried on in palestine from the days of Nebuchadnezzar, king of assyria, to the disastrous march of Nepolien bonapart from Egypt to Syria. Warriors of every nation under heaven, have pitched their tents on the

---

1. ڈاکٹر دانی ایل بخش، جلالی کلیسا، صفحہ: 249

plain of Esderaelon and have beheld their banners wet with the dews of mountains. What Marathon is in Greek history that was Armageddon in Israel's history." (1)

"ہرمجدون، فلسطین میں اسوری شہنشا نبوکدنزر کے دور سے لیکر نپولین بوناپارٹ کی مصر سے شام کو تباہ کن پیش قدمی تک، فوجوں کے پڑاؤ کے لیے پسندیدہ جگہ رہی ہے"۔ ہر قوم کے جنگجوؤں نے اپنی فوجوں کے خیمے اسدرلون کے میدان میں لگائے اور اپنے جھنڈوں کو ان پہاڑوں کی شبنم سے تر کیا نیز جس طرح میراتھن تاریخ یونان میں ایک اہم مقام ہے اسی طرح ہرمجدون کا میدان تاریخ بنی اسرائیل میں ایک پہچان رکھتا ہے"۔

ہرمجدون بطور پیشین گوئی:

مسیحی مذہبی ادب میں یہ لفظ صرف یوحنا کا مکاشفہ میں ملتا ہے۔

"اور انہوں نے ان کو اس جگہ جمع کیا جس کا نام عبرانی میں ہرمجدون ہے"۔

(یوحنا16:16)

یہ لفظ مسیحیوں کی زندگی بالخصوص بنیاد پرست مسیحیوں کی زندگی میں انتہائی اہم ہو گیا ہے اور بطور عقیدہ اپنایا گیا ہے جس کی تعریف کیتھولک انسائیکلوپیڈیا میں کچھ یوں بیان کی گئی ہے:

"The place where, the devil and his two antichrist will summon the king of earth for the final battle with forces of good".(2)

"ایسا مقام جہاں شیطان اور دو مخالف مسیح، زمین کے بادشاہ کو نیکی کی قوتوں سے فیصلہ کن جنگ کے لیے بلائیں گے"۔

Sean P. Kealy اس کی تعریف کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

1- Albert H. Baldinger D.D, Sermons on Revelation, P-189

2- The New Catholic Encyclopaedia v-1, P-823

"It is named as the site for the decisive battle at the end of the world". (1)

"اسے دنیا کے اختتام پر فیصلہ کن جنگ کی جگہ کا نام دیا گیا ہے"۔

انسائیکلو پیڈیا آف امریکانا میں اس کی تعریف یوں بیان ہوئی ہے:

"Armageddon, is the name given in the new testament to the battlefield where the forces of good and evil will meet on Judgement day in the final struggle for supermacy". (2)

"ہرمجدون، عہد نامہ جدید میں اس میدان جنگ کو دیا گیا نام ہے۔ جہاں نیکی اور بدی کی قوتیں یوم حساب کو برتری کے لیے آخری کوشش کریں گی"۔

مذکورہ بالا تعریفات کی روشنی میں ایک متعین تعریف مندرجہ ذیل ہوسکتی ہے۔

"ہرمجدون Armageddon وہ عظیم جنگ ہوگی، جو مسیحی عقیدے کے مطابق ریاست اسرائیل کے علاقہ میں شر اور خیر کے درمیان ہوگی"۔ (3)

اس عقیدے کے اثبات کے لیے بائبل کی بہت سی آیات سے استدلال کیا جاتا ہے۔ مثلاً "قوموں کے درمیان اس بات کی منادی کرو۔ لڑائی کی تیاری کرو۔ بہادروں کو برانگیختہ کرو۔ جنگی جوان حاضر ہوں۔ وہ چڑھائی کریں...... اے اردگرد کی قوموں جلد آکر جمع ہو جاؤ"۔ (یوایل 11.9:3)

"تب وہ شر ظاہر ہوگا جسے خدا اپنی زبان کی طاقت سے ختم کردے گا اور اس کے آنے کی چمک دمک سب کو غارت کرے گی"۔ (2۔ تھسلنیکیوں 8:2)

"اور آخر تک لڑائی رہے گی اور بربادی مقرر ہو چکی ہے"۔ (دانیال 27:9)

1- Sean P. Kealy, The Collegevile pastoral Dictionary of Biblical theology, P-47

2- گریس ہالسل، خوفناک جدید صلیبی جنگیں، صفحہ ۲۰

3- Encyclopaedia of American, v-2, P-29

''اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے خبردار! گھبرا نہ جانا کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضروری ہے لیکن اس وقت تک خاتمہ نہ ہوگا''۔ (متی 6:24)

''اور میں اپنے سب پہاڑوں سے اس پر تلوار طلب کروں گا خداوند فرماتا ہے اور ہر ایک انسان کی تلوار اس کے بھائی پر چلے گی''۔ (حزقی ایل 21:39)

''اور اس روز یروشلم میں بڑا ماتم ہوگا۔ ہد درمون کے ماتم کی مانند جو مجدون کی وادی میں ہوا''۔ (زکریا 11;12)

جنگ ہرمجدون عملی طور پر:

ہرمجدون، مخالف مسیح اور یسوع المسیح کی آمد ثانی کے عقائد آپس میں سخت انداز (Inextricably) میں الجھے ہوئے ہیں اور ان عقائد کی الگ الگ تشریح خاصا مشکل کام ہے۔ اور مسیحی مفسرین کے ہاں بھی ان تشریح میں بہت زیادہ وضاحت نہیں ہے۔ تاہم دستیاب معلومات کے مطابق اس آخری عظیم جنگ کا منظر نامہ کچھ یوں بنتا ہے۔

Hall Lindsay کہتے ہیں:

"History must be moving to its climax. The Jews have come back to their promised land; soon the Temple will be rebuilt when that happens the day of Armageddon is near and world will plunge to ruin in nuclear and enviormental catastophe". [1]

''تاریخ اپنے منطقی انجام کو پہنچتی ہے یہودی ارض موعود میں واپس لوٹ چکے ہیں جلد ہی ہیکل تعمیر ہوگا جب یہ سارا عمل مکمل ہوگا وہ ہرمجدون کا دن ہوگا اور دنیا جوہری اور ماحولیاتی جنگ میں کود پڑے گی''۔

یوایل نبی نے کہا تھا:

1- With Reference, John.M Court, Revelation, P-62

"قوموں کے درمیان اس بات کی منادی کرادو۔لڑائی کی تیاری کرو، بہادروں کو برانگیختہ کرو، جنگی جوان حاضر ہوں۔ وہ چڑھائی کریں اپنے ہل کی پھالوں کو پیٹ کر تلواریں بناؤ اور ہنسوؤں کو پیٹ کر بھالے"۔ (یوایل ۳: ۹،۱۰)

پروفیسر ڈاکٹر دانی ایل بخش لکھتے ہیں کہ:

1- دس بادشاہوں کا اتحاد جن کا سربراہ حیوان [مخالف مسیح] ہوگا۔
اور یہ ایک عالمگیر قسم کی حکومت ہوگی۔ مثلاً مغربی یورپ (یورپی یونین)

2- شمال سے روس اور اس کے اتحادی یا مددگار۔

3- مشرق کے بادشاہ (چین اور اس کے اتحادی)

4- جنوب کے بادشاہ جن میں شمالی افریقہ کی فوجیں ہوں گی۔

5- خداوند یسوع المسیح اور اس کی آسمانی فوجیں جو خدا کے لوگوں کی مدد کے لیے آنی ہیں۔

یوایل نبی کی پیش گوئی کے مطابق یہ جنگ صرف مجدون شہر یا وادی تک محدود نہ رہے گی، بلکہ یہوسفط کی وادی تک بڑھ جائے گی۔ جسے یوایل فیصلہ کی وادی (انفصال) کہتا ہے، یہاں ممسوح دنیا کی فوجوں کو برباد کر کے اپنی سلطنت قائم کرے گا"۔ (1)

(یوایل ۳: ۹-۱۴)

ممکنہ جنگی منظر نامہ:

Grant R. Jeffrey اس ممکنہ جنگ کا منظر نامہ کچھ یوں کھینچتے ہیں:

"بڑی مصیبت کے آخری سال جنگ و جدل کے ہوں گے۔ مخالف مسیح ظاہر ہو گا، لوگوں کو گمراہ کرنے کا آغاز کرے گا۔ اس جنگ کے شروع ہوتے ہی حضرت مسیح بادلوں پر آئیں گے اور ایماندار بادلوں میں اڑ کر آپ کا استقبال کریں گے اور یوں ایماندار اس جنگ کی ہولناکیوں سے محفوظ رہیں گے یہ عقیدہ Rapture کہلاتا ہے۔ بہت سی اقوام اس کے خلاف بغاوت کریں گی۔ بابلیون چرچ کی فتح کے بعد مخالف مسیح اپنی توجہ یورپ اور مڈل ایسٹ پر کرے گا۔

1- ڈاکٹر، دانی ایل بخش، جلالی کلیسا، ص، ۵۱-۲۵۰

''پھر میں نے اس اژدھے کے منہ سے اور حیوان کے منہ سے اور جھوٹے نبی کے منہ سے تین ناپاک روحیں مینڈکوں کی صورت میں نکلتی دیکھیں۔ یہ شیطان کی نشانیاں دکھانے والی روحیں ہیں جو قادر مطلق خدا کے روز عظیم کی لڑائی کے واسطے جمع کرنے کے لیے ساری دنیا کے بادشاہوں کے پاس نکل کر جاتی ہیں اور انہوں نے اس کو اس جگہ جمع کیا جس کا عبرانی نام ہرمجدون ہے''۔ (مکاشفہ ۱۶:۱۳،۱۴،۱۶)

''یہ شیطانی روحیں ''زمین کی بادشاہ'' کہلائیں گی تا کہ وہ آخری جنگ عظیم کے لیے اپنی فوجیں اسرائیل میں جمع کریں پہلے جنوب کا بادشاہ (مصر اور اس کے اتحادی) اسرائیل میں مخالف مسیح کی فوجوں پر حملہ کریں گے۔ پھر شمال کا بادشاہ (شام اور روس) اپنی فوجوں کو شمال سے اچانک حملہ کرنے کے لیے لائے گا۔ خاتمہ کے وقت شاہ جنوب مخالف مسیح کی سازش کا شکار ہو کر اس (شاہ شمال) پر حملہ کرے گا''۔

''اور شاہ شمال رتھ اور سوار اور بہت سے جہاز لے کر گرد باد کی مانند اس پر چڑھ آئے گا اور ممالک میں داخل ہو کر سیلاب کے مانند گزر جائے گا''۔ (دانیال ۱۱:۴۰)

''مخالف مسیح اس صورت حال کا علم ہونے پر تیزی سے جوابی حملہ کرے گا اور ان دونوں کو تباہ و برباد کر دے گا اور جنگ کا پہلا راؤنڈ مخالف مسیح اپنے ظلم اور سازش کے سبب جیت جائے گا اور دانیال کی پیشین گوئی کے مطابق ملکوں اور شہروں کو فتح کرے گا''۔

مخالف مسیح کی افواج:

اس کے بعد مخالف مسیح اپنے اتحادیوں سمیت (مغربی اقوام) (1) اپنی افواج کو اسرائیل میں مستحکم کرے گا، اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ آخری جنگ اس Promised Land میں ہی لڑی جائے گی۔ مخالف مسیح کی فوجیں لیبیا، ایتھوپیا اور شمالی افریقہ پر قبضہ کر کے اس کو مستحکم کریں گی۔

مخالف مسیح افواج مصر اور اسرائیل کو بھی فتح کریں گے، مگر دانیال نبی کی پیشین گوئی کے مطابق:

1- یورپی یونین، امریکہ کے بنیاد پرست عیسائی اسے مخالف مسیح کہتے ہیں۔

''لیکن ادوم، موآب اور بنی عمون کے خاص لوگ اس کے ہاتھ سے چھڑا لیے جائیں گے''۔ (دانیال ۴۲:۱۱)

ممکن ہے کہ وہ اس کے اتحادی بن جائیں گے۔

مشرق کے بادشاہوں کی فوج:

اس وقت جب مخالف مسیح اپنے باغیوں کے خلاف فتح حاصل کر چکا ہوگا، اسے ایسی خبریں ملیں گی کہ مشرق اور شمال میں ایک بہت بڑی فوج حرکت میں آ رہی ہے، چنانچہ اس کی پریشانی میں اضافہ ہوگا۔ کیونکہ مشرق کے شہنشاہ کی فوج دو سو ملین افراد پر مشتمل ہوگی۔

''لیکن مشرق اور شمال سے افواہیں اسے پریشان کریں گی اور وہ بڑے غضب سے نکلے گا کہ بہتوں کو نیست و نابود کر دے''۔ (دانیال ۴۴:۱۱)

مشرق سے مراد چین اور ایشیا کی دوسری اقوام ہیں ہوسکتا ہے کہ کل کو وہ اتحادی بن جائیں اور اس قدر بڑی فوج لے آئیں۔ چین کی اپنی فوج (ریزرو) ایک سو ملین سے زائد ہے۔ یہ دو سو ملین افراد کی فوج دریائے فرات کو عبور کرے گی۔

''اور چھٹے نے اپنا پیالہ بڑے دریا یعنی فرات پر الٹا اور اس کا پانی سوکھ گیا تاکہ مشرق سے آنے والے بادشاہوں کے لیے راہ تیار ہو جائے''۔ (مکاشفہ ۱۲:۱۶)

یہ دو سو ملین افراد کی ناقابل یقین فوج (مشرق کی فوج) شمالی اسرائیل میں یزرعیل کی وادی کی طرف چلے گی اور راستہ میں شہروں اور قصبوں کو فتح کرتی ہوئی آئے گی۔ مشرق کی فوج اور مخالف مسیح کی فوج کے درمیان ہونے والی یہ جنگ اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ اگلے ہزار برس Millinium دُنیا پر حکومت کون کرے گا۔

آخری جنگ عظیم:

اس آخری جنگ کا محور و مرکز شمالی اسرائیل میں ہرمجدون کا میدان ہوگا، اگرچہ جنگ کا آخری راؤنڈ وہیں پر ہوگا مگر یہ جنگ ایشیا شمالی افریقہ یورپ اور مڈل ایسٹ کو

اپنی لپیٹ میں لے گی۔

لاکھوں افراد اس خونی جنگ میں مارے جائیں گے، کیونکہ جدید ترین ہتھیار قوموں کو قتل کرنے کے لیے استعمال کئے جائیں گے۔ جب اقوام اپنے نقصان کا اندازہ لگائیں گی تو 90 فیصد سے زائد لوگ اس جنگ میں مارے جا چکے ہوں گے۔ یہ تباہی اس قدر خوفناک ہو گی زندہ بھی مردوں جیسے ہو جائیں گے۔ یوحنا رسول نے پیشین گوئی کی ہے کہ اس موقع پر یسوع المسیح اپنی مقدس افواج کے ساتھ زمین پر آئیں گے اور مخالف مسیح اور بدی کو نیست کرنے کے لیے ان کی یہ آمد شخصی طور پر ہو گی۔

"اور پھر میں نے اس حیوان اور زمین کے بادشاہوں اور ان کی فوجوں کو اس گھوڑے کے سوار اور اس کی فوج سے جنگ کرنے کے لیے اکٹھا دیکھا"۔ (مکاشفہ ۱۹:۱۹)

ان گنت فوج جو کہ تمام دنیا سے اکٹھی ہو گی مقدسوں کی فوج پر حملہ کرے گی۔ جس کی قیادت یسوع المسیح کر رہے ہوں گے۔

باوجود بہت بڑی فوجی طاقت کے مخالف مسیح اور مشرق کی فوجیں شکست کھائیں گی اور یسوع کی طاقت سے نیست و نابود ہو جائیں گی۔

"اور وہ حیوان اور اس کے ساتھ جھوٹا نبی پکڑا گیا جس نے اس کے سامنے ایسے نشان دکھائے تھے، جن سے اس نے حیوان کی چھاپ لینے والوں اور اس کے بت کی پرستش کرنے والوں کو گمراہ کیا تھا۔ وہ دونوں آگ کی اس جھیل میں ڈالے گئے۔ جو گندھک سے جلتی ہے اور باقی اس گھڑ سوار کی تلوار سے جو اس کے منہ سے نکلتی تھی، قتل کئے گئے اور سب پرندے ان کے گوشت سے سیر ہو گئے"۔ (مکاشفہ ۱۹:۲۰)

مخالف مسیح کی شکست اور خاتمہ:

اس بات سے قطع نظر کہ جنگ عظیم چھوٹی ہو یا طویل، مقدس افواج کی آمد کے بعد آخری فتح یسوع المسیح کی ہو گی۔ یوحنا کے خطوط میں مخالف مسیح کی شکست اور یسوع المسیح کی فتح کا ذکر یوں کیا گیا ہے۔

"اس وقت وہ بے دین ظاہر ہو گا جسے خداوند یسوع اپنی منہ کی پھونک سے ہلاک

اور اپنی آمد کی تجلی سے نیست کرے گا"۔ (تھسلنیکیوں ۲:۸)

دانیال نبی نے بھی مخالفِ مسیح کی اس Superneturel شکست کی پیشگوئی کی ہے۔

"وہ بادشاہوں کے بادشاہ سے بھی مقابلہ کرنے کے لیے اٹھ کھڑا ہوگا لیکن بے ہاتھ ہلائے شکست کھائے گا"۔ (دانیال ۸:۲۵)

مخالفِ مسیح کی شکست کے بعد دنیا میں امن وچین اور خوشحالی کا ایک نیا اور روشن دور شروع ہوگا یسوع المسیح اپنے لوگوں کے توسط سے حکمرانی کرے گا۔ یہودی قوم توبہ کرے گی۔ اور مسیح کی پیروی کرے گی۔ (1)

بنیاد پرست مسیحیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ

"Armageddon کی جنگ کے بعد صرف ایک لاکھ چوالیس ہزار یہودی بچیں گے یہ لوگ جن میں مرد، عورتیں اور بچے شامل ہوں گے، حضرت عیسیٰؑ کے آگے جھک جائیں گے۔ چونکہ نئے نئے عیسائی بنیں گے اس لیے ان میں سبھی بالغ افراد فوراً عیسیٰؑ کے فرامین کی تبلیغ شروع کر دیں گے"۔ (2)

بنیاد پرست مسیحیوں کے ہاں اس عقیدے پر اتنی شدت ہے کہ ان کے نزدیک یہ جنگ بہت جلد ہونے والی ہے امریکہ کے سابق صدر رونلڈ ریگن کہتے ہیں:

"موجودہ نسل بالتحدید ہرمجدون کا معرکہ دیکھے گی" (3) کچھ ہی سالوں میں ہر چیز اپنے انجام تک پہنچ جائے گی۔ عنقریب بہت بڑا عالمی معرکہ ہوگا یعنی ہرمجدون یا مجیدو کے میدان کا معرکہ ہوگا"۔ (4)

اصول پرست عیسائیوں کے لیڈر جیری فولویل (Gerry Foloyal) کہتے ہیں:

"ہرمجدون ایک حقیقت ہے اور یہ حقیقت مرکبہ ہے لیکن اللہ کا شکر ہے کہ یہ ایک خاتمہ عام ہوگا"۔ (5)

1- صفحہ ۱۰۰ سے ۱۰۳ تک کے مضمون کی تیاری کے لیے مندرجہ ذیل کتب Princedss of Darkness (333-342), Future History (38-55) اور جلالی کلیسا سے مدد لی گئی۔

2- گریس ھالسل، خوفناک جدید صلیبی جنگ، صفحہ ۹۰

3- بحوالہ امین محمد جمال الدین مترجم پروفیسر خورشید عالم، امت مسلمہ کی عمر، صفحہ 22

4- ایضاً   5- ایضاً

"عیسائیوں کی طرح ہمارا ایمان ہے کہ کچھ عرصہ بعد تاریخ انسانی ہرمجدون نامی معرکہ کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گی اس معرکہ کے سر پر حضرت مسیح کی واپسی کا تاج ہوگا۔ حضرت مسیح واپس آ کر زندوں اور مردوں پر ایک ساتھ حکومت کریں گے"۔ (1)

ہرمجدون بطور تمثیل:

بعض مسیحی علماء کے نزدیک ہرمجدون سے مراد ایک مخصوص مقام پر ایک خوفناک جنگ نہیں ہے، بلکہ یہ تو اس کیفیت کا نام ہے جو خیر اور شر کے درمیان جاری ہے اس لیے یہ جنگ کسی مخصوص مقام پر نہیں بلکہ پوری دنیا میں لڑی جا رہی ہے۔

"The field of Armageddon is no where, it is every where the battlefield is the world".(2)

"مجدون کوئی میدان جنگ نہیں ہے پوری دنیا ہی اس کو میدان جنگ ہے"۔

Sean P. Kealy بھی اس کو بطور تمثیل دیتے ہیں:

"Certainly Megiddo was for the author of Revelation the best symbol for the final defeat of evil". (3)

"یقیناً بدی کی شکست کے لیے مکاشفہ کے مصنف کے لیے بہترین علامت تھی"۔

اس نقطہ نظر کی وضاحت Albert H. Baldinger کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

"Armogeddon will not be a single unprecedent battle of shot duration. It is a war-a-war age long and world-wide, fought with moral and spirtual and intelectual weapons. It has been in progress for centuries and will continue for

1- گریس ھالسل، خوفناک جدید صلیبی جنگ، صفحہ ۹۲

2- Albert H. Baldinger, Sermons on Revelation, P-191

3- Sean P.Kealy, The Collegeville Pastoral Dictionary of Bilbical theology. P

generation yet to come. In the progress of that war nations may rise against nation and kingdom against kingdoms, and there may be famine and earthequake in diverse places, these things are but incidents, episode in that greater struggle which continues through the ages and will finally and in the complete triumph of the light over darkness truth over error, good over evil there will be no armistice in that war, no resting on our arms while the leader stalk things overcome to terms, no opportunity to quibble about repartions. And there is no discharge in that war. It goes on night and day, it will continue through the years. Until, He comes whose right is it to reign". (1)

"ہر مجدون ایک مختصر جنگ نہیں ہے یہ ایک لمبی اور عالمگیر جنگ کا نام ہے۔ جو روحانی، اخلاقی، ذہنی ہتھیاروں کے ساتھ لڑی جائے گی اور آنے والی کئی نسلیں اسے جاری رکھیں گی۔ اس لڑائی کے تسلسل میں قومیں ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہوں گی۔ سلطنتیں، سلطنتوں کے خلاف ہوں گی۔ اور زلزلوں کی صورت میں عذاب کئی مقام پر آئیں گے یہ واقعات اس جدوجہد کا تسلسل ہوں گے جو صدیوں سے جاری ہے اور یہ اس وقت مکمل ہو گی جب بدی پر غلبہ حاصل کر لیا جائے گا اور سچائی اس پر چھا جائے گی اور ان میں کوئی صلح نہیں ہو گی اور اس جنگ میں کوئی ایسا موقع نہیں ہو گا جس میں کمی پوری کرنے کے لیے کوئی تنفیذ ہو اور اس لڑائی میں حوصلے پست نہیں ہوں گے اور یہ لڑائی دن رات جاری رہے گی۔ پھر سالوں سال چلے گی اس وقت تک کہ جب تک وہ "مسیح" نہ آجائے جس کو حکمرانی کرنے کا حق ہے"۔

1- Albert H. Baldinger, Sermonson on Revelation, P-193

پہلی فصل کا خلاصہ یوں ہے کہ مسیحی عقائد کے مطابق ہرمجدون کے میدان میں معرکہ خیر و شر ہو گا۔ جس میں ایک طرف تو مخالف مسیح اپنے اتحادیوں کے سمیت موجود ہو گا جبکہ دوسری طرف مسیح اپنے مقدسوں کی فوج کے ساتھ ہوں گے۔ اس جنگ میں مخالف مسیح کی افواج کو شکست ہو گی اور یسوع المسیح ہزار سالہ بادشاہت کا آغاز کریں گے۔ بعض افراد کی رائے یہ ہے کہ ہرمجدون مخصوص جنگ نہیں بلکہ یہ اس کشمکش کا نام ہے جو خیر و شر کے درمیان جاری ہے۔

آمد مخالف مسیح:

مخالف مسیح (دجال) کے متعلق کئی باتیں مسیحیت میں حیرت ناک ہیں۔

1- متعین طور پر کسی ایک یا ایک سے زائد اشخاص کے بارے میں تینوں متناسب اناجیل (متی، مرقس، لوقا) خاموش ہیں، جبکہ مسیحی عقائد کے مطابق، یہی اناجیل حضرت مسیح کی آمد ثانی کے دوبارہ آنے کی بات کہتی ہیں۔

2- یوحنا کی انجیل کسی ایسے تذکرے سے خالی ہے، جس کا انطباق دجال پر ہو سکے۔

3- مخالف مسیح (دجال) کا ذکر متعین طور پر یوحنا کے پہلے مراسلہ First Epistol of John میں ملتا ہے۔

''اے لڑکو! یہ اخیر وقت ہے اور جیسا تم نے سنا ہے کہ مخالف مسیح آنے والا ہے..... کون جھوٹا ہے سوائے اس کے جو یسوع کے مسیح ہونے کا انکار کرتا ہے۔ مخالف مسیح وہ ہے جو باپ اور بیٹے کا انکار کرتا ہے''۔ (1-یوحنا ۲:۱۸)

اسی طرح یوحنا کے دوسرے مراسلہ میں ہے۔

''بہت سے ایسے گمراہ کرنے والے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جو یسوع مسیح کے مجسم ہونے کا اقرار نہیں کرتے۔ گمراہ کرنے والا مخالف مسیح یہی ہے''۔ (2-یوحنا ۱:۷)

ایک اور تذکرہ ملتا ہے، جہاں کسی ایسے آنے والے کو لادینیت کا آدمی Man of Lawlessness اور تباہی کا بیٹا The Son of Pridition کہا گیا ہے۔

''کسی طرح سے اس کے فریب میں نہ آنا کیونکہ وہ دن نہیں آئے گا، جب تک

پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو۔ جو مخالفت کرتا ہے اور ہر ایک سے خدا یا معبود کہلاتا ہے"۔ (تھسلنیکیوں ۲:۳-۴)

انجیل متی میں بھی مخالف مسیح کی طرف اشارہ ملتا ہے:

"یسوع نے جواب میں ان سے کہا خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کرے کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے"۔ (متی ۲۴:۴-۵)

انجیل یوحنا میں بھی مخالف مسیح کی طرف اشارہ ملتا ہے:

"میں اپنے باپ کے نام سے آیا ہوں اور تم مجھے قبول نہیں کرتے اور اگر کوئی اپنے ہی نام سے آئے تو اسے قبول کرلو گے"۔ (یوحنا ۵:۴۳)

عہد نامہ عتیق میں مخالف مسیح کے القابات:

بائبل میں بہت سے مقامات پر خیر وشر کے درمیان تضاد اور ازلی جنگ کے بارے میں پیشین گوئیاں کی ہیں۔ پیدائش سے لے کر ملاکی تک انبیاء بنی اسرائیل نے اس خدا دشمن (مخالف مسیح) کی طرف اشارہ کیا اور مختلف خطابات سے نواز کر اس کے ظاہر ہونے اس کے کردار اور مسیح کے ہاتھوں شکست ہونے کی پیشین گوئی کی۔

یہ خطاب مخالف مسیح کی فطرت اور کردار کو ظاہر کرتے ہیں۔

شیطان کی نسل:

"اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تو اس کی ایڑی پر کاٹے گا۔

(پیدائش ۳:۱۵)

چھوٹا سینگ:

"میں نے ان سینگوں پر غور سے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ ان کے درمیان سے ایک اور چھوٹا سینگ نکلا ہے جس کے آگے پہلوں میں سے تین سینگ جڑ سے اکھاڑے

گئے ہیں اور کیا دیکھتا ہوں کہ اس سینگ میں انسان کی سی آنکھیں ہیں اور ایک منہ ہے، جس سے گھمنڈ کی باتیں نکلتی ہیں''۔ (دانیال ۷:۸)

ترش رو بادشاہ:

''اور ان کی سلطنت کے آخری ایام میں جب خطار کار لوگ حد تک پہنچ جائیں گے تو ایک ترش اور رمز شناس بادشاہ پیدا ہو گا یہ بڑا زبردست ہو گا لیکن اپنی قوت سے نہیں اور عجیب طرح سے برباد کرے گا...... اور زور آور اور مقدس لوگوں کو ہلاک کرے گا''۔

(دانیال ۸: ۲۳، ۲۴)

آنے والا شہزادہ:

''اور باسٹھ ہفتوں کے بعد وہ ممسوح قتل کیا جائے گا اور اس کا کچھ نہ رہے گا اور ایک بادشاہ آئے گا جس کے لوگ شہر اور مقدس کو مسمار کریں گے اور اس کا انجام گویا طوفان کے ساتھ ہو گا اور آخر تک لڑائی رہے گی اور بربادی مقدر ہو چکی ہے''۔

(دانیال ۹:۲۶)

متکبر بادشاہ:

''اور بادشاہ اپنی مرضی کے مطابق چلے گا اور تکبر کرے گا اور سب معبودوں سے بڑا بنے گا اور اِلٰہوں کے الٰہ کے خلاف بہت سی باتیں کہے گا''۔ (دانیال ۱۱:۳۶)

عہد نامہ جدید میں مخالف مسیح کے القابات:

بائبل (عہد نامہ جدید) میں متی سے لے کر مکاشفہ تک اس خدا دشمن کے بارے میں خبردار کیا گیا ہے جو مصیبت کے دنوں میں مسیحی متبعین کو ظلم کا نشانہ بنائے گا۔ عہد نامہ جدید میں بعض رسولوں نے اس کو (مخالف مسیح) کے خطاب سے نوازا ہے جس کے ذریعے، اس کی شخصیت کو بیان کیا گیا ہے۔ جبکہ کچھ نئے خطابات بھی مخالف مسیح کو دیئے گئے ہیں۔ عہد نامہ جدید کی یہ پیشین گوئیاں مخالف مسیح کے اقتدار میں آنے اور اس کی ظلم کی حکومت سے متعلق خبردار کرتی ہیں۔

گناہ کا آدمی، ہلاکت کا فرزند:

”کسی طرح کسی کے فریب میں نہ آنا کیونکہ وہ دن نہیں آئے گا جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو“۔ (2۔ تھسلنیکیوں ۲:۳)

پہلا سوار، سفید گھوڑے پر سوار:

”اور میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس کا سوار کمان لیے ہوئے ہے۔ اسے ایک تاج دیا گیا اور وہ فتح کرتا ہوا نکلا تاکہ اور بھی فتح کرے“۔

(مکاشفہ ۶:۲)

سفید گھوڑے کی تمثیل بیان کرنے کے متعلق مسیحی علماء کا خیال ہے کہ مخالف مسیح شروع میں اپنے آپ کو امن کا نمائندہ ظاہر کرے گا اور اس امن کے ذریعے لوگوں کو دھوکہ دے گا مگر یہ صرف ظاہر امن ہو گا اور اندرون خانہ اپنی منفی سرگرمیوں کو جاری رکھے گا اور جلد ہی لال رنگ کے گھوڑے کی شکل اختیار کر لے گا جو زمین سے امن کا خاتمہ کرے گا۔

”پھر ایک اور گھوڑا نکلا جس کا رنگ لال تھا، اس کے سوار کو یہ اختیار دیا گیا کہ زمین پر سے صلح اٹھا لے تاکہ لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں اور اسے ایک بڑی تلوار دی گئی“۔ (مکاشفہ ۶:۴)

سمندری حیوان:

”اور میں نے ایک حیوان کو سمندر میں سے نکلتے ہوئے دیکھا اس کے دس سینگ اور سات سر تھے اور ان سینگوں پر دس تاج تھے اور اس کے سروں پر اہانت کے نام لکھے تھے اور جو جانور میں نے دیکھا وہ چیتے کی طرح تھا اور اس کے پاؤں بھالو کی طرح اور منہ شیر کا سا تھا اور اژدھا نے اسے اپنی طاقت اپنا تخت اور عظیم اقتدار دے رکھا تھا اور میں نے اس کے سروں میں سے ایک پر ایسا بھاری زخم لگا ہوا دیکھا۔ گویا وہ مرنے والا ہو پھر اس کا مہلک زخم اچھا ہو گیا اور ساری زمین کے لوگ اس جانور کے پیچھے پیچھے

حیرت کرتے ہوئے چلنے لگے اور اژدھا کی پرستش کرنے لگے کہ اس جانور کی طرح کون ہے۔ کون اس سے لڑسکتا ہے؟ اور اسے بڑے بول بولنے اور اہانت کرنے والا ایک منہ دیا گیا اور اسے بیالیس مہینے کام کرنے کا اختیار دیا گیا اس نے خدا کی اہانت کرنے کے لیے منہ کھولا تا کہ اس کا نام اور اس کے خیمے اور جو آسمانوں میں رہتے ہیں ان کی اہانت کرے اور اسے یہ اختیار دیا گیا کہ مقدس لوگوں سے لڑنے اور ان پر فتح پائے اور اسے ہر ایک قبیلے زبان اور قوم پر اختیار دیا گیا اور زمین کے وہ سب رہنے والے جن کے نام اس برہ کی کتاب حیات میں لکھے نہیں گئے۔ جو بنای عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے۔ اس حیوان کی پرستش کریں گے۔ جس کے کان ہوں وہ سنے جس کو قید ہونے والی ہے۔ وہ قید میں پڑے گا جو کوئی تلوار سے قتل کرے گا وہ ضرور تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ مقدسوں کے صبر اور ایمان کا یہی موقع ہے"۔ (مکاشفہ ۱۳:۱-۱۰)

ڈاکٹر دانی ایل بخش لکھتے ہیں:

"حیوان ایک سیاسی لیڈر ہوگا جسے شیطان دنیا کے سامنے لائے گا۔ اس کے دس سینگ سے مراد دس قوموں یا بادشاہوں کا اتحاد ہے۔ سات سر کامل ذہانت کی عکاسی کرتے ہیں اور سات سر، سات لیڈر بھی ہو سکتے ہیں اور دس تاج اسے عالمگیر بادشاہ ظاہر کرتے ہیں۔ یہ سیاسی رہنما ایک ڈکٹیٹر ہوگا اور اس کے سر پر کفر کے نام ہوں گے۔ چونکہ یہ سیاسی رہنما دنیا سے مطالبہ کرے گا کہ میں خدا ہوں میری پرستش کرو۔ لہٰذا یہ کفر ہے...... [نیز] حیوان ایک شخص ہوگا مگر اس کی حیوانی فطرت کے سبب اس کا نام حیوان ہے۔ (1)

زمینی حیوان:

"اور پھر میں نے ایک اور حیوان کو زمین میں سے نکلتے ہوئے دیکھا اس کے برہ کے سے دو سینگ تھے اور اژدھا کی طرح بولتا تھا اور یہ پہلے حیوان کا سارا اختیار اس کے سامنے کام لاتا تھا اور زمین اور اس کے رہنے والوں سے اس پہلے حیوان کی پرستش کراتا

1- ڈاکٹر دانی ایل بخش، جلالی کلیسا، صفحہ: ۲۰۸

تھا۔ جس کا زخم کاری اچھا ہو گیا تھا اور وہ بڑے بڑے نشان دکھاتا تھا۔ یہاں تک کہ آدمیوں کے سامنے آسمان سے زمین پر آگ نازل کر دیتا تھا اور زمین کے رہنے والوں کو ان نشانیوں کے سبب سے جن کو اس حیوان کے سامنے دکھانے کا اختیار دیا گیا تھا، اس طرح گمراہ کر دیتا تھا کہ زمین کے رہنے والوں سے کہتا تھا کہ جس حیوان کے تلوار لگی تھی اور وہ زندہ ہو گیا اس کا بت بناؤ اور اسے اس حیوان کے بت میں روح پھونکنے کا اختیار دیا گیا تا کہ وہ حیوان کا بت بولے بھی اور جتنے لوگ اس حیوان کے بت کی پرستش نہ کریں۔ ان کو قتل بھی کروائے اور اس نے سب چھوٹے بڑوں، دولتمندوں اور غریبوں، آزادوں اور غلاموں کے داہنے ہاتھ ان کے ماتھے پر ایک چھاپ کرا دی تا کہ اس کے سوا جس پر نشان یعنی اس حیوان کا نام یا اس کے نام کا عدد ہو اور کوئی خرید و فروخت نہ کر سکے، حکمت کا یہ موقع ہے جو سمجھ رکھتا ہے وہ اس حیوان کا عدد گن لے۔ کیونکہ وہ آدمی کا عدد ہے اور اس کا عدد چھ سو چھیاسٹھ ہے"۔ (مکاشفہ ۱۳:۱۰۔۱۸)

ولیم میکڈونلڈ لکھتے ہیں:

"باب ۱۳ کے تعلق سے جو سب سے بڑا سوال اٹھایا جاتا ہے یہ کہ پہلے اور دوسرے حیوان میں سے کون سا مخالف مسیح ہے۔ بنیادی طور پر پہلے حیوان کے مخالف مسیح ہونے کے حق میں دلیل یہ ہے کہ وہ اصرار کرتا ہے کہ خدا کی طرح میری پرستش کی جائے جو لوگ کہتے ہیں کہ دوسرا حیوان مخالف مسیح ہے۔ وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ کوئی یہودی کبھی کسی غیر قوم کو مسیح موعود کے طور پر قبول نہیں کر سکتا اور چونکہ دوسرا حیوان یہودی ہو گا اس لیے وہی جھوٹا مسیح ہو گا"۔ (1)

666 ایک پراسرار عدد:

یہ عدد بہت دلچسپ اور پراسرار ہے اس نے بہت سی آراء اور بے بنیاد قیاس آرائیوں کو جنم دیا۔

فادر عمانوئیل عاصی لکھتے ہیں:

1- ولیم میکڈونلڈ، مترجم جیکب سموئیل، تفسیر الکتاب، (عبرانیوں۔ مکاشفہ) صفحہ ۴۲۶

"اصلاح کلیسا کے بعد تعصب اور نفرت سے یہ عدد چند پروٹسٹنٹ حلقوں نے پاپائے اعظم (POP) کو دیا بعد ازاں جرمن کے ہٹلر کو دیا گیا یہ دونوں مثالیں متن سے دور اور سیاق وسباق سے بالکل الگ تھلگ ہیں...... یہ عدد قیصر نیرو کا عبرانی زبان میں عدد ہے عبرانی میں "نیرون قیصر" ہے...... [اسلیے] چھ سو چھیاسٹھ کا عدد نیرون قیصر کے لیے ہے جو پہلا رومی شہنشاہ تھا جس نے مسیحیوں کو بے حد اذیت دی اور جو ۵۴ء سے ۶۸ء کے لگ بھگ شہنشاہ تھا ویسے تو جمع کرنے کی بات ہے کسی کا نام بھی یہ عدد بن سکتا ہے!!! ویسے یہ ظلم تشدد اور بدی کی علامت ہے"۔ (1)

"اس حیوان...... کا عدد...... چھ سو چھیاسٹھ ہے۔ انسان کا عدد ہے یہ حقیقت کہ یہ عدد سات سے بقدر ایک کم ہے ظاہر کرتی ہے کہ انسان خدا کے جلال یا خدا کی کاملیت سے محروم ہے۔ تین چھ بڑائی یا گناہ کی تثلیث کو ظاہر کرتے ہیں"۔ (2)

مخالف مسیح (Antichrist) کا مفہوم:

جہاں تک (Antichrist) کی بات ہے تو یہ ایک یونانی اصطلاح ہے جس میں Anti کا مفہوم ہے کسی کی مخالفت میں (overagainst) یا بجائے (Instead of) چنانچہ ولیم بارکلے لکھتے ہیں:

Anti is a Greek preposition which can mean either against or inplace of. (3)

"اینٹی ایک یونانی اصطلاح ہے جس سے مراد مخالفت یا اس کی جگہ پر موجود ہونا ہے"۔
اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

The simplest way to think of it is that christ is the incarnation of God and goodness and Antichrist is the

1- فادر عمانوئیل عاصی، ۷۷۷، اور ۶۶۶ مکاشفہ کا پس منظر، صفحہ ۱۵۷۔۱۵۶

2- ولیم مکڈونلڈ، مترجم جیکب سموئیل، تفسیر الکتاب، (عبرانیوں۔ مکاشفہ) صفحہ ۴۲۶۔۴۲۵

3- William Baclay, The Letters of John and Jude, P-61

incarnation of the devil and evil. [1]

"اس کے بارے میں بہترین طریقے سے سوچنا یہ ہے کہ مسیح سے مراد خداوند اور نیکی کی قوتوں کی موجودگی اور مخالف مسیح سے مراد بدی اور اس کی قوتوں کا اکٹھ ہے"۔

"مخالف مسیح"......عقیدہ:

مسیحی عقائد کے مطابق مسیح کی آمد ثانی سے پہلے چند واقعات وقوع پذیر ہونا ضروری ہیں۔ ان میں سے ایک مخالف مسیح کا ظہور ہے یہ شخص خود تو شیطان نہیں البتہ شیطان کا چیلا ہوگا، چونکہ خدا کی مخالفت گناہ ہے اور یہ خدا کی مخالفت کی طرف بلائے گا اس لیے اسے گناہ کا شخص بھی کہتے ہیں۔

گاڈفری بی۔ رابنس اور اسٹیفن ایف۔ ونورڈ لکھتے ہیں:

"یہ گناہ کا شخص یا مخالف مسیح کون ہے ابتداء ہی سے اس کی تفسیر کرنے میں اختلاف رہا ہے...... ہمارا نظریہ یہ ہے کہ گو مخالف مسیح کی روح گذشتہ زمانہ میں مختلف طریقوں سے سرگرم عمل اور موجود رہی ہے۔ لیکن اس پیشین گوئی کی مرکزی تکمیل ہنوز تشنہ لب ہے اور مخالف مسیح ابھی تک ظاہر نہیں ہوا"۔ (2)

ڈاکٹر آر۔ اے ٹوری اس عقیدے کی وضاحت کچھ یوں کرتے ہیں:

"خدا کے کلام میں صاف طور پر یہ بتایا گیا ہے کہ شیطان کا ذاتی نمائندہ ایک طاقتور بادشاہ اس زمین پر آئے گا...... اس کی حکومت کے دن نہایت ہی خوفناک ہوں گے لیکن اس کی حکومت تھوڑے عرصہ کی ہوگی اور وہ بری طرح شکست کھائے گا"۔ (3)

کیتھولک انسائیکلوپیڈیا میں مخالف مسیح (Antichrist) کو کچھ یوں بیان کیا گیا ہے:

"Antichrist one opposed to the work of God, especially that accomplished in Jesus the Messiah (Christ)". (4)

1- Ibid

2- گاڈفری سی رابنس، اسٹیفن ایف ونورڈ مترجم وکلف اے سنگھ، شاہ آسمانی کی آمد ثانی، ص ۹۳

3- ڈاکٹر آر۔ اے ٹوری مترجم جان مقبول، خداوند مسیح کی آمد ثانی، ص ۵۸

4- New Catholic Encyclopaedia, v-1, P-616

”مخالف مسیح سے مراد وہ جو خداوند کے افعال کا مخالف ہے۔ خاص طور پر وہ افعال جو مسیح نے سرانجام دیئے ہیں“۔

اس عقیدے کی قدامت کے متعلق W. Barclay لکھتے ہیں:

"That is an Idea which is as old as religion itself". (1)

”یہ عقیدہ اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ مذہب خود ہے“۔

مخالف مسیح کی خصوصیات:

مخالف مسیح بہت سی خصوصیات کا حامل ہوگا۔ جن کے ذریعے اپنے شر کو پھیلائے گا۔ اس کو کائنات کی اشیاء پر غیر معمولی دسترس حاصل ہوگی اور اس کی قوت کا یہ عالم ہوگا کہ ”ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرلیں“۔ (متی ۲۴:۲۴)

چنانچہ اس حقیقت کے پیشِ نظر مسیحی علماء نے مخالف مسیح کی چند خصوصیات بیان کی ہیں تا کہ اس کی پہچان آسان ہو اور مسیحی اس کے شر اور فتنہ انگیزی سے محفوظ رہ سکیں۔

H.A. Ironisde مخالف مسیح کی خصوصیات مندرجہ ذیل بناتے ہیں:

1- "The Antichrist must be a Jew, otherwise he would not be owned by Israel as their Messiah.

2- "He is to rise up in the land of Palestine, not in Italy; in Jerusalem, and in Rome.

3- "He is to be acknowledge by the mass of the Jews as their king and religious Leader". (2)

1- ”مخالف مسیح یہودی ہوگا ورنہ وہ اسرائیلی (یہود) اسے اپنا مسیح تسلیم نہیں کریں گے۔

2- وہ فلسطین کی سرزمین پر ابھرنے والا ہے۔ اٹلی، یروشلیم اور روم میں نہیں۔

1- W.Barclay, Sermons on the Revelation, P-61

2- H.A.Ironised, Lectures on the book of Revelation, Derived from P-249

3- یہودی قوم کی بہت بڑی تعداد اسے اپنا بادشاہ اور مذہبی رہنما تسلیم کرتا ہے"۔

مخالف مسیح کا تاریخی جائزہ:

اس عقیدے کے پسِ منظر میں اور اس کی بیان کردہ خصوصیات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے مسیحی علماء نے اپنے تمام مخالفین حتیٰ کہ خود اپنے اندر فرقوں کو جن میں باہم اختلاف تھا۔ Antichrist کا لقب دیا۔

"This Polemic was continued and intansified in the writers of Protestant reformation who often identified the Roman Catholic Church with anti-christ". (1)

"یہ زبانی جنگ جاری ہے اور پروٹسٹنٹ اصلاح پسندوں میں شدت اختیار کر گئی ہے جو رومن کیتھولک چرچ کو مخالف مسیح تصور کرتے ہیں"۔

سب سے پہلے یہ خطاب رومی شہنشاہ Nero کو دیا گیا۔ چنانچہ مکاشفہ میں جن جانوروں کا ذکر ہے سب سے پہلے ان کا مصداق Nero کو ٹھہرایا گیا۔

William Barclay رقم طراز ہیں:

"All down history there have been these identification of human figures with antichrist the Pope, Nepolean, Mussalini, Hitler, have all in their days received this identification". (2)

"انسانی تاریخ میں پوپ، نپولین، مسولینی اور ہٹلر کو ان کے ادوار میں مخالف مسیح قرار دیا جاتا رہا ہے"۔

A. Mcbride اور O. Pream لکھتے ہیں:

1- Zachary Hayes, The Collegeville Pastoral Dictionary of Biblical Theology, P-36

2- W.Barclay, Second Letters of John and Jude, P-63

"We have already seen this in contemporary history with be personality cults of Hitler, Mao, stalin, and more recently, with sadam-Hussain". [1]

''ہم اپنی موجودہ تاریخ میں ہٹلر، سٹالن اور حال ہی میں صدام حسین کو بطور مخالف مسیح تصور کرتے ہیں''۔

گریس ہالسل Grace Halsell نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے:

مارٹن لوتھر نے ۱۵۳۰ء میں پوپ کو مسیح دجال قرار دیا ہے۔ زمانہ وسطیٰ میں بائبل کے غیر مفسرین نے کہا کہ مسیح دشمن یقیناً کوئی مسلمان ہوگا جبکہ دوسروں نے اسے یہودی قرار دیا ہے۔ ۱۹۴۰ء میں اکثر ہٹلر کی مثال دی گئی اور صحیفے سے حوالہ بھی دیا گیا اور زیادہ حمایت مسولینی کی گئی۔ کیونکہ وہ روم کا حکمران تھا اور کہا جاتا ہے کہ وہ سلطنت رومائی کی تجدید کرنا چاہتا تھا، اسٹالن کی مثال بھی دی گئی۔ صحیفے سے حوالہ بھی دیا گیا اور یاجوج سے روس کو ملایا گیا چند سال گزرنے کے بعد اسٹالن کی جگہ گوریا چوف نے لے لی۔ جدید زمانے میں عراق کے صدام حسین پر زیادہ توجہ کی گئی۔ کچھ لوگ انہیں سابق حکمران نبوکدنزر Nebuchadnesser سے ملاتے ہیں، جس کا قدیمی دارالحکومت بابل تھا۔ (2)

اس حقیقت کے باوجود کہ مخالف مسیح کا لقب کئی لوگوں کو ملا تاہم حقیقی مسیح کا مخالف وہی ہوگا، جو آخری وقت میں آئے گا۔

پادری ایف۔ ایس خیر اللہ لکھتے ہیں:

''جسے شیطان اپنے اختیارات دے گا اور جو آخری دنوں میں مسیح کی مخالفت کرے گا''۔ (3)

اینٹی کرائسٹ کا مسئلہ مسیحیت میں نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ چنانچہ عیسائیت کی

1- O.Pream & A.Mcbride, Second Coming of Jesus, P-107

2- خوفناک جدید صلیبی جنگ، ص ۳۴

3- پادری ایف۔ ایس خیر اللہ، قاموس الکتاب ص: ۸۶

معتبر معجم Lexikon Gur Thealogie und Kirch میں لکھا ہے:

"This teaching gives christian a permanent right not merely to wage war upon anti-christ. Powers and Ideas in the abstract, but to recognize and to flee from men and powers in the contrete as is representative". (1)

"مخالف (مسیح کے متعلق) یہ تعلیم عیسائیوں کو نہ صرف عیسائی مخالف قوتوں اور خیالاتِ کے خلاف معروضی طور پر جنگ کرنے کا مستقل اور دائمی حق دیتی ہے بلکہ اس بات کا بھی کہ ایسے افراد اور قوتوں کو جو متعین طور پر اس کی نمائندگی کرتی ہیں ان کا تعین کیا جائے اور ان سے دور بھاگا جائے"۔

مسیح کی آمد ثانی اور اقامت عدل:

حضرت مسیح کی آمد ثانی ایک اہم ترین حقیقت اور مسیحی عقائد کا لازمی جزو ہے۔

ڈاکٹر آر۔ اے ٹوری لکھتے ہیں:

"عہد نامہ جدید کے دوسو ساٹھ ابواب ہیں اور ان میں تین سو اٹھارہ مرتبہ آمد ثانی کا ذکر ہے"۔ (2)

اس عقیدے کی تشریح کے لیے ہم اپنی گفتگو کو مندرجہ ذیل نکات کے تناظر میں دیکھیں گے۔ مسیح کی آمد ثانی کی نوعیت، مسیح کی آمد ثانی کے نشانات، مسیح کی آمد ثانی کا وقت، مسیح کی آمد ثانی کے نتائج۔

مسیح کی آمد ثانی کی نوعیت:

مسیح کی آمد ثانی کی نوعیت کے حوالے سے وکلف اے سنگھ رقم طراز ہیں:

"یسوع المسیح کی پہلی آمد حلیمی اور خود انکاری کی تھی آپ نے ذاتِ الٰہی میں اقنوم

1- K. Rahner, Lexikon Fur Theologie und Kirche, P-165/1

2- ڈاکٹر اے۔ آر ٹوری مترجم یونس عامر، خداوند مسیح کی آمد ثانی، ص ۷

ثانی کی حیثیت سے شریک ہونے کے باوجود پستی اختیار کی اور بطور انسان کی شاہی خاندان میں نہیں، بلکہ ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے...... لیکن آپ کی دوسری آمد میں آپ اپنے پورے جاہ وجلال کے ساتھ آئیں گے"۔(1)

چنانچہ لکھا ہے:

"خداوند خود آسمان سے للکارا اور مقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اتر آئے گا"۔ (۲۔تھسلنیکیوں ۱۶:۴)

انجیل متی میں بیان ہوا ہے کہ

"اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی"۔ (متی ۳۰:۲۴)

تھسلنیکیوں میں بیان ہوا ہے:

"خداوند یسوع اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا"۔ (۲۔تھسلنیکیوں ۷:۱)

ولیم میکڈونلڈ لکھتے ہیں:

"مسیح کی آمد ایسی ہوگی کہ کوئی اس کے بارے میں غلطی میں نہیں رہے گا، یہ آمد (اچانک) اعلانیہ، عالمگیر اور جلالی ہوگی "بجلی کے کوندنے" کی مانند لمحہ بھر میں سب کو صاف دکھائی دے گی"۔(2)

آمد ثانی کے نشانات:

حضرت مسیح کی آمد ثانی کے حوالے سے انجیل متی باب ۲۴ میں بیان ہوا ہے کہ جب حضرت مسیح زیتون کے پہاڑ پر بیٹھے تھے تو ان کے شاگردوں نے پوچھا کہ تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا؟ تو آپؑ نے ان کی دعوت قبول کی اور چند ایک نشان بتائے۔

"بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے

1- وکلف اے سنگھ یسوع المسیح کی آمد ثانی، ص۴۲

2- ولیم میکڈونلڈ، مترجم جیکب سموئیل، تفسیر الکتاب، ص۲۳۳

لوگوں کو گمراہ کریں گے"۔ (متی ۲۴:۵)

"یہ نشانی پوری ہو چکی ہے۔ قادیان کے رہنے والے مرزا غلام احمد قادیانی نے "مسیح موعود" ہونے کا دعویٰ کیا اور لاکھوں لوگوں کو گمراہ کیا حتیٰ کہ مسلمانوں کے ہاں یہ فرقہ کافر ٹھہرا"۔ (1)

"قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی"۔ (متی ۲۴:۷)

وکلف اے سنگھ اس کی وضاحت میں لکھتے ہیں:

"جنگ عظیم دوم کے بعد اگرچہ دنیا کو امن کا احساس ہوا اور جنگ کو روکنے کے لیے اقوام متحدہ کی داغ بیل ڈالی گئی، مگر اس کے باوجود بھی جنگیں جاری ہیں۔ اسرائیل کی لبنان، شام اور فلسطینیوں سے اکثر جنگ ہوتی رہتی ہے...... عراق نے کویت پر حملہ کیا اور اس کے جواب میں امریکہ کا اتحادیوں سمیت عراق پر حملہ پھر کشمیر اور چیچنیا کی صورت حال کس سے پوشیدہ ہے ابھی مزید جنگوں کا خطرہ سر پر منڈلا رہا ہے"۔ (2)

"جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے"۔ (متی ۲۴:۷)

اکثر ایسی خبریں اخبارات کی زینت بنتی رہتی ہیں کہ دنیا کے فلاں علاقے میں خشک سالی پیدا ہو گئی ہے اور حال ہی میں سونامی (Tsunami) زلزلہ آیا، جس سے سوا دو لاکھ افراد لقمہ اجل بن گئے۔

متذکرہ بالا نشانیوں کے علاوہ عہد نامہ عتیق و جدید میں مسیح کی آمد ثانی کی نشانیاں بیان کی گئی ہیں:

"بے دینی کے بڑھ جانے کی وجہ سے بہتیروں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی"۔

(متی ۲۴:۱۱)

"اور اگر میں جا کر تمہارے لیے جگہ تیار کروں تو پھر آ کر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تا کہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو"۔ (یوحنا ۱۴:۳)

1- وکلف۔ اے سنگھ، مسیح کی آمد ثانی، ص ۳۹

2- وکلف اے سنگھ یسوع المسیح کی آمد ثانی، ص ۴۰-۳۹

''اور اس مبارک امید یعنی اپنے بزرگ خدا اور منجی یسوع المسیح کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں''۔ (ططس ۲:۱۳)

''مگر ہمارا وطن آسمان پر ہے اور ہم ایک منجی یعنی خداوند یسوع المسیح کے وہاں سے آنے کے انتظار میں ہیں''۔ (فلپیوں ۳:۲۰)

''جو ان باتوں کی گواہی دیتا ہے وہ کہتا ہے کہ بیشک میں جلد آنے والا ہوں۔ آمین۔ اے خداوند یسوع آ''۔ (مکاشفہ ۲۲:۲۰)

عہد نامہ عتیق میں مسیح کی آمد ثانی کے لیے زکریاہ باب ۱۴ کی مندرجہ ذیل آیات سے استدلال کیا جاتا ہے۔

''دیکھ خداوند کا دن آتا ہے، جب تیرا مال لوٹ کر تیرے اندر بانٹا جائے گا، کیونکہ میں سب قوموں کو فراہم کروں گا کہ یروشلم سے جنگ کریں...... تب خداوند خروج کرے گا اور ان قوموں سے لڑے گا جیسے جنگ کے دن لڑا کرتا تھا اس روز وہ کوہ زیتون پر جو یروشلم کے مشرق میں واقع ہے کھڑا ہوگا اور کوہ زیتون بیچ سے پھٹ جائے گا اور اس کے مشرق سے مغرب تک ایک بڑی وادی ہو جائے گی''۔ (زکریا ۱۴:۱-۴)

مسیح کی آمدِ ثانی کا وقت:

کتاب مقدس میں بارہا یہ بتایا گیا ہے کہ خداوند کی دوبارہ آمد کے صحیح وقت کے متعلق کچھ پتہ نہیں اور نہ ہی انسان اس کو جان سکتا ہے۔ اس لیے یہ آمد اچانک ہوگی۔

''اس دن اور اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے، نہ بیٹا مگر صرف باپ''۔ (متی ۲۴:۳۶)

اس حقیقت کی بنیاد پر کہ ہم اپنے خداوند کی دوبارہ آمد کو نہیں جانتے وہ کہتا ہے۔

''پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارا خداوند کس دن آئے گا''۔

(متی ۴۲:۲۴)

یسوع المسیح کی آمدِ ثانی کے بارے میں کوئی وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ آپ کس دن تشریف لائیں گے۔ البتہ بتائے گئے نشانات سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ

کی آمد بہت قریب ہے، اس لیے کہا گیا ہے:

''اس لیے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہوگا۔ ابن آدم آجائے گا''۔ (متی ۲۴:۲۴)

انجیل لوقا میں بیان کیا گیا ہے:

''خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے دل خمار اور نشہ بازی اور اس دنیا کی فکروں سے سست ہو جائیں اور وہ دن تم پر پھندے کی طرح آن پڑے کیونکہ جتنے لوگ روئے زمین پر موجود ہوں گے۔ ان سب پر وہ اسی طرح آن پڑے گا۔ پس ہر وقت جاگتے اور دعا کرتے رہو تاکہ تم کو ان سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابن آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور ہو''۔ (لوقا ۳۱:۳۴-۳۶)

اگرچہ یسوع نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ وہ اپنی آمد کی تاریخ جانتا ہے اس کے باوجود بہت سے لوگ یہ سوچتے ہیں کہ وہ جانتا تھا اس سلسلے میں بہت سے لوگوں نے بڑے یقین کے ساتھ پیشین گوئیاں کیں، لیکن غلط ثابت ہوئیں۔

مسیح کی آمد ثانی کے نتائج:

قانون فطرت یہ ہے کہ ہر بات کا کوئی نہ کوئی نتیجہ ضرور نکلتا ہے، بعینہ المسیح کی آمد ثانی کے بھی کچھ نتائج برآمد ہوں گے۔

بائبل میں ہمیں ان نتائج کا ذکر ملتا ہے۔ ان میں سے چند اہم نتائج کو بیان کرتے ہیں:

خدا سے متعلق آمدِ ثانی کے نتائج:

آمد ثانی کا پہلا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا کا جلال آشکارہ ہوگا۔

''آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے اور فضا اس کی دستکاری دکھاتی ہے''۔ (زبور ۱:۱۹)

لیکن اس کا پورا جلال یسوع المسیح کی آمد ثانی کے ذریعہ پایہ تکمیل کو پہنچے گی۔

یسعیاہ نبی فرماتے ہیں:

''خداوند کا جلال آشکار ہوگا اور تمام بشر اس کو دیکھیں گے کیونکہ خداوند نے اپنے منہ سے فرمایا ہے''۔ (یسعیاہ ۴۰:۵)

الفاظ کے قرینہ سے ظاہر ہے کہ یہ پیشین گوئی یسوع المسیح کی آمد ثانی پر ہی پوری ہوگی۔ ڈاکٹر آر۔ اے۔ ٹوری فرماتے ہیں:

''ہمارے لیے اس کی آمد ثانی کے آرزومند رہنے کی سب سے پہلی وجہ یہی ہونی چاہیے کہ اس کے نام کو جس سے ہم محبت رکھتے ہیں اور جس کی پرستش کرتے ہیں جلال ملے''۔ (1)

ایمانداروں کے حق میں:

ایماندار یسوع المسیح کے ساتھ مل کر دنیا کا انصاف کریں گے۔

''کیا تم نہیں جانتے کہ مقدس لوگ دنیا کا انصاف کریں گے''۔ (۱ کرنتھیوں ۶:۳)

المسیح کے ساتھ بادشاہی کریں گے۔

''اگر ہم دکھ سہیں گے تو اس کے ساتھ بادشاہی بھی کریں گے''۔ (۲ تمتھیس ۲:۱۲)

جو ایماندار اس دنیا میں حق تعالیٰ کے ساتھ وفاداری سے زندگی بسر کریں گے انہیں اجر دیا جائے۔

''میں اچھی کشتی لڑ چکا۔ میں نے دوڑ کو ختم کر لیا۔ میں نے ایمان کو محفوظ رکھا، آئندہ کے لیے میرے واسطے راستبازی کا وہ تاج رکھا ہوا ہے، جو عادل منصف یعنی خداوند اس دن دے گا اور صرف مجھے ہی نہیں بلکہ ان سب کو بھی جو اس کے ظہور کے آرزومند ہوں''۔ (۲ تمتھیس ۴:۷-۸)

ہزار سالہ بادشاہت:

ہزار سالہ نظریہ بادشاہت (Millennialism) سے مراد یہ ہے کہ المسیح اپنے مقدس کے ساتھ ظہور کریں گے اور اپنی ایک ہزار سالہ حکومت قائم کریں گے، اس کے

1- ڈاکٹر اے آر ٹوری، مترجم یونس عامر، خداوند یسوع کی آمد ثانی، ص ۳۶

اختتام پر کل دنیا کا انصاف کریں گے۔

چنانچہ پادری ایف۔ایس خیر اللہ لکھتے ہیں:

''مسیح کی آمد پر اسے [مخالف مسیح] کو باندھا جائے گا اور قید میں ڈالا جائے گا تا کہ وہ قوموں کو گمراہ نہ کر سکے، مسیح اپنے جی اٹھے مقدسین کے ساتھ زمین پر ایک ہزار سال حکومت کریں گے۔اس نظریہ کو ہزار سالہ بادشاہت کا نظریہ کہتے ہیں۔ (2)

گریس ہالسل لکھتی ہیں:

''اس بارے میں اختلاف ہے کہ خدائی حکمرانی کے وہ سال عیسیٰؑ کی آمد سے پہلے ہوں گے یا بعد میں ہوں گے''۔ (2)

ڈاکٹر دانی ایل بخش کہتے ہیں:

''دوسری صدی عیسوی میں بھی یکسائی بزرگوں اور رسولوں کا یہی عقیدہ تھا......

تیسری صدی میں بھی کافی نمایاں قسم کے مسیحی رہنما اس نظریہ کے حامی تھے کہ آمد ثانی [ہزار سالہ] بادشاہت سے پہلے ہے۔ (3)

مسیحی علماء کی اکثریت اس طرف گئی ہے کہ ہزار سالہ بادشاہت آمد ثانی کے بعد شروع ہو گئی۔

مخالف مسیح اور شیاطین سے متعلق مسیح کی آمد ثانی کے نتائج:

یسوع المسیح کی دوبارہ آمد کے نتیجے میں مخالف مسیح کو راستہ سے ہٹا دیا جائے گا۔

''وہ بے دین ظاہر ہو گا جسے خداوند یسوع اپنے منہ کی پھونک سے ہلاک اور اپنی آمد کی تجلی سے نیست کرے گا''۔ (مکاشفہ 20:19)

انسانی معاشرہ سے متعلق خداوند کی دوبارہ آمد کے نتائج:

انسانی معاشرہ میں افراط اور امن کا دور دورہ ہو گا۔

1- خیر اللہ، ایف۔ایس پادری، قاموس الکتاب ص،۲٦١

2- گریس ہالسل، خوفناک جدید صلیبی جنگ ص،١٣٧

3- ڈاکٹر، دانی ایل بخش، جلالی کلیسا صفحہ، 309.10

"اس کے ایام میں صادق بہرہ مند ہوں گے اور جب تک چاند قائم ہے خوب امن رہے گا...... زمین میں پہاڑوں کی چوٹی پر اناج کی افراط ہو گی۔ ان کا پھل لبنان کے درختوں کی طرح جھومے گا اور شہر والے زمین کی گھاس کی مانند ہرے بھرے ہوں گے"۔ (زبور 72:7,16)

دنیا کی عدالت کے لیے:

بائبل مقدس کا یہی فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عدالت کا ایک دن مقرر کیا ہے۔

"آدمیوں کے لیے ایک بار مرنا اور اس کے بعد عدالت کا ہونا مقرر ہے"۔

(عبرانیوں ۹:۲۷)

اور یہ کہ عدالت کا یہ کام اس نے مسیح کے سپرد کر دیا ہے۔

"اس نے ایک دن ٹھہرایا ہے جس میں وہ راستی سے دنیا کی عدالت اس آدمی کی معرفت کرے گا، جسے اس نے مقرر کیا ہے اور اسے مردوں میں سے جلا کر یہ بات سب پر ثابت کر دی ہے"۔ (اعمال ۱۷: ۳۰-۳۱)

پس یہ امر ظاہر ہے کہ المسیح اپنی آمد ثانی پر راستبازوں اور ناراستوں دونوں کی عدالت کریں گے۔

کائنات کے حق میں:

انسان کے گناہ کرنے کے باعث چونکہ یہ زمین بھی لعنتی بن گئی تھی، اس لیے یہ حق تعالیٰ کے راست بندوں کے رہنے کے قابل نہیں ہو گی۔ چنانچہ مسیحی عقائد کے مطابق جب حق تعالیٰ کی ابدی بادشاہت قائم ہو گی اور اس کے راستباز بندے اس کی سکونت کریں گے، تو وہ ان کے قیام کے لیے ایک نیا آسمان اور نئی زمین قائم کرے گا۔

"پھر میں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی اور سمندر بھی نہ رہا...... پہلی چیزیں جاتی رہیں اور جو تخت پر بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا دیکھ میں سب چیزوں کو نیا بنا دیتا ہوں"۔ (مکاشفہ ۲۱:۱،۵)

اس باب کا خلاصہ چند نکات میں کچھ یوں بیان کیا جا سکتا ہے:

مسیحی عقائد کے مطابق:

1- مسیحی کی آمد ثانی سے پہلے بڑی مصیبت Great Tribulation کا دور ہوگا۔

2- فلسطین کے علاقے میں خیر و شر کی قوتوں کے درمیان ایک عظیم جنگ، ہرمجدون (Armageddon) ہوگی۔

3- اس جنگ میں مخالف مسیح اپنے اتحادیوں سمیت شریک ہوگا۔ وہ یہود میں سے ہوگا۔ بائبل میں اسے مختلف القابات، مخالف مسیح، حیوان، گناہ کا شخص اور ہلاکت کا فرزند وغیرہ سے یاد کیا گیا ہے۔

4- یسوع المسیح کی آمد ثانی ہوگی اور اس کی آسمانی فوجیں خدا کے لوگوں کی مدد کے لیے آئیں گی۔

5- اس جنگ میں مخالف مسیح کو شکست ہوگی۔

6- بعض مسیحی علماء جنگ ہرمجدون کو بطور تمثیل کے لیتے ہیں اور اسے خیر و شر کی باہمی کشمکش سے تعبیر کرتے ہیں۔

7- مخالف مسیح کی ہلاکت کے بعد یسوع المسیح اپنی ابدی بادشاہت قائم کریں گے۔ تو اس دنیا میں پائے جانے والے تمام مصائب ختم ہو جائیں گے اور عدل و انصاف کا ایک نیا دور شروع ہوگا۔

8- ان کی آمد ثانی دنیا، انسانی معاشرے اور آفاق و انفس کے لیے باعث خیر ہوگی۔

امید ہے اس باب کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوگئی ہوگی کہ مسیحی عقائد کے مطابق، یسوع المسیح اپنی آمد ثانی میں کب اور کیسے تشریف لائیں گے اور یہ کہ ان کی آمد ثانی کے مقاصد کیا ہوں گے۔ اور ان کی آمد کے انسانی معاشرے اور دنیا پر کیا اثرات مرتب ہونگے۔

--------❂--------

اسلام اور تصوّر دجال

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ قیامت سے پہلے مختلف فتنے ظاہر ہوں گے آپ ﷺ نے امت کو نہ صرف ان فتنوں سے آگاہ کیا بلکہ ان فتنوں کی شدت کے بارے میں بڑی وضاحت سے امت کو خبردار کیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں آنے والے فتنوں کو تمہارے گھروں میں بارش کے قطروں کی طرح گرتا دیکھ رہا ہوں''۔ (بخاری) (1)

چنانچہ آپ ﷺ نے امت کو ان فتنوں اور علامات قیامت سے تفصیل سے آگاہ فرمایا اور مقصد یہ تھا کہ ہم ان فتنوں میں اپنے دین و ایمان کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں ثابت قدم رہیں اور اس عارضی دنیا کی چمک دمک کے فریب میں مبتلا ہوکر آخرت کا خسارہ ہرگز مول نہ لیں۔

الملاحم:

رسول اکرم ﷺ نے جس طرح دوسرے فتنوں کے بارے میں امت کو آگاہ فرمایا ہے اسی طرح بعض جنگوں کے بارے میں بھی پیشین گوئیاں فرمائیں ہیں۔ یہ بات تو واضح ہے کہ امت محمدیہ کا سب سے پہلا جہاد سرور عالم ﷺ کی قیادت میں مشرکین مکہ کے خلاف میدانِ بدر میں لڑا گیا اور سب سے آخری جہاد سیدنا عیسیٰؑ کی قیادت میں سرزمین فلسطین میں لڑا جائے گا لیکن اہل اسلام کو ان کے علاوہ بھی بہت سی جنگیں لڑنا پڑیں گی۔ جن کی تفصیل بیان کی جارہی ہے۔

1- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الفتن باب قول لنبی ﷺ ویل للعرب، ۱۲۱۸

جنگیں:

رسول اکرم ﷺ نے مسلمانوں کے ہاتھوں جزیرۃ العرب، ایران، روم اور دجال کے مغلوب ہونے کی پیشین گوئی فرمائی ہے۔

عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((تَغْزُوْنَ جَزِیْرَۃَ الْعَرَبِ فَیَفْتَحُهَا اللّٰہُ ثُمَّ فَارِسَ فَیَفْتَحُهَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَیَفْتَحُهَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَیَفْتَحُهُ اللّٰہُ)) رواہ مسلم۔ (1)

حضرت نافع بن عتبہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ جزیرۃ العرب کے لوگوں سے جہاد کرو گے اور اللہ اسے فتح کردے گا پھر ایران سے جہاد کرو گے اللہ اسے بھی (تمہارے ہاتھوں) فتح کردے گا پھر اس کے بعد روم والوں سے جہاد کرو گے اللہ اسے بھی (تمہارے ہاتھوں) فتح کردے گا پھر تم دجال سے جہاد کرو گے اللہ اسے بھی فتح کردے گا''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((قَدْ مَاتَ کِسْرٰی فَلَا کِسْرٰی بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ کُنُوْزُهُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ)) رواہ مسلم۔ (2)

حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(ایران کا بادشاہ) کسریٰ مرچکا ہے اب اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر (روم کا بادشاہ) مرجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگ ان دونوں ملکوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

اب ان جنگوں کا ذکر ہوگا جن میں مسلمانوں کی قیادت امام مہدی کریں گے۔

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الفتن، باب مایکون من فتوحات المسلمین قبل الدجال ۲۲۲۵/۴

2- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الفتن، باب اشراط الساعۃ ۲۲۳۶-۳۷/۴

کسی معرکہ میں مسلمان اور عیسائی مل کر اپنے مشترکہ دشمن کے خلاف جنگ کریں گے اور فتح حاصل کریں گے۔ فتح کے بعد عیسائی اپنی صلیبی عقیدے کے تعصب کی وجہ سے عہد شکنی کریں گے جس کے نتیجہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان شدید جنگ ہوگی جس میں سارے مسلمان شہید ہو جائیں گے۔

عَنْ ذِیْ مِخْبَرٍ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: ((سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَھُمْ عَدُوًّا مِنْ وَّرَآئِکُمْ، فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰی تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِیْ تُلُوْلٍ فَیَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ النَّصْرَانِیَّۃِ الصَّلِیْبَ فَیَقُوْلُ: غَلَبَ الصَّلِیْبُ فَیَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَدُقُّہٗ فَعِنْدَ ذٰلِکَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَۃِ)) رواہ ابوداؤد۔ (1)

نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی حضرت ذی مخبر کہتے ہیں، میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم روم (کے عیسائیوں) سے صلح کرو گے اور دونوں مل کر ایک دشمن سے لڑو گے جو تمہارے پیچھے ہوگا تم لوگ فتح حاصل کرو گے، غنیمت حاصل کرو گے اور سلامتی کے ساتھ واپس آؤ گے اور ایک ٹیلوں والے میدان میں پڑاؤ ڈالو گے وہاں ایک عیسائی صلیب بلند کر کے کہے گا کہ صلیب کو فتح ہوئی مسلمانوں میں سے ایک آدمی اس بات پر غضبناک ہو کر عیسائی کو مارے گا (2) جس پر اہل روم عہد شکنی کریں گے اور دوسرے عیسائیوں کو جنگ کے لیے اکٹھا کریں گے (دوسری طرف مسلمان تنہا رہ جائیں گے اور شہید ہوں گے)'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِیَّۃَ- بِھٰذَا الْحَدِیْثِ- وَزَادَ فِیْہِ: ((وَیَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰی

1- ابوداؤد سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، باب ما یذکر من ملاحم الروم ۴/۱۰۷

2- دوسرا ترجمہ یہ بھی ہوسکتا ہے ''مسلمانوں میں سے ایک آدمی غضبناک ہو کر صلیب کو توڑ دے گا''۔

أَسْلِحَتِهِمْ، فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيَقْتَتِلُوْنَهُ فَيُكَرِّمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ)) رواه ابو داؤد۔ (1)

حضرت حسان بن عطیہؓ کی حدیث بھی ایسی ہی ہے جس میں اتنے الفاظ زیادہ ہیں ''(عیسائیوں کی عہد شکنی کے بعد وہ جنگ کرنے کے لیے اپنے اتحادیوں کو اکٹھا کریں گے تو) مسلمان جلدی جلدی اپنے ہتھیاروں کی طرف جائیں گے اور (عیسائی اتحادیوں سے) جنگ کریں گے اللہ تعالیٰ اس جماعت کو شہادت کے شرف سے نوازے گا''۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عیسائی اتحادی اس معرکہ میں مسلمانوں کے خلاف 9 لاکھ 60 ہزار کا لشکر جرار اکٹھا کریں گے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثُمَّ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هُدْنَةٌ فَيَغْدِرُوْنَ بِكُمْ فَيَسِيْرُوْنَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِيْنَ غَايَةٍ تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا)) رواه ابن ماجة (2)

حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اہلِ روم اور تمہارے درمیان صلح ہوگی پھر اہلِ روم تمہارے ساتھ غداری کریں گے اور تمہارے مقابلے میں اسّی (80) جھنڈوں (یعنی اسی ممالک) کے ساتھ فوج لے کر آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی''۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

دجال کے ظہور سے پہلے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان چار دن شدید خونریز جنگ ہوگی پہلے تین دن مسلمان مغلوب اور عیسائی غالب ہوں گے، چوتھے دن اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے اور عیسائیوں کو شکست ہوگی۔ یہ جنگ اس قدر خونریز ہوگی کہ اس سے پہلے ایسی خونریز جنگ کسی نے نہ دیکھی ہوگی ننانوے فیصد لوگ مارے جائیں گے۔ اور اس جنگ کے فوراً بعد دجال کا ظہور ہوگا۔ جس کی خبر لانے کے لیے

3- ابوداؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، باب ما یذکر من ملاحم الروم ۴/۱۰۷

1- ابن ماجه ابن عبداللّٰہ بن یزید، سنن ابن ماجه کتاب الفتن، باب اشراط الساعة ۲/۱۳۴۲

مسلمان دس آدمیوں کو گھوڑوں پر روانہ کریں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰی لَا یُقْسَمَ مِیْرَاثٌ وَلَا یُفْرَحُ بِغَنِیْمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ هٰكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ یَجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَیَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ قُلْتُ الرُّوْمَ تَعْنِیْ، قَالَ نَعَمْ! قَالَ: وَیَكُوْنُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رِدَّةٌ شَدِیْدَةٌ فَیَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةٌ فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یَحْجُزَ بَیْنَهُمُ اللَّیْلُ فَیَفِیْءُ هٰٓؤُلَآءِ كُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَی الشُّرْطَةُ ثُمَّ یَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یَحْجُزَ بَیْنَهُمُ اللَّیْلُ فَیَفِیْءُ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ كُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَی الشُّرْطَةُ ثُمَّ یَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَیَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰی یُمْسُوْا حَتّٰی یمسوا فَیَفِیْءُ هٰٓؤُلَآءِ كُلٌّ غَیْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَی الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَیْهِمْ بَقِیَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَیَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّآئِرَةَ عَلَیْهِمْ فَیَقْتُلُوْنَ مَقْتَلَةً اِمَّا قَالَ لَا یُرٰی مِثْلُهَا وَاِمَّا قَالَ لَمْ یُرَ مِثْلُهَا حَتّٰی اِنَّ الطَّآئِرَ لَیَمُرُّ بِجُثْمَانِهِمْ فَمَا یَخْلُفُهُمْ حَتّٰی یَخِرَّ مَیِّتًا فَیَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَا یَجِدُوْنَهٗ بَقِیَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَیِّ غَنِیْمَةٍ یُفْرَحُ اَوْ اَیُّ مِیْرَاثٍ یُقَاسَمُ فَبَیْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَاسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَآءَهُمُ الصَّرِیْخُ اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِیْ ذَرَارِیْهِمْ فَیَرْفِضُوْنَ مَا فِیْٓ اَیْدِیْهِمْ وَیُقْبِلُوْنَ فَیَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِیْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَآءَهُمْ وَاَسْمَآءَ اٰبَآئِهِمْ وَاَلْوَانَ خُیُوْلِهِمْ هُمْ خَیْرُ فَوَارِسَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَیْرِ فَوَارِسَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ۔ رواہ مسلم۔ (1)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ میراث تقسیم ہوگی

1- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب واشراط الساعة ۴/۲۲۔ ۲۲۲۳

نہ ہی کسی کو مال غنیمت حاصل ہونے کی خوشی ہوگی (یعنی جنگوں میں آدمی اتنے زیادہ مارے جائیں کہ میراث یا مال غنیمت لینے والا کوئی نہیں بچے گا) پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کیا اور کہا ''عیسائی اس طرف (یعنی روم کی طرف) مسلمانوں کے خلاف لڑنے کے لیے جمع ہوں گے اور مسلمان بھی ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے جمع ہو جائیں گے''۔ راوی نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا ''دشمن سے تمہارا مطلب عیسائی ہیں؟'' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا: ''ہاں! اس وقت شدید لڑائی شروع ہوگی مسلمانوں کا ایک لشکر شہادت یا فتح کا عہد کر کے آگے بڑھے گا اور دونوں لشکروں کے درمیان شدید جنگ ہوگی حتیٰ کہ رات چھا جائے گی اور دونوں لشکر فتح و شکست کے بغیر جنگ بند کر دیں گے، مسلمانوں کے لشکر کا جنگ میں شریک ہونے والا حصہ سارے کا سارا قتل ہو جائے گا، دوسرے دن مسلمانوں کے لشکر کا ایک حصہ پھر جنگ میں شہادت یا فتح کا عہد لے کر شریک ہوگا، رات ہو جائے گی، دونوں لشکر فتح و شکست کے بغیر جنگ روک دیں گے، مسلمانوں کی فوج کا جنگ میں شریک ہونے والا دوسرا حصہ بھی سارے کا سارا قتل ہو جائے گا۔ تیسرے روز مسلمان پھر اپنی فوج کا ایک حصہ میدان، جنگ میں بھیجیں گے جو شہادت یا فتح کا عہد کر کے جائے گا۔ شام تک لڑائی ہوگی اور دونوں لشکر فتح و شکست کے بغیر جنگ بند کر دیں گے۔ مسلمانوں کی فوج کا تیسرا حصہ بھی سارے کا سارا جنگ میں قتل ہو جائے گا۔ چوتھے روز مسلمانوں کی باقی ساری فوج جنگ میں حصہ لے گی اس روز اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ عطا فرمائے گا۔ اس روز ایسی شدید لڑائی ہوگی کہ ایسی لڑائی نہ آئندہ کوئی دیکھے گا نہ ماضی میں کسی نے دیکھی ہوگی (اتنی اموات ہوں گی کہ) ایک پرندہ ان لاشوں کے اوپر اڑنا شروع کرے گا، اُسے اڑتے اڑتے موت آ جائے گی لیکن لاشیں ختم نہیں ہوں گی۔ ایک باپ کے سو بیٹے ہوں گے ان میں سے صرف ایک زندہ بچے گا (یعنی اس جنگ میں 99 فیصد لوگ مر جائیں گے) ایسی حالت میں مال غنیمت کی خوشی کسے ہوگی اور کن لوگوں میں میراث تقسیم کی جائے گی؟ اسی دوران مسلمان اس آفت سے بھی بڑی آفت کی خبر

سنیں گے ایک زوردار آواز آئے گی کہ ان کے پیچھے بال بچوں میں دجال ظاہر ہوگیا ہے۔ یہ سنتے ہی جو کچھ ان کے پاس ہوگا چھوڑ چھاڑ کر واپس بھاگیں گے (جلدی جلدی) دس سواروں کو ہراول دستہ کے طور پر روانہ کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''میں ان سواروں اور ان کے باپوں کے نام جانتا ہوں ان کے گھوڑوں کے رنگ بھی پہچانتا ہوں اس روز وہ روئے زمین کے سب سے بہتر سوار ہوں گے''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مذکورہ بالا چاروں احادیث میں جس جنگ کا ذکر آیا ہے اسے ہی الملحمۃ العظمٰی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی قیادت امام مہدی کریں گے۔ یہ اس قدر خوفناک جنگ ہوگی کہ سو میں ننانوے اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ یہ جنگ چار دن جاری رہے گی۔ اس کے بعد امام مہدی فتح قسطنطنیہ (استنبول) کے لیے روانہ ہو جائیں گے۔ مزید تفصیلات کے لیے حافظ محمد ظفر اقبال صاحب کی کتاب اسلام میں ''امام مہدی کا تصور'' کے صفحات ۱۴۴ سے ۱۵۰ تک کا مطالعہ کریں۔ نیز مولانا بدر عالم مہاجر مدنی میرٹھی کی ترجمان السنۃ کا مطالعہ بھی مفید ہے۔

شام کے علاقہ اعماق (یا دابق) میں رومی عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان جنگ ہوگی جس میں مسلمانوں کو فتح ہوگی۔ اس جنگ کے بعد استنبول (ترکی) فتح ہوگا اور اس کے فوراً بعد دجال ظاہر ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِمْ جَیْشٌ مِّنَ الْمَدِیْنَةِ مِنْ خِیَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الَّذِیْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَیَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّیْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا فَیُقَاتِلُوْنَهُمْ فَیَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَبَدًا وَیُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَیَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا یُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَیَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِیْنِیَّةَ فَبَیْنَاهُمْ یَقْسِمُوْنَ الْغَنَآئِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُیُوْفَهُمْ بِالزَّیْتُوْنِ اِذْ

صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ اَنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ الدَّجَّالُ)) رواہ مسلم۔ (1)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے یہ ہوگا کہ رومی لشکر اعماق یا دابق (2) میں پڑاؤ کرے گا پھر مدینہ منورہ سے ایک لشکر (رومیوں کے مقابلے کے لیے) نکلے گا وہ لشکر زمین والوں سے بہترین لشکر ہوگا (جنگی صلاحیتوں کے اعتبار سے یا تقوٰی کے اعتبار سے یا دونوں اعتبار سے) کہیں گے کہ تم (شامی) مسلمانوں سے الگ ہو جاؤ انہوں نے ہمارے مردوں، عورتوں کو غلام بنایا ہے ہم صرف انہی سے جنگ کریں گے (مدنی) مسلمان کہیں گے''۔ واللہ ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے مقابلے کے لیے کبھی اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔ پھر دونوں لشکر (یعنی مسلمانوں اور عیسائیوں) کے درمیان لڑائی ہوگی مسلمانوں کا ایک تہائی لشکر بھاگ جائے گا اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا۔ ایک تہائی لشکر مارا جائے گا یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین شہداء کا درجہ پائیں گے ایک تہائی فتح پائے گا یہ ایک تہائی مجاہد کبھی فتنہ میں نہیں پڑیں گے۔ اس فتح کے بعد مسلمانوں کا لشکر استنبول کی فتح کرے گا یہ لوگ (فتح کے بعد) اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں سے باندھ کر مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ شیطان پکارے گا تمہارے پیچھے اہل و عیال میں دجال آ گیا ہے چنانچہ مسلمان (استنبول سے) نکل کر بھاگیں گے (راستے میں معلوم ہوگا) کہ یہ خبر تو جھوٹی ہے لیکن جب شام پہنچیں گے تو دجال ظاہر ہو جائے گا''۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

استنبول شہر ہتھیاروں کے بغیر کلمہ تکبیر پڑھنے سے فتح ہوگا۔

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب اشراط الساعة ۲۲۲۱/۴

2- (1) یاد رہے اعماق اور دابق دو الگ الگ مقام ہیں جو شام کے مشہور شہر حلب کے قریب واقع ہیں، دونوں جگہوں سے کوئی ایک میدانِ جنگ بنے گا۔ (2) ترکی آج کل مسلمانوں کے قبضہ میں ہے جو آئندہ کسی وقت عیسائیوں کے قبضہ میں چلا جائے گا اور مسلمان قیامت سے پہلے اسے دوبارہ فتح کریں گے۔ (3) استنبول کا پرانا نام قسطنطنیہ ہے۔ ترکی زبان میں استنبول کو اسلامبول کہا جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ: ((سَمِعْتُمْ بِمَدِیْنَۃٍ جَانِبٌ مِنْھَا فِی الْبَرِّ وَ جَانِبٌ مِنْھَا فِی الْبَحْرِ؟)) قَالُوْا نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! قَالَ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَغْزُوْھَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ بَنِیْ اِسْحَاقَ فَاِذَا جَآؤُھَا نَزَلُوْا فَلَمْ یُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ یَرْمُوْا بِھِمْ قَالُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَیْھَا ثُمَّ یَقُوْلُ الثَّانِیَۃَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ جَانِبُھَا الْاٰخِرُ ثُمَّ یَقُوْلُ الثَّالِثَۃَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ فَیُفَرَّجُ لَھُمْ فَیَدْخُلُوْنَھَا فَیَغْنَمُوْا فَبَیْنَاھُمْ یَقْسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذَا جَآءَھُمُ الصَّرِیْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَیَتْرُکُوْنَ کُلَّ شَیْءٍ وَیَرْجِعُوْنَ)) رواہ مسلم۔ (1)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے ارشاد فرمایا: ''کیا تمہیں وہ شہر معلوم ہے جس کے ایک جانب خشکی اور دوسری جانب سمندر ہے؟'' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ''ہاں یا رسول اللہ ﷺ معلوم ہے (مراد ترکی کا شہر استنبول ہے جس کا پرانا نام قسطنطنیہ ہے)'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک بنی اسحٰق میں سے ستر ہزار آدمی اس کے خلاف جہاد نہ کرلیں جب وہ آئیں گے تو پڑاؤ ڈال دیں گے لیکن تیر و تفنگ سے لڑائی نہیں کریں گے بلکہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو شہر پناہ کی ایک دیوار گر پڑے گی۔ پھر دوبارہ لا الٰہ اِلَّا اللّٰہ وَاللّٰہ اکبر کہیں گے تو دوسری سمت کی دیوار بھی گر پڑے گی۔ پھر تیسری مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَاللّٰہ اکبر کہیں گے تو مسلمانوں کے لیے سارا راستہ کھل جائے گا اور وہ شہر میں داخل ہوجائیں گے اور مالِ غنیمت حاصل کریں گے جب مالِ غنیمت تقسیم کررہے ہوں گے تو اچانک ایک پکار سنائی دے گی ''دجال نکل آیا'' مسلمان سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس کی طرف چل پڑیں گے''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

چھوٹی آنکھوں، سرخ چہروں، موٹی اور چپٹی ناک والے ترکوں سے مسلمان جنگ کریں گے۔ نیز بالوں کے جوتے اور بالوں کے لباس پہننے والی قوم کے ساتھ بھی

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب اشراط الساعۃ ۴/۲۲۳۸

مسلمانوں کی جنگ ہوگی۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوا التُّرْکَ صِغَارَ الْاَعْیُنِ حُمْرَ الْوُجُوْہِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمِجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُھُمُ الشَّعَرُ)) رواہ البخاری۔ (1)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کرلو جن کی آنکھیں چھوٹی، منہ سرخ، ناک موٹی اور پھیلی ہوئی اور چہرے چمڑہ دار ڈھال کی طرح چوڑے ہوں گے اور قیامت اس وقت تک بھی قائم نہیں ہوگی جب تک تم ان لوگوں سے جنگ نہ کرلو جو بالوں کے جوتے پہنتے ہیں''۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

ترکوں اور حبشیوں سے جنگ میں پہل نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ: ((دَعُوا الْحَبَشَۃَ مَا وَدَعُوْکُمْ، وَاتْرُکُوا التُّرْکَ مَا تَرَکُوْکُمْ)) رواہ ابی داؤد۔ (2)

صحابہ کرامؓ میں سے ایک صحابی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حبشیوں کو چھوڑ دو (یعنی ان سے جنگ نہ کرو) جب تک وہ تمہیں چھوڑ دیں اور ترکوں کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑیں''۔ اسے ابی داؤد نے روایت کیا ہے۔

قیامت سے پہلے شروع ہونے والی بڑی جنگوں میں دمشق کا ایک آدمی بڑے کارنامے سرانجام دے گا۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِذَا وَقَعَتِ الْمَلَاحِمُ بَعَثَ اللّٰہُ بَعْثًا مِنَ الْمَوَالِیْ (مِنْ دِمَشْقَ) ھُمْ اَکْرَمُ الْعَرَبِ فَرَسًا وَّاَجْوَدُہٗ سِلَاحًا یُؤَیِّدُ اللّٰہُ بِھِمُ

1- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الجهاد، باب قتال الترک ۴۸۳

2- ابی داؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، باب فی النھی عن تھیج الترک والحبشۃ ۳/۶۱۵-۳

الدِّیْنُ رواہ ابن ماجہ والحاکم۔ (1)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب جنگیں شروع ہوں گی تو دمشق سے ایک عجمی شخص اٹھے گا جو سب سے بڑھ کر شہسوار ہوگا اور اس کے پاس بہترین ہتھیار ہوں گے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اپنے دین کی مدد فرمائے گا"۔ اسے ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

فصل اول کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور ﷺ نے مسلمانوں کے ہاتھوں جزیرۃ العرب، ایران، روم اور دجال کے مغلوب ہونے کی پیشین گوئی فرمائی ہے۔ مسلمان اور رومی (مسیحی) کسی مشترکہ دشمن کے خلاف جنگ کریں گے۔ اس جنگ کے بعد مسیحی عہد شکنی کریں گے۔ جس کے نتیجے میں مسلمانوں اور مسیحیوں کے درمیان خون ریز جنگ ہوگی۔ جس میں سو میں سے ننانوے مسلمان شہید ہو جائیں گے۔ تاہم حتمی فتح مسلمانوں کی ہوگی۔ بعد ازاں مسلمان قسطنطنیہ (استنبول) کو فتح کریں گے نیز ترکوں اور حبشیوں کے ساتھ بھی جنگ ہوگی۔ ان جنگوں میں دمشق کا ایک آدمی بہت کارنامے سرانجام دے گا۔ ان جنگوں میں مسلمانوں کی قیادت امام مہدی کریں گے۔

ظہور المہدی:

مہدی اور ظہور مہدی زمانہ جدید ہی نہیں، زمانہ قدیم سے ہی محل بحث و تمحیص اور موضوع کلام رہا ہے۔ اور شروع ہی سے اس میں افراط و تفریط برتی جا رہی ہے۔ چنانچہ بعض لوگوں نے اسی کو اوڑھنا بچھونا بنا کر انتظار مہدی میں اپنی حیات عزیز اور متاع ثمین کو گنوا دیا۔ تو کسی نے محض چند ضعیف احادیث کو دیکھ کر احادیث مہدی اور وجود ظہور مہدی سے عہدہ برائی کا اعلان کر دیا۔ یہ دونوں موقف راہ اعتدال سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اس فصل میں راقم نے قرآن و سنت کی روشنی میں ظہور مہدی کی قطعیت کو ثابت کیا ہے نیز علمائے اُمت کے اقوال کو بھی نقل کیا ہے۔

1- البانی، ناصر الدین، سلسلہ احادیث الصحیحہ الجزء السادس، رقم الحدیث ۲۷۷۷

حضرت امام مہدیؒ کا ذکر قرآن کریم میں صراحۃً تو نہیں البتہ ایک دو آیتوں میں ان کی طرف اشارہ ضرور پایا جاتا ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا اِلَّا خَآئِفِيْنَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ (البقرۃ:۱۱۴)

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں:

"وفسر هؤلاء الخزی فی الدنیا بخروج المهدی"۔ (1)

"اور ان لوگوں (یہودیوں اور عیسائیوں) کے لیے دنیا میں رسوائی خروج مہدی سے کی گئی ہے"۔

اسی طرح علامہ ابن کثیر نے آیت قرآنی:

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا (المائدہ:۱۲)

"بلاشبہ اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان میں بارہ سردار مقرر کیے"۔

کے تحت بارہ خلفاء والی روایت ذکر کی ہے کہ اس امت میں بارہ نیک و عادل خلفاء ہوں گے۔

عن مسروق قال كنا جلوسا عند و عبدالله بن مسعودؓ وهو يقرئنا القرآن فقال له رجل يا ابا عبدالرحمٰن! هل سالتم رسول اللهﷺ كم يملك هذه الامة من خليفة؟ عبدالله ما سالني عنها احد منذ قدمت العراق قبلك ثم قال نعم ولقد سالنا رسول الله۔ فقال اثنا عشر كعدة نقباء بني اسرائيل هذا حديث غريب من هذا الوجه واصل هذا الحديث ثابت في الصحيحين من حديث جابر بن سمرةؓ عنه قال سمعت النبيﷺ يقول لا يزال امر الناس ما فيا ماوليهم اثنا عشر رجلا ثم تكلم النبيﷺ بكلمة خفيت علي فسالت اي ماذا قال النبيؐ قال كلهم

1- ابن کثیر، ابوالفداء، اسماعیل بن عمر، تفسیر ابن کثیر ۱/ ۲۰۸

من قریش وھذا لفظ مسلم و معنی ھذا الحدیث البشارة بوجود اثنی عشر خلیفة صالحایقیم الحق ویعدل فیھم ولا یلزم من ھذا توالیھم وتتابع ایاھم بل وقد وجد منھم اربعة علی نسق وھم الخلفاء الاربعة ابوبکر و عمر و عثمان و علیؓ و منھم عمر بن عبدالعزیز بلاشك عند الائمة و بعض بنی عباس ولا تقوم الساعة حتی تکون ولایتھم لامحالة والظاھر ان منھم المھدی المبشر بہ فی الاحادیث الواردة بذکرہ فذکر انہ یواطیء اسمہ اسم النبیؐ واسم ابیہ فیملأ الارض عدلا وقسطا کما ملئت جوراً وظلماً (1)

مسروقؒ کہتے ہیں کہ (ایک دن) ہم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہمیں قرآن پڑھا رہے تھے کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ لوگوں نے حضور ﷺ سے یہ پوچھا تھا کہ اس امت میں کتنے خلفاء ہوں گے؟ حضرت عبداللہ مسعودؓ نے فرمایا کہ جب سے میں عراق آیا ہوں تجھ سے پہلے کسی نے یہ سوال نہیں کیا پھر فرمایا کہ ہاں! ہم نے حضور ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تھا اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس امت میں بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر یعنی بارہ خلفاء ہوں گے۔ یہ حدیث اس سند سے تو ایک ہی راوی سے مروی ہے لیکن اس کی اصل بخاری و مسلم میں جابر بن سمرةؓ کی حدیث سے موجود ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں کا یہ امر (دین) ٹھیک ٹھیک چلتا رہے گا، جب تک کہ بارہ آدمی زمین میں حکمران (خلیفہ) نہ ہو جائیں۔ پھر حضور ﷺ نے آہستہ سے ایک بات کہی (جو میں سن نہ سکا) تو میں نے (پاس بیٹھے ہوئے ایک صاحب سے) پوچھا کہ حضور ﷺ نے کیا فرمایا ہے تو اس نے کہا آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ بارہ کے بارہ خلفاء قریش میں سے ہوں گے۔ روایت کے یہ لفظ امام مسلم نے نقل کیے ہیں۔ اس حدیث کا مقصد بارہ صالح خلفاء کے وجود کی بشارت دینا ہے۔ جو لوگوں میں

1- ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن عمر، تفسیر ابنِ کثیر ۲/۴۷

حق اور انصاف کو قائم کریں گے۔ لیکن اس حدیث سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ بارہ خلفاء یکے بعد دیگرے لگاتار آئیں گے بلکہ ان میں چار تو بالترتیب خلفاء اربعہ یعنی ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ اور باتفاق علماء امت عمر بن عبدالعزیز بھی ان میں شامل ہیں۔ نیز بنوعباس کے بعض خلفاء بھی ان میں سے ہیں اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک یہ سب خلیفہ نہ ہوجائیں اور اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ان بارہ خلفاء میں امام مہدی بھی شامل ہیں۔ جن کے متعلق احادیث میں بشارت آئی ہے، چنانچہ ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ امام مہدیؓ کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام جیسا ہوگا اور ان کے والد کا نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام جیسا ہوگا اور وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ جیسے وہ پہلے ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی۔

جمہور امت کا عقیدہ یہ ہے کہ اخیر زمانے میں امام مہدیؓ کا ظہور برحق اور صدق ہے اور ان کے ظہور کے سلسلے اس قدر روایات آئی ہیں کہ ان پر تواتر معنوی کا اطلاق ہوتا ہے۔ چنانچہ مولانا ادریس کاندھلوی مشکوٰۃ شریف کی شرح التعلیق الصبیح میں لکھتے ہیں:

قد كثرت الروايات بخروج المهدى حتى بلغت حد التواتر المعنوى و شاع ذلك بين علماء السنة حتى عدمن معتقد انهم فالايمان بخروج المهدى واجب كما هو مقرر عند اهل العلم و مدون فى عقائد اهل السنة والجماعت۔ [1]

خروج مہدی کی روایات اتنی کثرت سے ہیں کہ وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکی ہیں اور یہ بات اہل سنت کے درمیان اس درجے مشہور ہیں کہ وہ ان کے عقائد میں شمار ہوتی ہیں۔ پس امام مہدی کے ظہور پر حسب بیان علماء وعقائد اہل سنت والجماعت ایمان لانا ضروری ہے۔

ظہور مہدی کی قطعیت:

ظہور مہدی اس قدر یقینی ہے اور ہمارے عقائد کا حصہ ہے کہ اس سے انکار نہیں کیا

1- کاندھلوی، محمد ادریس، التعلیق الصبیح شرح مشکوٰۃ ۶/ ۱۹۸

جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں ملا علی قاری نے مرقاۃ میں مسند احمد اور ابوداؤد کے حوالے سے حضرت علیؓ کی مرفوع روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

لو لم یبق من الدھر الّا یوم بعث اللّٰہ تعالٰی رجلا من اھل بیتی یملأھا عدلا کما ملئت جورا، ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ مرفوعا لولم یبق من الدنیا الّا یوم لطول اللّٰہ ذلك الیوم حتی یملك رجل من اھل بیتی یملك جبال الدیلم والقسطنطنیہ۔ [1]

"اگر زمانے کا صرف ایک دن بچے (اور مہدی نہ آئے، علامات قیامت پوری ہوجائیں) تب بھی اللہ تعالٰی میرے گھر والوں میں سے ایک آدمی کو بھیج کر رہیں گے۔ جوزمین کو اس طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ اگر دنیا کی مدت ختم ہونے میں صرف ایک دن بچے (تب بھی ظہور مہدی کے لیے) اللہ تعالٰی اس دن کو اتنا طویل کردیں گے کہ میرے اہلِ بیت میں سے ایک آدمی دیلم اور قسطنطنیہ کے پہاڑوں کا مالک ہوجائے"۔

اب ان احادیث کو درج کرتے ہیں جن پر عقیدہ ظہور مہدی کی بنیاد ہے۔

مہدی کا ظہور

قیامت سے پہلے رسول اکرم ﷺ کی اولاد میں سے ایک شخص عربوں پر حکومت کرے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِیْ)) رواہ الترمذی۔ [2]

1- ملا علی قاری، مرقاۃ المفاتیح، ۱۰/۱۷۴

2- الترمذی، ابوعیسٰی محمد بن عیسٰی، سنن الترمذی، ابواب الفتن، باب ماجاء فی المھدی ۴/۵۰۵

حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عرب کا بادشاہ ایک ایسا آدمی بنے گا جو میرے اہلِ بیت میں سے ہوگا اور اس کا نام میرے نام جیسا ہوگا"۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اَلْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ وُّلْدِ فَاطِمَةَ)) رواہ ابی داؤد۔ (1)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "مہدی میرے خاندان اور فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوگا"۔ اسے ابی داؤد نے روایت کیا ہے۔

امام مہدی کا نام محمد ہوگا اور ان کے والد کا نام بھی رسول اکرم ﷺ کے والد جیسا (یعنی عبداللہ) ہوگا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمًا قَالَ زَائِدَةُ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ رَجُلًا مِنِّيْ أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اِسْمِيْ وَاسْمُ أَبِيْهِ اِسْمَ أَبِيْ)) رواہ ابی داؤد۔ (2)

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے، تب بھی اللہ تعالیٰ اس دن کو اتنا لمبا کردے گا کہ میرے خاندان یا میرے اہلِ بیت سے ایک شخص کو خلیفہ بنائے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا"۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

خلیفہ وقت کی موت کے بعد نئے خلیفہ کی بیعت پر اختلاف ہوگا بالآخر امام مہدی (محمد بن عبداللہ) کی بیعت پر لوگ متفق ہوجائیں گے۔ امام موصوف کی بیعت مسجد حرام میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ہوگی اور امام مہدی کی بیعت کو بغاوت سمجھ کر کچلنے کے لیے آنے والا لشکر بیداء کے مقام پر دھنس جائے گا۔ امام مہدی کی یہ کرامت

1- ابی داؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الفتن، باب المهدی ۴/۱۰۴

2- ابی داؤد سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الفتن، باب المهدی ۴/۱۰۴

دیکھ کر عراق اور شام کے علماء فضلاء جوق در جوق امام صاحب کی بیعت کے لیے مکہ مکرمہ پہنچنا شروع ہو جائیں گے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَيَأْتِيْ مَكَّةَ فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهٖ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ فَيُجَهِّزُ اِلَيْهِ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَآءِ خُسِفَ بِهِمْ، فَيَأْتِيْهِ عَصَآئِبُ الْعِرَاقِ وَ اَبْدَالُ الشَّامِ)) رواه الطبراني (1)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے "ایک خلیفہ کی وفات پر لوگوں میں اختلاف ہو جائے گا۔ بنو ہاشم کا ایک آدمی (مدینہ سے) مکہ آئے گا۔ لوگ اس کو گھر سے نکال کر (مسجد حرام میں) لے آئیں گے۔ حجر اسود اور ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کریں گے۔ شام سے ایک لشکر مکہ مکرمہ پر چڑھائی کے لیے آئے گا۔ جب وہ بیداء کے مقام پر پہنچے گا تو اسے دھنسا دیا جائے گا اس کے بعد عراق اور شام سے علماء و فضلاء امام مہدی کے پاس (بیعت کے لیے) آئیں گے"۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

بیعت لینے کے بعد امام مہدی اپنے ساتھیوں سمیت بیت اللہ شریف میں پناہ لیں گے۔ ابتداء امام موصوف کے ساتھیوں کی تعداد اور وسائل بہت کم ہوں گے اور وہ کسی فوج سے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ خسف کے ذریعے ان کی مدد فرمائے گا۔

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَيَعُوْذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنْعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ يُبْعَثُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ)) رواه مسلم۔ (2)

1- الهيثمي، نور ادين علي بن بكر، مجمع الزوائد، كتاب الفتن، باب ما جاء في المهدي ۷/۳۹۹

2- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحيح، كتاب الفتن، باب اشراط الساعة ۱/۵۲

حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس گھر یعنی کعبۃ اللہ میں کچھ لوگ پناہ لیں گے جن کے پاس دشمن کا حملہ روکنے کی طاقت نہیں ہوگی نہ ان کی تعداد زیادہ ہوگی نہ ان کے پاس اسلحہ ہوگا ایک لشکر (انہیں ختم کرنے کے لیے) بھیجا جائے گا وہ بیداء کے مقام پر پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

بیداء کے مقام پر دھنسنے والے لشکر میں سے صرف ایک آدمی بچے گا جو واپس جا کر حکومت کو کامیاب بغاوت (یعنی انقلاب) کی خبر دے گا۔

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُوْنَهُ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِيْ أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقٰى إِلَّا الشَّرِيْدُ الَّذِيْ يُخْبِرُ عَنْهُمْ)) رواه مسلم۔ (1)

حضرت حفصہؓ نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''ایک لشکر بیت اللہ شریف پر حملہ کرنے کی نیت سے جب بیداء کے مقام پر پہنچے گا تو پہلے اس لشکر کا قلب (درمیانی حصہ) زمین میں دھنسے گا تو آگے کا حصہ پچھلے حصے کو (مدد کے لیے) پکارے گا لیکن سب کے سب زمین میں دھنس جائیں گے سوائے ایک قاصد کے وہی (واپس) جا کر لوگوں کو خبر دے گا''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

امام مہدی کی خلافت اور دیگر امورِ خلافت صرف ایک رات میں طے ہو جائیں گے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللّٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ)) رواه ابن ماجة۔ (2)

حضرت علیؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مہدی ہمارے اہلِ بیت میں سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کی (خلافت کا) انتظام ایک ہی رات میں فرما دے گا''۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

1- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن واشراط الساعة ۲۲۱۰/۴

2- ابن ماجه ابی عبدالله بن یزید، سنن ابن ماجه کتاب الفتن، باب خروج المهدی ۳۶۷/۲

امام مہدی کا دورِ خلافت سات سال تک ہوگا۔ وہ کشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے ہوں گے۔ نیز امام مہدی اپنے دورِ حکومت میں مکمل عدل و انصاف قائم کریں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اَلْمَهْدِیُّ مِنِّیْ، اَجْلَی الْجَبْهَةِ اَقْنَی الْاَنْفِ یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا ظُلْمًا یَمْلِكُ سَبْعَ سِنِیْنَ)) رواہ ابی داؤد۔ (1)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مہدی مجھ سے ہوگا اس کی پیشانی کشادہ اور ناک اونچی ہوگی زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی وہ سات سال تک حکومت کرے گا''۔ اسے ابی داؤد نے روایت کیا ہے۔

خلیفہ مہدی کے زمانے میں دولت کی اس قدر فراوانی ہوگی کہ وہ عوام میں بلاحساب کتاب دولت تقسیم کریں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ خَلِیْفَةٌ یَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا یَعُدُّهٗ)) رواہ مسلم۔ (2)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال بغیر گنتی کے تقسیم کرے گا''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

امام مہدی (فجر کی) نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور امام مہدی کی امامت میں نماز ادا کریں گے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ ((لَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ، فَیَقُوْلُ: اَمِیْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ: لَا، اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَکْرِمَةَ اللّٰہِ

1- ابی داؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الفتن، باب المهدی ۱۰۵/۴

2- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب اشراط الساعة ۲۲۳۶/۴

هٰذِہِ الْاُمَّۃَ)) رواہ مسلم۔ (1)

حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے لڑتا رہے گا وہ گروہ قیامت تک (حق پر) قائم رہے گا۔ جب حضرت عیسیٰ بن مریمؑ (آسمان سے) نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر حضرت عیسیٰؑ سے گزارش کرے گا "تشریف لائیں اور ہمیں نماز پڑھائیں"۔ حضرت عیسیٰؑ جواب میں فرمائیں گے۔ "نہیں! تم خود ہی آپس میں ایک دوسرے کے امام ہو"۔ یہ اس امت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اعزاز (2) ہے"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

امام مہدی اور ان کے ظہور کے متعلق واردشدہ احادیث کا خلاصہ درج ذیل ہے:

1- "امام مہدی، حضور ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

2- ان کا نام محمد ہوگا اور ان کے والد کا نام بھی رسول اکرم ﷺ کے والد جیسا (یعنی عبداللہ) ہوگا۔

3- ان کا دورِ خلافت سات سال ہوگا۔ وہ کشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے ہوں گے۔ زبان میں قدرے لکنت ہوگی۔

4- ان کے ظہور کا پسِ منظر کچھ یوں ہے کہ خلیفہ وقت کی موت کے بعد نئے خلیفہ کی بیعت پر اختلاف ہوگا۔ بالآخر امام مہدی (محمد بن عبداللہ) کی بیعت پر لوگ متفق ہوجائیں گے۔ (حضرت مہدی حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان طواف کرتے ہوں گے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت ان کو پہچان لے گی اور آپ کو مجبور کرکے بیعت لے گی)

ان کی بیعت مسجدِ حرام اور مقامِ ابراہیم کے درمیان میں ہوگی۔

5- بیعت لینے کے بعد امام مہدی اپنے ساتھیوں سمیت بیت اللہ شریف میں پناہ

1- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الایمان، باب بیان نزول عیسیٰ بن مریمؑ ۱/ ۱۳۷

2- حضرت عیسیٰؑ کا نبی اکرم ﷺ کا امتی بن کر آنا امت محمدیہ کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔

لیں گے۔

6- ان کی خلافت اور دیگر امور ایک راہ میں طے ہو جائیں گے۔

7- امام مہدی کی زیرِ قیادت مسلمانوں اور رومیوں (مسیحیوں) کے درمیان خون ریز جنگ ہوگی۔ جس میں بالآخر مسلمانوں کو فتح مبین ہوگی۔ اس کے بعد امام مہدی قسطنطنیہ (استنبول) پر حملہ کریں گے یہ شہر صرف نعرہ تکبیر بلند کرنے سے ہی فتح ہو جائے گا۔

8- استنبول کی فتح کے بعد کچھ عرصہ ہی گزرے گا۔ کہ دجال کا ظہور ہو جائے گا۔

9- حضرت امام مہدی دجال کے خلاف صف بندی کر رہے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰؑ نازل ہوں گے۔

10- ان کے دورِ حکومت میں مکمل عدل وانصاف ہوگا۔

11- خلیفہ مہدی کے زمانے میں دولت کی اس قدر فراوانی ہوگی کہ وہ عوام میں بلاحساب وکتاب تقسیم کریں گے۔

12- آپ کی خلافت کی مدت سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔

13- بعد ازاں آپ کی وفات ہو جائے گی۔ حضرت عیسیٰؑ آپ کی نمازِ جنازہ پڑھا کر دفن فرمائیں گے"۔ (1)

مسیح دجال کا ظہور:

مسیح دجال کا ظہور قیامت کی دس بڑی علامتوں میں سے پہلی علامت ہے اور مسلمانوں کے لیے بہت بڑا فتنہ ہے۔ آپ ﷺ کا ارشادِ پاک ہے کہ آدم سے لے کر قیامت تک اللہ کی مخلوق میں دجال سے بڑا فتنہ کوئی نہیں ہوگا۔ (مسلم) لوگوں کی آزمائش کے لیے اللہ نے اسے بے پناہ قدرت دے رکھی ہوگی اس کے حکم سے بارش برسے گی۔ زمین سے نباتات اگیں گی، جانور موٹے تازہ ہو جائیں گے، ان کا دودھ بڑھ جائے گا۔ زمین کو حکم دے گا تو وہ خزانے باہر نکال دے گی آدمی کو قتل کرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا حکم دے گا تو وہ زندہ ہو جائے گا۔ اس طرح کے غیر معمولی اختیارات

1- شامزئی، مفتی نظام الدین، عقیدہ ظہور مہدی، ملخص ص: ۵-۱۲

دکھانے کے بعد وہ لوگوں سے مطالبہ کرے گا کہ مجھے اپنا رب مانو کئی ضعیف ایمان والے اس سے مرعوب ہو کر اپنا ایمان کھو بیٹھیں گے۔

دجال بڑی تیزی کے ساتھ دنیا کا چکر لگائے گا لیکن مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ دجال دمشق پہنچے گا تو امام مہدی پہلے سے دمشق میں موجود ہوں گے اور دجال کے ساتھ آخری معرکہ لڑنے کی تیاری کر رہے ہوں گے اسی دوران نمازِ فجر سے پہلے دو فرشتوں کی مدد سے عیسیٰؑ دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینار پر نازل ہوں گے۔ امام مہدی کی اقتداء میں نماز فجر ادا کریں گے۔ اس وقت دجال ستر ہزار یہودیوں کے لشکر سے محاصرہ کئے ہوگا۔ اسلامی فوج کی قیادت اب حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھ میں ہوگی۔ آپ دجال کے لشکر پر حملہ کریں گے۔ گھمسان کی جنگ ہوگی اور ''لد'' کے مقام پر دجال گرفتار ہو جائے گا۔ جہاں حضرت عیسیٰؑ اپنے نیزے سے قتل کریں گے۔ دجال کے قتل کے بعد مسیحیت اور یہودیت ختم ہو جائے گی۔ ساری دنیا میں صرف ایک ملت...... ملتِ اسلامیہ...... باقی رہ جائے گی۔ دجال اصل میں دَجِلَۃٌ سے مشتق ہے ابن منظور الافریقی دجال کے مفہوم کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الدجال هو المسيح الكذاب وانما دجله سحره و كذبه...... رجل من يهود يخرج من آخر هذه الامة سمي بذالك لأنه يدجل الحق بالباطل، وقيل: بل لأنه يغطي الارض بكثرة جموعه وقيل: لأنه يغطي على الناس بكفره وقيل لانه يدعي الربوبية و كل هذه المعاني متقارب۔[1]

''دجال جھوٹا مسیح ہوگا۔ اور بے شک اس کا فریب، جادو اور جھوٹ ہے۔ وہ یہود میں سے ہوگا۔ اس کا خروج اس امت کے آخری زمانہ میں ہوگا۔ اسے یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کہ وہ حق کو باطل میں لائے گا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ زمین پر اپنی جماعت اور لوگوں پر اپنے کفر کی وجہ سے چھا جائے گا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ربوبیت کا دعویٰ

1- ابن منظور الافریقی، لسان العرب ۲۹۴/۴

کرے گا۔ یہ سارے معانی قریب قریب ہیں"۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی بیان کرتے ہیں:

جن احادیث میں دجال کا ذکر ہے اور اس کے اوصاف و علامات بیان کئے گئے ہیں۔ وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکی ہیں۔ ان میں صاف اس کی صراحت ہے کہ وہ ایک معین شخص ہوگا۔ جس کی کچھ معین صفات ہوں گی۔ وہ ایک خاص اور معین زمانہ میں ظاہر ہوگا نیز ایک معین قوم میں ظاہر ہوگا۔ جو یہودی ہیں اس لیے ان تمام وضاحتوں کی موجودگی میں نہ اس کے انکار کی گنجائش ہے نہ ضرورت۔ (1)

اب ان احادیث کو قرطاس پر منتقل کرتے ہیں جن میں دجال کا ذکر ہے۔

مسیح دجال کا ظہور (2)

قیامت سے قبل دجال ظاہر ہوگا اور دجال کے خروج کی ابتداء ایران کے شہر خراسان سے ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَنَّ الدَّجَّالَ یَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ یُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ یَتْبَعُهٗ اَقْوَامٌ کَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ))

رواہ ابن ماجہ (3)

1- ندوی سید ابوالحسن علی، معرکہ ایمان و مادیت ۱۴۵

2- عربی زبان میں مسیح کے مختلف معانی ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: کسی چیز کو پونچھنے والا، کسی چیز پر ہاتھ پھیرنے والا، کسی بیماری کے لیے عافیت کی دعا کرنے والا اور بہت زیادہ سچ بولنے والا، بہت زیادہ سفر کرنے والا، حضرت عیسیٰؑ کے لیے مسیح کا لفظ انہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مسیح کے دوسری معانی یہ ہیں آنکھ سے کانا، بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا، بہت زیادہ سفر کرنے والا دجال کو مسیح انہی دوسرے معنوں میں کہا گیا ہے۔ یاد رہے کہ دجال مبالغہ کا صیغہ ہے جس کا مطلب ہے بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا یا بہت زیادہ فریب دینے والا۔

3- ابن ماجہ ابی عبداللہ بن یزید، کتاب الفتن، باب فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریمؑ ۲/۳۸۹۱

حضرت ابوبکر صدیقؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آگاہ فرمایا ”دجال مشرق کی سرزمین سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہے چمڑہ بھری ڈھالوں جیسے چہروں (1) والے لوگ اس کے ساتھ ہوں گے“۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

دجال کا ظہور ایسے وقت میں ہوگا جب لوگ اس سے بالکل غافل ہو چکے ہوں گے۔

عَنْ صَعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يقول ((لَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتّٰى يَذْهَلَ النَّاسُ عَنْ ذِكْرِهٖ حَتّٰى تَتْرُكَ الْاَئِمَّةُ ذِكْرَهٗ عَلَى الْمَنَابِرِ)) رواه احمد۔ (2)

حضرت صعب بن جثامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”دجال ظاہر نہیں ہوگا مگر اس وقت جب لوگ اسے بالکل بھول چکے ہوں گے حتیٰ کہ ائمہ (مساجد) منبروں پر اس کا ذکر کرنا بھی چھوڑ دیں گے“۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

کسی بات پر غضب ناک ہونا دجال کے خروج کا سبب بنے گا۔

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَوَّلَ مَا يَبْعَثُهٗ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهٗ)) رواه مسلم۔ (3)

حضرت حفصہؓ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دجال کا لوگوں کے سامنے نکلنے کا پہلا سبب اس کا غصہ ہوگا جو اسے غضبناک بنا دے گا“۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

دجال کہاں ہے؟

دجال بحرِ ہند کے کسی نامعلوم جزیرے پر زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَّرَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: ((اِنَّهٗ حَبَسَنِيْ حَدِيْثٌ كَانَ يُحَدِّثُنِيْهِ تَمِيْمُ الدَّارِيُّ، عَنْ

1- چمڑہ بھری ڈھالوں جیسے چہروں سے مراد گوشت سے پُر چپٹے چہرے والے لوگ ہیں واللہ اعلم بالصواب!

2- امام احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل، ۸۲/۴

3- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحيح، كتاب الفتن، باب ذكر ابن صياد ۲۲۴۷/۴

رَجُلٍ كَانَ فِيْ جَزِيْرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ، فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ: مَا أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ اِذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُوْ فِيْمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الدَّجَّالُ خَرَجَ النَّبِيُّ الْأُمِّيِّيْنَ بَعْدُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ! قَالَ: أَطَاعُوْهُ أَمْ عَصَوْهُ؟ قُلْتُ: بَلْ أَطَاعُوْهُ قَالَ: ذَاكَ خَيْرٌ لَّهُمْ)) رواه ابی داؤد۔ (1)

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اکرم ﷺ عشاء کی نماز کے لیے دیر سے تشریف لائے اور فرمایا "مجھے تمیم داری (ایک عیسائی عالم جو بعد میں مسلمان ہوگئے) کی ان باتوں نے روک لیا تھا جو وہ مجھ سے کر رہا تھا۔ تمیم نے ایک آدمی کے حوالے سے مجھے بتایا کہ وہ آدمی سمندر کے کسی جزیرہ پر (کشتی کے سمندری طوفان میں پھنس جانے کی وجہ سے) پہنچ گیا جہاں اسے ایک عورت ملی۔ جو اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔ اس آدمی نے عورت سے پوچھا: "تو کون ہے؟" عورت نے جواب دیا: "میں دجال کی جاسوس ہوں تو ذرا اس محل کی طرف آ"۔ میں اس محل میں چلا گیا وہاں میں نے ایک آدمی دیکھا جو بالوں کو کھینچ رہا تھا طوق وسلاسل میں جکڑا ہوا تھا اور زمین و آسمان کے درمیان اچھل کود کر رہا تھا میں نے پوچھا: "تو کون ہے؟" اس آدمی نے جواب دیا "میں دجال ہوں"۔ پھر دجال نے پوچھا "کیا امیوں کے نبی ظاہر ہوگئے؟" اس آدمی نے جواب دیا "ہاں!" دجال نے پوچھا "لوگوں نے اس کی اطاعت کی یا نافرمانی؟" اس آدمی نے کہا "اطاعت" دجال نے کہا "یہ ان کے لیے اچھا ہے"۔ اسے ابی داؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلَا إِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ أَوْ نَحْوِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ وَأَوْ مَا بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ)) رواه مسلم۔ (1)

1- ابی داؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الفتن و اشراط الساعۃ باب فی خبر الجساسۃ ۴/۱۱۶

2- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن و اشراط الساعۃ باب قصۃ الجساسۃ ۴/۲۲۶۴

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آگاہ رہو، دجال شام یا یمن کے سمندر میں موجود ہے (پھر فرمایا) نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے وہ مشرق کی طرف ہے۔ وہ مشرق کی طرف (1) ہے''۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ کیا، اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

دجال کون ہے؟

مدینے کے یہودی گھرانے میں پیدا ہونے والا ''صاف'' دجال ہے جو پہلے اسلام لایا لیکن بعد میں مرتد ہوگیا۔ اور اس کی کنیت ابن صیاد یا ابن صائد ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ لِیْ اِبْنُ صَائِدٍ فَاَخَذَتْنِیْ مِنْهُ ذَمَامَةٌ هٰذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَالِیْ وَلَكُمْ یَا اَصْحٰبَ مُحَمَّدٍ ﷺ اَلَمْ یَقُلْ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ یَهُوْدِیٌّ وَقَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا یُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْ وُلِدَ لِیْ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَجْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتّٰی كَادَ اَنْ یَّاْخُذَنِیَّ قَوْلُهٗ قَالَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ الْاٰنَ حَیْثُ هُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاهُ اُمَّهٗ قَالَ وَقِیْلَ لَهٗ اَیَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَیَّ مَا كَرِهْتُ۔ رواہ مسلم۔ (2)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں ابن صائد نے مجھ سے کچھ باتیں کیں جن کی وجہ سے مجھے (اسے برا کہنے میں) شرم محسوس ہوئی کہنے لگا ''میں نے اپنے بارے میں لوگوں سے معذرت کی (کہ میں دجال نہیں) لیکن اے اصحابِ رسول ﷺ! معلوم نہیں تمہیں میرے بارے میں کیا (گمان) ہوگیا ہے۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا: کہ دجال یہودی ہوگا میں تو مسلمان ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ دجال کی اولاد

1- رسول اکرم ﷺ نے پہلے شام یا یمن کے سمندر کا ذکر فرمایا پھر فوراً ہی اس کی تردید فرما کر تاکید کے ساتھ مشرق کے کسی سمندر کا ذکر فرمایا شارحین حدیث نے اس کی وضاحت میں یہ لکھا ہے کہ آپ ﷺ کا پہلی بات کی تردید فرما کر دوسری بات کی تین مرتبہ تاکید فرمانا وحی کی بنا پر تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

2- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ذکر ابن صیاد ۲۲۴۲/۴

نہیں ہوگی اور میری اولاد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دجال کا مکہ میں داخل ہونا حرام کیا ہے اور میں نے حج کیا ہے"۔ وہ ایسی باتیں کرتا رہا قریب تھا کہ میں اس کی باتوں پر یقین کر لیتا لیکن ساتھ ہی اس نے کہا "واللہ! میں اچھی طرح جانتا ہوں دجال اس وقت کہاں ہے۔ اس کے ماں باپ کو پہچانتا ہوں"۔ لوگوں نے ابن صائد سے پوچھا "تجھے پسند ہے کیا تو ہی دجال ہو؟" کہنے لگا "اگر مجھے بنایا جائے تو میں ناپسند نہیں کروں گا"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَرَرْنَا بِصِبْیَانٍ فِیْھِمْ ابْنُ صَیَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْیَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَیَّادٍ فَکَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَرِہَ ذٰلِکَ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم تَرِبَتْ یَدَاكَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَا بَلْ تَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عُمَرُ ذَرْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰی اَقْتُلَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یَّکُنِ الَّذِیْ تَرٰی فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ قَتْلَہٗ رواہ مسلم۔ (1)

حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہمارا گزر بچوں سے ہوا جن میں ابن صیاد بھی تھا۔ تمام بچے بھاگ گئے لیکن ابن صیاد بیٹھا رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بری لگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تیرے ہاتھ غبار آلود ہوں کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟" وہ بولا "نہیں" پھر ابن صیاد کہنے لگا "تو (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟" حضرت عمر رضی اللہ عنہ (جو کہ آپ کے ساتھ تھے) نے کہا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت دیں میں اسے قتل کر دوں"۔ (ارتداد کی وجہ سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر یہ وہی ہے جس کا تجھے شک ہے (یعنی دجال) تو پھر تو اسے قتل نہیں کر سکتا"۔ (اور اگر کوئی اور ہے تو اسے قتل کرنے کا فائدہ نہیں) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

1- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ذکر ابن صیاد ۴/۲۲۴۰۔

کیا ابنِ صیاد ہی دجال ہے؟:

یہ ایک معرکۃ الآراء بحث ہے جس میں کوئی حتمی رائے قائم کرنا انتہائی مشکل ہے کیونکہ اکابر علماء دو گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔

1- بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے جیسے حضرت عمر، عبداللہ بن عامر، عبداللہ بن مسعود، جابر بن عبداللہ، ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم امام قرطبی اور قاضی شوکانی رحمہما اللہ وغیرہ۔

2- اکثر اکابر اور جمہور اہل علم کی رائے یہی ہے کہ ابن صیاد اور دجال دو الگ شخصیتیں ہیں جس طرح مہدی اور عیسیٰؑ دو الگ شخصیتیں ہیں۔ اسی طرح ابنِ صیاد اور دجال ایک نہیں ہو سکتے۔

چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"قال العلماء وقصة مشكله وأمره مشتبه في أنه هل هو المسيح الدجال المشهور أم غيره وه بتك في أنه دجال من الدجاجلة قال العلماء وظاهر الاحاديث أن النبيﷺ لم يوح اليه بأنه المسيح الدجال ولا غيره وانما أوحي اليه بصفات الدجال وكان في ابن صياد قرائن محتملة فلذالك كان النبيﷺ لا يقطع بانه الدجال ولا غيره ولهذا قال لعمرؓ ان يكن هو فلن لستطع قتله"۔ (1)

ابن صیاد کے مشہور مسیح دجال ہونے یا نہ ہونے کا قصہ مشتبہ اور مشکل معاملہ ہے البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ منجملہ اور دجالوں کے ایک یہ بھی تھا۔ علماء فرماتے ہیں کہ بظاہر احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس سلسلے میں کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی کہ وہی مسیح الدجال ہے یا کوئی اور؟ البتہ دجال کی کچھ صفات آپ کو بذریعہ وحی بتا دی گئی تھیں جن میں سے کچھ ابن صیاد پر صادق آتی تھیں اسی لیے حضور قطعی طور پر فیصلہ نہ کر سکے کہ وہی دجال ہے یا کوئی اور؟ اور اسی وجہ سے حضرت عمرؓ سے

1- امام نووی، شرح صحیح مسلم ۱۸/۴۶

فرمایا کہ اگر یہ وہی ہوا تو تمہیں اس کو قتل کرنے کی طاقت نہیں"۔

حافظ ابن کثیر مشہور مفسر قرآن اور مؤرخ فرماتے ہیں:

"لیس ابن صیاد هو الدجال الاکبر انما هو احد الدجالة الکبار الکثار قال بعض الصحابة یظنه الدجال وهو لیس به انما کان رجلاً صغیرا...... ویحتمل ان یکون هذا قبل ان یوحی الی رسول اللّٰہ ﷺ فی شان الدجال وتعیینه وقد تقدم حدیث الداری فی ذلك وهو فاصل فی هذا المقام ما"۔ (1)

ابن صیاد دجال اکبر نہیں البتہ وہ بڑے دجالوں میں سے ایک ضرور ہے بعض علماء کا کہنا ہے کہ ابن صیاد کو بعض صحابہ دجال خیال کرتے تھے۔ حالانکہ وہ دجال نہیں وہ تو ایک چھوٹا آدمی تھا...... یہ احتمال بھی ہے کہ شاید نبی کریم ﷺ (کا ابن صیاد کے دجال ہونے میں تذبذب) دجال اکبر کے تعین کی وحی سے پہلے ہو جیسا کہ تمیم داری والی حدیث گذر چکی ہے۔ اس مسئلے میں قول فیصل ہے (کہ ابن صیاد دجال نہیں) اس کے علاوہ بھی کئی احادیث ذکر کر رہے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ابن صیاد دجال اکبر نہیں۔ (واللہ اعلم)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ہر نبی نے اپنی قوم کو فتنہ دجال سے باخبر کیا ہے اور ظاہر ہے کہ جب ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے تو معلوم ہوا کہ دجال نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری سے بہت پہلے دنیا میں موجود تھا۔ ورنہ نوحؑ کے ڈرانے کا کیا معنی؟ ابن صیاد تو نبیؐ کے دور میں پیدا ہوا، پلا بڑھا اور عجیب وغریب حالات و واقعات کا اس سے ظہور ہوا۔ بھلا یہ دونوں ایک کیسے ہو سکتے ہیں؟ دجال تو صدیوں سے موجود ہے اور ابن صیاد زمانہ نبوی میں پیدا ہوا اس کو دجال کیسے کہا جا سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ابن صیاد دجال نہیں، یہ دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔

دجال کا حلیہ

دجال کی ایک آنکھ کانی اور اس کے سر کے بال گھنگھریالے ہوں گے رنگ سرخ اور جسم بھاری ہوگا۔

1- ابنِ کثیر، اسماعیل بن عمر، النهایة فی الفتن ۱/۵۴

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اَطُوْفُ بِالْکَعْبَۃِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعْرِ یَنْطُفُ اَوْ یُھْرَاقُ رَأْسُہٗ مَآءً قُلْتُ مَنْ ھٰذَا؟ قَالُوا ابْنُ مَرْیَمَ ثُمَّ ذَھَبْتُ اَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِیْمٌ اَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ اَعْوَرُ الْعَیْنِ کَاَنَّ عَیْنَہٗ عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ قَالُوْا ھٰذَا الدَّجَّالُ)) رواہ البخاری۔ (1)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں طواف کر رہا ہوں اچانک میں نے ایک آدمی دیکھا گندم گوں، سیدھے بالوں والا اس کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا جیسے ابھی ابھی غسل کیا ہو میں نے پوچھا ''یہ کون ہے؟'' انہوں نے بتایا ''عیسیٰ بن مریمؑ''۔ پھر میں نے دوسری طرف توجہ کی تو ایک سرخ رنگ کا موٹا آدمی نظر آیا جس کے سر کے بال گھنگھریالے آنکھ کانی تھی جس طرح پھولا ہوا انگور ہو میں نے پوچھا ''یہ کون ہے؟'' انہوں نے جواب دیا ''یہ دجال ہے''۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((مَا بُعِثَ نَبِیٌّ اِلَّآ اَنْذَرَ اُمَّتَہٗ اَلْاَعْوَرَ الْکَذَّابَ اَلَآ اِنَّہٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ بَیْنَ عَیْنَیْہِ مَکْتُوْبٌ کَافِرٌ)) رواہ البخاری۔ (2)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اپنی امت کو کانے اور جھوٹے (دجال) سے نہ ڈرایا ہو آگاہ رہو وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوگا''۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

سید مناظر احسن گیلانی لکھتے ہیں:

1- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال ۱۲۲۷

2- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال ۱۲۲۸

''کاتب'' یعنی لکھنے پڑھنے والے لوگ اور ''غیر کاتب'' یعنی نوشت وخواندہ کا سلیقہ جن میں نہ ہو۔ کسی سے بھی دجال کی یہ خصوصیت مخفی نہ رہے گی۔ گویا یوں سمجھنا چاہیے کہ کفر یعنی ''ک،ف،ر'' یہی دجالی تہذیب وتمدن کا امتیازی چھاپ ہوگا۔ ماحول ہی ایسا پیدا ہوجائے گا کہ دنیا بے ایمانی، الحاد اور بے دینی کا شکار ہوتی چلی جائے گی''۔ (1)

دجال کے سر پر بہت زیادہ بال ہوں گے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَلدَّجَّالُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُسْرٰى، جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهٗ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهٗ جَنَّةٌ نَارٌ)) رواہ ابن ماجہ۔ (2)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے اس کے سر پر بہت زیادہ بال ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور جہنم ہوگی، (خبردار) اس کی جہنم جنت ہوگی اور جنت جہنم ہوگی''۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

دجال کا فتنہ

دجال کے پاس جنت اور جہنم دونوں ہوں گی حقیقت میں اس کی جہنم جنت ہوگی اور جنت جہنم ہوگی۔

عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيْثًا مَا حَدَّثَهٗ نَبِىٌّ قَوْمَهٗ إِنَّهٗ أَعْوَرُ وَإِنَّهٗ يَجِىْءُ مَعَهٗ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِىْ يَقُوْلُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِىَ النَّارُ)) رواہ مسلم۔ (3)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی بات نہ بتاؤں جو اس سے پہلے کسی نبی نے اپنی امت کو نہ بتائی ہو (وہ

1- گیلانی، مناظر احسن، دجالی فتنہ کے نمایاں خط وخال، ص۲۱

2- ابن ماجہ ابی عبداللہ بن یزید، سنن ابن ماجہ کتاب الفتن، باب فتنہ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم ۲/۱۳۵۳

3- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ذکر الدجال ۴/۲۲۵

یہ ہے کہ) دجال کانا ہوگا اور وہ اپنے ساتھ جنت اور جہنم جیسی چیزیں لے کر آئے گا جسے وہ جنت کہے گا دراصل وہ جہنم ہوگی اور جسے وہ جہنم کہے گا وہ جنت ہوگی"۔ اسے مسلم نے روایت ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: فِي الدَّجَّالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاءُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا)) رواہ مسلم۔ (1)

حضرت حذیفہؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دجال کے بارے میں ارشاد فرمایا "اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، درحقیقت اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگا اور اس کا پانی آگ ہوگی (خبردار!) اپنے آپ کو ہلاک نہ کرلینا"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

دجال کے پاس پانی ہوگا جو درحقیقت آگ ہوگی، اور آگ ہوگی جو درحقیقت شیریں پانی ہوگا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ))
رواہ مسلم۔ (1)

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دجال جب نکلے گا تو اس کے پاس پانی اور آگ ہوں گے جسے لوگ پانی سمجھیں گے وہ درحقیقت جلانے والی آگ ہوگی اور جسے لوگ آگ سمجھیں گے درحقیقت وہ ٹھنڈا شیریں پانی ہوگا لہٰذا تم میں سے جو کوئی وہ موقع پائے تو اسے چاہیے کہ وہ آگ میں کود پڑے کیونکہ وہ میٹھا اور پاکیزہ پانی ہوگا"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ذکر الدجال ۴/۲۲۴۹

2- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ذکر الدجال ۴/۲۲۵۰

دجال کے حکم سے آسمان سے بارش برسے گی، زمین سے گھاس اور اناج وغیرہ اُگے گا جانور پہلے سے زیادہ دودھ دینا شروع کردیں گے۔

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَؓ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ فَيَأْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا وَأَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِأَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ)) رواه مسلم۔ (1)

حضرت نواس بن سمعانؓ کہتے ہیں ایک روز رسول اکرم ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا ہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! زمین میں اس کا گھومنا کس تیزی سے ہوگا؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اس بارش کی طرح جسے ہوا پیچھے سے دھکیلتی ہے وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں اپنے آپ پر ایمان لانے کی دعوت دے گا وہ ایمان لے آئیں گے اور اس کی بات مان لیں گے چنانچہ وہ آسمان کو حکم دے گا اور وہ بارش برسائے گا زمین کو حکم دے گا اور وہ نباتات اگائے گی شام کے وقت (لوگوں کے) جانور چراگاہوں سے واپس آئیں گے تو ان کی کوہانیں پہلے سے بڑی ہوں گی تھن کشادہ ہوں گے اور پسلیاں خوب بھری ہوں گی (یعنی پہلے سے جانور موٹے تازے نظر آئیں گے۔ یہ اس قوم کے ایمان لانے کا صلہ ہوگا) پھر وہ دوسری قوم کے پاس جائے گا اور انہیں اپنے آپ پر ایمان لانے کی دعوت دے گا لیکن وہ اس کی دعوت کا انکار کردیں گے چنانچہ دجال وہاں سے چلا جائے گا اور ان پر قحط سالی مسلط ہوجائے گی اور ان کے مالوں میں سے کچھ بھی ان کے پاس نہ رہے گا دجال ویران جگہ کی طرف چلا جائے گا

1- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ذکر الدجال ۲۲۵۲/۴

اور زمین کو حکم دے گا اپنے خزانے اگل دے تو زمین اپنے خزانے اس طرح نکال کر جمع کردے گی جس طرح شہد کی مکھیاں بڑی مکھیوں کے گرد ہجوم کرتی ہیں"۔ (1) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

ظہور دجال کے بعد کسی کا ایمان لانا قبول نہیں ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا خَیْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ)) رواه مسلم۔ (2)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین باتیں ظاہر ہونے کے بعد کسی ایسے شخص کو ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا یا حالت ایمان میں کوئی نیک کام نہیں کیا (1) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ (2) دجال کا ظاہر ہونا۔ (3) دآبۃ الارض کا نکلنا"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

فتنہ دجال کی شدت:

حضرت آدمؑ سے لے کر قیامت تک فتنہ دجال سے بڑا فتنہ اور کوئی نہیں ہوگا۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((یَقُوْلُ مَا بَیْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ اَکْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ)) رواه مسلم۔ (1)

حضرت ہشام بن عامرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "آدم سے لے کر قیامت تک اللہ کی مخلوق میں سے (فتنہ) دجال سے بڑا اور کوئی

1- اللہ تعالیٰ، بندوں کی آزمائش کے لیے دجال کو بعض کاموں کی قدرت دیں گے جس طرح اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی آزمائش کے لیے شیطان کو وسوسہ ڈالنے کا اختیار دیا ہے لہٰذا دجال کے ان کاموں سے کسی کو غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ اس کے پاس واقعی خدائی اختیارات ہوں گے اگر ایسا ہوتا تو وہ اپنی کانی آنکھ ہی درست کر لیتا یا دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا لفظ "کافر" ہی مٹا لیتا۔

2- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الایمان باب بیان الزمن الذی لا یقبل فیه الایمان ۱/۱۳۸

3- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الفتن واشراط الساعة باب بقیة من احادیث الدجال ۴/۲۲۶۷

(فتنہ) نہیں ہوگا''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ فتنہ دجال کے خوف سے حضرت عائشہؓ رونے لگیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ: ((مَا يُبْكِيْكِ؟)) قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرْتُ الدَّجَّالَ فَبَكَيْتُهُ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ كَفَيْتُمُوْهُ وَاِنْ يَخْرُجْ بَعْدِيْ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ)) رواه احمد۔ (1)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور میں رو رہی تھی آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ''کیوں رو رہی ہو؟'' میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ ﷺ! دجال یاد آگیا ہے اس وجہ سے رو رہی ہوں''۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر دجال میری موجودگی میں نکلا تو تم سب کی طرف سے میں اس کے لیے کافی ہوں لیکن اگر وہ میرے بعد نکلا تو یاد رکھنا تمہارا رب کانا نہیں ہے''۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

دجال کا زمانہ پانے والے لوگوں کو دجال کا آمنا سامنا کرنے سے گریز کرنے کا حکم ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؓ يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَاْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسَبُ اَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهٖ مِنَ الشُّبُهَاتِ اَوْ لِمَا يُبْعَثُ بِهٖ مِنَ الشُّبُهَاتِ)) رواه ابی داؤد۔ (2)

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص دجال کی خبر سنے وہ اس کے سامنے آنے سے گریز کرے اللہ کی قسم جب کوئی آدمی اس کے پاس آئے گا تو یہی سمجھے گا کہ وہ مومن ہے جو شبہے کی چیزیں وہ دے کر بھیجا گیا ہے انہیں دیکھ کر وہ اس کی پیروی کرنے لگے گا''۔ اسے ابی داؤد نے روایت کیا ہے۔

1- الهيثمي، نور الدين علي بن ابي بكر، مجمع الزوائد، كتاب الفتن، باب ماجاء في الدجال ٧/٦٥١

2- ابي داؤد، سليمان بن الاشعث، سنن ابي داؤد، كتاب الملاحم، باب خروج الدجال ٤/١١٤

فتنہ دجال سے ڈر کر مسلمان پہاڑوں میں جا چھپیں گے۔

عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ ؓ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ)) قَالَتْ: اُمُّ شَرِيْكٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((هُمْ قَلِيْلٌ)) رواه مسلم۔ (1)

حضرت ام شریکؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''لوگ دجال (کے ڈر سے) بھاگ کر پہاڑوں میں چلے جائیں گے''۔ حضرت ام شریکؓ نے عرض کیا ''رسول اللہ ﷺ! اس روز عرب (مسلمان) کہاں ہوں گے؟'' (کیا وہ مقابلہ نہیں کریں گے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ اس روز تعداد میں کم ہوں گے''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

فتنہ دجال اس قدر عالمگیر ہوگا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ دنیا کا کوئی ملک اور شہر اس کے فتنے سے محفوظ نہیں رہے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَاهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ نَقَبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهَا الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَخْرُجُ اِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ)) رواه مسلم۔ (2)

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال داخل نہ ہو سوائے مکہ اور مدینہ کے، فرشتے مکہ اور مدینے کے راستوں پر صف باندھے کھڑے ہوں گے اور ان دونوں شہروں کی حفاظت کریں گے دجال مدینہ منورہ کی سنگلاخ زمین تک پہنچے گا تو تین بار زلزلہ آئے گا اور مدینہ منورہ میں موجود تمام کافر اور منافق (ڈر کر) دجال کے پاس چلے جائیں گے''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الفتن، باب قصة الجساسة ۴/۲۲۶۶

2- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الفتن، باب قصة الجساسة ۴/۲۲۶۵

فتنہ دجال کی مدت:

ہمارے شب و روز کے مطابق فتنہ دجال کی مدت ایک سال دو ماہ اور دو ہفتہ ہوگی۔

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَؓ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَقَالَ: ((يَا عِبَادَ اللّٰهِ! فَاثْبُتُوْا)) قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ)) قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: ((لَا اُقْدُرُوْا لَهُ قَدْرَهُ)) رواه مسلم۔ (1)

حضرت نواس بن سمعانؓ کہتے ہیں ایک روز رسول اکرم ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا اور نصیحت فرمائی ''اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا''۔ ہم نے عرض کیا ''دجال کتنی مدت تک زمین میں رہے گا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''چالیس روز، جن میں سے پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا دوسرا دن ایک مہینہ کے برابر ہوگا اور تیسرا روز ہفتہ کے برابر ہوگا اور اس کے بعد 37 روز تمہارے شب و روز کے برابر ہوں گے''۔ ہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! پہلا دن جو سال کے برابر ہوگا اس میں ایک دن کی (پانچ) نمازیں ہی کافی ہوں گی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''نہیں اپنے روز و شب کا اندازہ کر کے (سال بھر کی) نمازیں پڑھنا''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

محمد اقبال کیلانی لکھتے ہیں:

''فتنہ دجال کی مدت کے بارے میں یہ سمجھنا کہ پہلا دن محض مصائب و آلام کی وجہ سے ایک سال کے برابر محسوس ہوگا۔ صریحاً نص حدیث کا انکار ہے۔ حدیث شریف میں یہ وضاحت موجود ہے کہ اس دن میں پانچ نمازیں کافی نہیں ہوں گی بلکہ معمول کے اوقات کا تعین کر کے سال بھر کی نمازیں ادا کرنی ہوں گی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اس دن کو لمبا کر کے سال کے برابر کر دیں گے اور اس کے

1- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال ۲۲۵۲/۴

بعد دوسرا دن مہینہ کے برابر کردیں گے جس میں مہینہ بھر کی نمازیں ادا کرنی ہوں گی اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر کردیں گے جس میں ہفتہ بھر کی نمازیں ادا کرنی ہوں گی"۔ (1)

دجال کے پیروکار:

ایران کے شہر اصفہان سے ستر ہزار یہودی دجال کا ساتھ دیں گے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اِصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ)) رواه مسلم۔ (2)

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "(ایران کے شہر) اصفہان کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادریں اوڑھے ہوئے دجال کا ساتھ دیں گے"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

موٹے اور چوڑے چہرے والی بہت سی قومیں دجال پر ایمان لے آئیں گی۔

عَنْ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهٗ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)) رواه الترمذی۔ (3)

حضرت ابوبکر صدیق ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دجال مشرق کی سرزمین سے ظاہر ہوگا جسے خراسان کہا جاتا ہے بہت سی قومیں اس کے ساتھ ہوں گی جن کے چہرے چمڑہ لگی ڈھالوں کی طرح (موٹے موٹے اور چوڑے چوڑے) ہوں گے"۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

دریائے اُردن پر بھی دجال سے اہلِ ایمان کا معرکہ ہوگا۔

1- کیلانی محمد اقبال، علامات قیامت کا بیان ص ۲۰۹

2- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ذکر الدجال ۴/۲۲۶۶

3- الترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، ابواب الفتن، باب ماجاء من این یخرج الدجال ۴/۵۰۹

عَنْ نُهَيْكِ بْنِ صُرَيْمِ السَّكُوْنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَتُقَاتِلُنَّ الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُقَاتِلَ بَقِيَّتُكُمُ الدَّجَّالَ عَلٰى نَهْرِ الْاُرْدُنِ اَنْتُمْ شَرْقِيَّهٗ وَهُمْ غَرْبِيَّهٗ)) رواه الطبرانی و البزار۔ (1)

حضرت نہیک بن صریم سکونیؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم لوگ مشرکوں سے جنگ کرو گے حتیٰ کہ تمہارے (لشکر سے) باقی ماندہ لوگ دجال سے جنگ کریں گے دریائے اردن پر تم لوگ مشرقی کنارے پر ہو گے اور دجال کا لشکر مغربی کنارے پر ہوگا''۔ اسے طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

دجال کے خلاف جہاد میں ایک بھی یہودی زندہ نہیں بچے گا حتیٰ کہ کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں کوئی یہودی چھپا ہوگا تو وہ پتھر اور درخت پکارے گا ''اے مسلمان! میرے پیچھے یہودی چھپا ہے اسے قتل کر''۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ اَوِ الشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرَ وَالشَّجَرَ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ)) رواه مسلم۔ (2)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں کے خلاف جنگ کریں گے جس میں مسلمان یہودیوں کو قتل کریں گے حتیٰ کہ اگر کوئی یہودی کسی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپا ہوگا تو پتھر یا درخت بولے گا ''اے مسلمان! اللہ کے بندے! ادھر آ میرے پیچھے یہودی چھپا

1- الهیثمی، نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد، کتاب الفتن ۲۶۸/۷

2- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن و اشراط الساعة باب لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل ۲۲۳۹/۴

ہے اسے قتل کر"۔ (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ) غرقد (1) کا درخت ایسا نہیں کرے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ مل کر دجال کے خلاف جہاد کرنے والے مسلمانوں کے لیے جنت کی بشارت ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَؓ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عَصَابَةٌ تَغْزُوْ الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ)) رواه النسائی۔ (2)

رسول اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبانؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری امت کی دو جماعتوں کو اللہ تعالیٰ آگ سے محفوظ فرمائے گا ایک جماعت وہ جو ہندوستان کے خلاف جہاد کرے گی اور دوسری جماعت جو حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے ساتھ مل کر (دجال کے خلاف) جہاد کرے گی"۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

امت محمدیہ کا آخری معرکہ دجال کے خلاف ہوگا اس کے بعد جہاد ختم ہو جائے گا۔

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَاتَزَالُ طَآئِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلُ اٰخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ)) رواه مسلم ابی داؤد۔ (3)

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری امت سے ایک جماعت حق کی خاطر ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی اور غالب رہے گی اس پر جوان سے (یعنی مسلمانوں سے) دشمنی رکھے گا حتیٰ کہ میری امت کا آخری گروہ مسیح دجال کے

1- یاد رہے غرقد ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس کی طرف عام پایا جاتا ہے یہودی اسے اپنا قومی درخت سمجھتے ہیں۔

2- نسائی، ابوعبدالرحمٰن، سنن نسائی، کتاب الجهاد، باب غزوة الهند ۳/ ۲۶۸

3- ابوداؤد، سلیمان بن الاشعثه سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب فی دوام الجهاد ۳/ ۴

خلاف جہاد کرے گا''۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

دجال مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوسکے گا:

مدینہ منورہ میں داخل ہونے والے سات راستوں پر اللہ تعالیٰ دو دو نگران فرشتے مقرر فرمادے گا جو دجال کو مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَایَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَلَھَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ)) رواہ البخاری۔ (1)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مدینہ کے لوگ مسیح دجال سے مرعوب نہیں ہوں گے اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو دو فرشتے پہرہ دے رہے ہوں گے''۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مکہ مکرمہ میں بھی دجال داخل نہیں ہوسکے گا اس کی حفاظت پر بھی اللہ تعالیٰ فرشتے مقرر فرمادیں گے۔ خراسان سے نکلنے کے بعد دجال مدینہ منورہ کا قصد کرے گا احد پہاڑ کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی فرشتے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہیں ہلاک ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((یَاْتِی الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ ھِمَّتُہُ الْمَدِیْنَۃُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَجْھَہٗ قِبَلَ الشَّامِ وَھُنَاکَ یَھْلِکُ)) رواہ مسلم۔ (2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' کانا دجال مشرق کی طرف سے آئے گا اس کا مقصد مدینہ منورہ آنے کا ہوگا وہ احد پہاڑ کے پیچھے تک آئے گا پھر فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہوگا''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

1- البخاری، محمد بن اسماعیل الجامع الصحیح کتاب الفتن، باب ذکر الدجال ۱۲۲۷

2- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح تاب الحج باب صیانۃ المدینۃ من دخول الطاعون والدجال الیھا ۲/۱۰۰۵

اہلِ ایمان کو اللہ تعالیٰ فتنہ دجال سے محفوظ رکھے گا:

اہلِ ایمان کو اللہ تعالیٰ فتنہ دجال سے محفوظ رکھے گا۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ ؓ قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُ قَالَ: ((وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ)) قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ قَالَ: ((هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ)) رواہ مسلم۔ (1)

حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ کہتے ہیں دجال کے بارے میں جتنا میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا اتنا کسی اور نے نہیں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''تجھے اس کی اتنی فکر کیوں ہے وہ تجھے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا؟'' میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! لوگ کہتے ہیں اس کے پاس کھانا اور نہریں ہوں گی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس کے پاس جو کچھ بھی ہوگا وہ اللہ کے نزدیک بہت ہی حقیر ہے''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

اللہ کی رحمت سے ان پڑھ اہلِ ایمان بھی دجال کی پیشانی پر ''کافر'' کا لفظ پڑھ کر اسے پہچان لیں گے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ أَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ)) رواہ مسلم۔ (2)

حضرت حذیفہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دجال کی ایک آنکھ کانی ہے اس کے اوپر ایک پھلی ہوگی اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر مومن پڑھا لکھا یا ان پڑھ لیں گے''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

1- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ذکر الدجال ۴/ ۲۲۵۸

2- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ذکر الدجال، ۴/ ۲۲۴۹

جو لوگ دجال کو پہچان کر اپنے ایمان پر قائم رہیں گے ان پر دجال کا فریب نہیں چلے گا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((یَاْتِی الدَّجَّالُ وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْہِ اَنْ یَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِیْنَۃِ فَیَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِیْ تَلِی الْمَدِیْنَۃَ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ یَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَھُوَ خَیْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِیَارِ النَّاسِ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَشْھَدُ اَنَّکَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَدِیْثَہٗ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَیْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ ھٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُہٗ تَشُکُّوْنَ فِی الْاَمْرِ فَیَقُوْلُوْنَ: لَا قَالَ: فَیَقْتُلُہٗ ثُمَّ یُحْیِیْہِ فَیَقُوْلُ: حِیْنَ یُحْیِیْہِ وَاللّٰہِ! مَا کُنْتُ فِیْکَ قَطُّ اَشَدَّ بَصِیْرَۃً مِنِّی الْآنَ قَالَ: فَیُرِیْدُ الدَّجَّالُ اَنْ یَقْتُلَہٗ فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْہِ)) رواہ مسلم۔ (1)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دجال پر چونکہ مدینہ میں داخل ہونا حرام کر دیا گیا ہے لہٰذا وہ مدینہ سے باہر ایک سنگلاخ زمین پر اترے گا اس وقت مدینہ والوں میں سے سب سے بہتر آدمی دجال کے پاس جائے گا اور کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی دجال ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ ہمیں بتا گئے ہیں دجال (لوگوں سے مخاطب ہو کر) کہے گا اگر میں اس آدمی کو قتل کر دوں پھر زندہ کر دوں تو کیا تمہیں میرے الٰہ ہونے میں کوئی شک رہ جائے گا لوگ کہیں گے نہیں! چنانچہ دجال اسے قتل کرے گا پھر زندہ کرے گا وہ آدمی کہے گا واللہ! اب تو مجھے اور بھی زیادہ یقین ہو گیا ہے کہ تو ہی دجال ہے۔ دجال اسے دوبارہ قتل کرنا چاہے گا لیکن نہیں کر سکے گا“۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

ایک مومن آدمی کو دجال آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دے گا اور زندہ ہونے کا حکم دے گا جب وہ دوبارہ زندہ ہو جائے گا تو دجال مومن کو دوبارہ قتل کرنا چاہے گا تب اللہ تعالیٰ اس مومن کا جسم پیتل کا بنا دے گا اور دجال اسے قتل نہیں کر سکے گا۔

1- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن واشرط الساعۃ باب ذکر الدجال، ۲۲۵۲/۴

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَیَتَوَجَّهُ قِبَلَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَیَقُوْلُوْنَ: لَهٗ اَیْنَ تَعْمِدُ؟ فَیَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ خَرَجَ قَالَ: فَیَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَوْ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا؟ فَیَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خِفَاءٌ فَیَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْهُ فَیَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَیْسَ قَدْ نَهَاکُمْ رَبُّکُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهٗ قَالَ فَیَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلَی الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ یَآ اَیُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِیْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فَیَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ فَیُشَجُّ فَیَقُوْلُ خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ فَیُوْسَعُ ظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ ضَرْبًا قَالَ: فَیَقُوْلُ اَمَا تُؤْمِنُ بِیْ؟ قَالَ: فَیَقُوْلُ اَنْتَ الْمَسِیْحُ الْکَذَّابُ قَالَ فَیُؤْمَرُ بِهٖ فَیُؤْشَرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهٖ حَتّٰی یُفَرَّقَ بَیْنَ رِجْلَیْهِ قَالَ ثُمَّ یَمْشِی الدَّجَّالُ بَیْنَ الْقِطْعَتَیْنِ ثُمَّ یَقُوْلُ لَهٗ قُمْ فَیَسْتَوِیْ قَائِمًا قَالَ ثُمَّ یَقُوْلُ لَهٗ اَتُؤْمِنُ بِیْ؟ فَیَقُوْلُ مَازْدَدْتُّ فِیْكَ اِلَّا بَصِیْرَةً قَالَ ثُمَّ یَقُوْلُ یَآ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا یَفْعَلُ بَعْدِیْ بِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَیَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِیَذْبَحَهٗ فَیُجْعَلُ مَابَیْنَ رَقَبَتِهٖ اِلٰی تَرْقُوَتِهٖ نُحَاسًا فَلَا یَسْتَطِیْعُ اِلَیْهِ سَبِیْلًا قَالَ فَیَاْخُذُ بِیَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ فَیَقْذِفُ بِهٖ فَیَحْسَبُ النَّاسُ اِنَّمَا قَذَفَهٗ اِلَی النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِیَ فِی الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ)) رواہ مسلم۔ (1)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دجال نکلے گا تو مومنوں میں سے ایک آدمی اس کی طرف آ رہا ہوگا کہ راستے میں اسے دجال کے ہتھیار بند سپاہی ملیں گے اسے پوچھیں گے ”کہاں جا رہے ہو؟“ مومن جواب دے گا ”جو دجال ظاہر ہوا ہے اس کی طرف جا رہا ہوں“۔ دجال کے کارندے اس سے پوچھیں گے ”کیا تو ہمارے رب (یعنی دجال) پر ایمان نہیں لایا؟“ مومن آدمی جواب میں کہے گا ”ہمارا رب مخفی

1- مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفتن واشراط الساعة باب فی صفتہ الدجال، ۲۲۵۷/۴

نہیں ہے"۔ دجال کے کارندے کہیں گے "اسے قتل کردو"۔ تب وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے کیا تمہارے رب (یعنی دجال) نے منع نہیں کیا کہ اس کے حکم کے بغیر کسی کو قتل نہ کرنا چنانچہ وہ اس مومن آدمی کو دجال کے پاس لے جائیں گے جب مومن آدمی کو دیکھے گا تو پکار اٹھے گا "لوگو! یہ دجال ہے جس کی خبر ہمیں رسول اللہ ﷺ نے دی تھی"۔ چنانچہ دجال اپنے کارندوں کو اس کا سر کچلنے کا حکم دے گا وہ اس کا سر کچل دیں گے اس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی ضربیں ماریں گے پھر دجال اس سے پوچھے گا "کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟" جواب میں مومن آدمی کہے گا "تو جھوٹا مسیح ہے"۔ دجال حکم دے گا اور مومن آدمی کو سر سے لے کر پاؤں تک آرے سے چیر دیا جائے گا اور اس آدمی کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے دجال ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان آئے گا اور حکم دے گا "اٹھ کھڑا ہو"۔ چنانچہ مومن آدمی سیدھا کھڑا ہو جائے گا دجال اسے پوچھے گا "کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟" مومن آدمی کہے گا "تمہارے معاملے میں میرے یقین میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے"۔ (کہ تو ہی دجال ہے) پھر مومن آدمی اعلان کرے گا: "اے لوگو! میرے بعد دجال کسی دوسرے کے ساتھ ایسا معاملہ نہیں کر سکے گا"۔ دجال اسے دوبارہ ذبح کرنے کے لیے پکڑے گا لیکن مومن آدم (اللہ کے حکم) گلے سے لے کر ہنسلی تک تانبے کا بن جائے گا اور دجال اسے ذبح نہیں کر سکے گا دجال اسے ہاتھوں اور پاؤں سے پکڑ کر دور پھینک دے گا لوگ سمجھیں گے کہ دجال نے اسے جہنم میں پھینکا ہے حالانکہ وہ جنت میں ڈالا گیا ہو گا رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "وہ شخص رب العالمین کے نزدیک سب سے بڑا شہید ہے"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

فتنہ دجال سے بچنے والے خوش نصیبوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی حضرت عیسیٰؑ کی زبانی بلندی درجات کی بشارت دے دیں گے۔

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ ؓ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَقَالَ ثُمَّ يَاْتِيْ نَبِيَّ اللّٰهِ عِيْسٰى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ فَيَمْسَحُ وُجُوْهَهُمْ وَيُحَدِّثُهُمْ

بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ)) رواہ ابن ماجہ (1)

حضرت نواس بن سمعان کلابیؓ کہتے ہیں ایک دن رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا ''پھر اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰؑ ان لوگوں کے پاس تشریف لائیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے فتنہ دجال سے بچالیا ہوگا انہیں تسلی دیں گے اور انہیں ان درجات سے آگاہ کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت میں تیار کر رکھے ہوں گے''۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

فتنہ دجال سے پناہ طلب کرنے کی دعائیں:

فتنہ دجال سے محفوظ رہنے کے لیے درج ذیل دعا مانگنی چاہیے:

عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ فِي الصَّلَاةِ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)) متفق علیہ (2)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں (درود شریف کے بعد) یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے مسیح دجال کے فتنہ سے، زندگی اور موت کے فتنوں سے، گناہ اور قرض سے''۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

سورۃ کہف کی پہلی دس آیات یاد کرنے والا شخص بھی فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ؓ يَرْوِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)) رواہ ابوداؤد (3)

1- ابن ماجہ ابی عبداللّٰہ بن یزید، سنن ابن ماجہ کتاب الفتن، باب فتنہ الدجال و خروج عیسٰی بن مریم ۱۳۵۷

2- عبدالباقی، محمد فواد اللولو والمرجان ۱/ ۴۷

3- ابی داؤد، سلیمان بن الاشعثہ سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال ۴/ ۱۱۵

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس نے سورۃ کہف کی پہلی دس آیات یاد کرلیں وہ فتنہ دجال سے بچالیا گیا"۔ اسے ابی داؤد نے روایت کیا ہے۔

دجال کے متعلق وارد شدہ احادیث کا خلاصہ درج ذیل ہے:

1- رنگ سرخ، جسم بھاری بھرکم، قد پستہ، سر کے بال نہایت خمیدہ، ایک آنکھ بالکل سپاٹ، دوسری عیب دار، پیشانی پر "ک، ف، ر" یعنی "کافر کا لفظ" لکھا ہوگا، جسے ہر خواندہ ناخواندہ مومن پڑھ سکے گا۔

2- پہلے نبوت کا دعوٰی کرے گا اور پھر ترقی کر کے خدائی کا مدعی ہوگا۔

3- اس کا ابتدائی خروج اصفہان خراسان سے ہوگا اور عراق وشام کے درمیانی راستہ میں اعلانیہ دعوت دے گا۔

4- ستر ہزار یہودی اس کی فوج میں ہوں گے۔

5- آندھی کی طرح چلے گا اور مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور بیت المقدس کے علاوہ ساری زمین میں گھومے پھرے گا۔

6- مدینہ میں جانے کی غرض سے احد پہاڑ کے پیچھے ڈیرہ ڈالے گا مگر خدا کے فرشتے اسے مدینہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ وہاں سے ملک شام کا رخ کرے گا اور وہاں جا کر ہلاک ہوگا۔

7- اس دوران مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے اور مدینہ طیبہ میں جتنے منافق ہوں گے وہاں سے گھبرا کر باہر نکلیں گے اور دجال سے ملیں گے۔

8- جب بیت المقدس کے قریب پہنچے گا تو اہلِ اسلام اس کے مقابلے میں نکلیں گے اور دجال کی فوج ان کا محاصرہ کرلے گی۔

9- مسلمان بیت المقدس میں محصور ہوجائیں گے اور اس محاصرہ میں ان کو سخت ابتلاء پیش آئے گا۔

10- ایک دن صبح کے وقت آواز آئے گی "تمہارے پاس مدد آپہنچی"، مسلمان یہ آواز سن کر کہیں گے کہ مدد کہاں سے آسکتی ہے؟ یہ کسی پیٹ بھرے کی آواز ہے۔

11- عین اس وقت جب کہ نماز فجر کی اقامت ہو چکی ہوگی، حضرت عیسیٰؑ بیت المقدس کے شرقی مینار کے پاس نزول فرمائیں گے۔

12- ان کی تشریف آوری پر امام مہدیؓ (جو مصلے پر جا چکے ہوں گے) پیچھے ہٹ جائیں گے اور ان سے امامت کی درخواست کریں گے مگر آپ امام مہدیؓ کو حکم فرمائیں گے کہ نماز پڑھائیں کیونکہ اس نماز کی اقامت آپ کے لیے ہوئی ہے۔

13- نماز سے فارغ ہوکر حضرت عیسیٰؑ دروازہ کھولنے کا حکم دیں گے۔ آپ کے ہاتھ میں اس وقت ایک چھوٹا سا نیزہ ہوگا۔ دجال آپ کو دیکھتے ہی اس طرح پگھلنے لگے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔ آپ اسے فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے میری ایک ضرب تیرے لیے لکھ رکھی ہے جس سے تو بچ نہیں سکتا۔ دجال بھاگنے لگے گا مگر آپ ''باب لد'' کے پاس اس کو جالیں گے اور نیزے سے اس کو ہلاک کردیں گے اور اس کا نیزے پر لگا ہوا خون مسلمانوں کو دکھائیں گے۔

14- اس وقت اہلِ اسلام اور دجال کی فوج میں مقابلہ ہوگا۔ دجالی فوج تہہ تیغ ہوجائے گی اور شجر وحجر پکار اٹھیں گے کہ اے مومن! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے، اس کو قتل کر۔ [ان میں سے بعض نکات کی تفصیل آگے آئے گی]''۔(1)

نزول عیسیٰؑ بن مریم:

حضرت عیسیٰؑ کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ایک انتہائی اہم نشانی ہے۔

چنانچہ سورۃ الزخرف میں ارشاد ہوا:

وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ۔ (الزخرف:٦١)

''اور بیشک حضرت عیسیٰؑ کا نزول قیامت کی ایک نشانی ہے۔ لہٰذا تم قیامت کے آنے میں شک نہ کرو اور میری بات مان لو یہی سیدھا راستہ ہے''۔

جبکہ سورۃ النساء میں ارشاد ہوا ہے:

1- لدھیانوی، محمد یوسف، آپ کے مسائل اوران کا حل، ۲۸۲/۱-۲۸۰

وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ (النساء:۵۹-۱۵۷)

''اور ان (یہودیوں) کے اس قول کی وجہ سے کہ ہم نے اللہ کے رسول عیسیٰ بن مریمؑ کو قتل کر دیا ہے حالانکہ نہ تو انہوں نے قتل کیا ہے نہ سولی چڑھایا بلکہ ان کے لیے ویسی (ایک) صورت بنا دی گئی تھی۔ بلاشبہ عیسیٰؑ کے متعلق اختلاف کرنے والے شک و شبہ میں ہیں۔ انہیں تخمینی باتوں کے سوا کوئی یقینی علم نہیں اور یہ (یقینی) بات ہے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا ہے اور اللہ بڑا زبردست اور حکمتوں والا ہے اہلِ کتاب میں سے ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو حضرت عیسیٰؑ کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے اور روزِ قیامت آپ ان پر گواہ ہوں گے''۔

مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری لکھتے ہیں کہ

''فان عیسیٰ'' علم من اعلام الساعة وقال العلماء الحکمة فی نزول عیسیٰؑ دون غیره من الانبیاء الرد علی الیهودی فی زعمهم انهم قتلوه فبین الله تعالیٰ کذبهم، وأنه الذی یقتلهم او نزوله لدنو أجله لیدفن فی الارض اذلیس لمخلوق من التراب ان یموت فی غیرها وقیل انه دعا الله لما رأی صفة محمد وأمته ان یجعله منهم فاستجاب الله دعاء ه وأبقاه حتی ینزول فی آخر الزمان مجدداً لأمر الاسلام فیوافق خروج الدجال فیقتله والاول أوجه''۔ (1)

''بیشک حضرت عیسیٰؑ (کا نزول) علاماتِ قیامت میں سے ہیں اور علماء نے کہا ہے کہ انبیاء میں سے نزول عیسیٰؑ کی حکمت یہ ہے کہ، یہود کے اس دعویٰ کا رد کرنا ہے کہ

1- مبارکپوری، محمد عبدالرحمٰن، تحفة الاحوذی شرح جامع الترمذی ۶/۴۱۴

انہوں نے عیسیٰؑ کو قتل کر دیا۔ پس اللہ تعالیٰ ان کے جھوٹ کو ظاہر کرے گا اور حضرت عیسیٰؑ وہ ہیں جو ان (یہود) کو قتل کریں گے۔ یا ان کا نزول اس لیے ہے کہ ان کی وفات قریب ہے اور کسی خاکی مخلوق کو یہ روا نہیں ہے کہ اس کی موت زمین کے علاوہ کہیں اور آئے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ اور ان کی امت کی صفات معلوم ہونے پر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں (عیسیٰؑ کو) اس امت میں سے بنائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے عیسیٰؑ کی دعا قبول کی اور ان کو زندہ رکھا تا کہ وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں، شریعت اسلام کے مجدد ہوں اور ان کی آمد کا وقت خروج دجال کے موافق ہوگا تا کہ وہ دجال کو قتل کریں۔ وجہ اول قرین قیاس ہے یعنی (یہود کے دعویٰ کا رد)"۔

اب ہم نزول عیسیٰؑ ابن مریمؑ کی بابت احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کا نزول

قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ بن مریمؑ آسمان سے نازل ہوں گے اور حکومت کریں گے۔ مسلمان ان کی قیادت میں کفار کے خلاف جہاد کریں گے۔ ان کے عہد مبارک میں مکمل عدل و انصاف ہوگا دولت کی فراوانی ہوگی لوگ آپس میں غیر معمولی پیار و محبت سے رہیں گے۔ حسد، بغض اور کینہ بالکل نہیں ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَاللّٰهِ لَیَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْیَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَیَكْسِرَنَّ الصَّلِیْبَ وَلَیَقْتُلَنَّ الْخِنْزِیْرَ وَلَیَضَعَنَّ الْجِزْیَةَ وَلَیَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَیَدْعُوَنَّ اِلَی الْمَالِ فَلَا یَقْبَلُهٗ اَحَدٌ)) رواه مسلم۔ (1)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کی قسم! عیسیٰ بن مریمؑ (آسمان سے) اتریں گے حکومت کریں گے عدل و انصاف قائم کریں گے صلیب کو توڑیں گے۔ جزیہ نہیں لیں گے جواُن کو چھوڑ دیں گے ان پر کوئی محنت نہیں کرے گا (یعنی ان سے

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الایمان باب بیان نزول عیسیٰؑ ابن مریم

کام نہیں لیا جائے گا) لوگوں کے دلوں سے کینہ بغض اور حسد جاتا رہے گا حضرت عیسیٰؑ لوگوں کو مال دینے کے لیے بلائیں گے لیکن کوئی بھی لینے کے لیے تیار نہیں ہوگا''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

محمد اقبال کیلانی لکھتے ہیں:

''(i) عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اللہ کے بیٹے ہیں اور انہوں نے صلیب پر جان دے کر سارے انسانوں کے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے دوسرا عقیدہ یہ ہے کہ ان کی شریعت میں سؤر حلال ہے۔ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہونے کے بعد اعلان فرمائیں گے''۔ میں نہ اللہ کا بیٹا ہوں نہ صلیب پر جان دی نہ کسی کے گناہ کا کفارہ بنا نہ سؤر حلال کیا''۔ حدیث شریف میں صلیب توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کا یہی مطلب ہے۔ (ii) حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے بعد اسلام کے علاوہ باقی تمام ادیان مٹ جائیں گے صرف ایک مسلم امت ہی باقی رہ جائے گی اس لیے کسی دوسری قوم یا ملت سے جزیہ لینے کا جواز ہی ختم ہو جائے گا۔ حدیث شریف میں جزیہ نہ لینے سے یہی مراد ہے۔ (1)

حضرت عیسیٰؑ دمشق کے مشرقی حصہ میں (مسجد کے) سفید مینار کے پاس اپنے دونوں ہاتھ فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے نازل ہوں گے۔ نزول کے وقت ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرے موتیوں کی طرح ڈھلکتے نظر آئیں گے جب آپ سر جھکائیں گے تو ایسا محسوس ہوگا کہ پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ آپؑ آسمان سے نازل ہوتے ہی غلبہ اسلام کے لیے جہاد شروع کر دیں گے۔ ان کے عہد مبارک میں تمام ادیان ختم ہو جائیں گے ساری دنیا میں صرف اسلام کا بول بالا ہوگا۔ ان کا زمانہ خلافت چالیس سال ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُ نَبِیٌّ ...... یَعْنِیْ عِیْسٰیؑ ...... وَاِنَّهُ نَازِلٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ: رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ اِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ، بَیْنَ مُمَصَّرَتَیْنِ، كَاَنَّ رَاْسَهُ یَقْطُرُ، وَاِنْ لَمْ یُصِبْهُ بَلَلٌ فَیُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَی الْاِسْلَامِ

1- کیلانی، محمد اقبال، علامات قیامت کا بیان ص ۲۲۲

فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ۔ وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ)) رواه ابی داود۔ (1)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''میرے اور عیسیٰؑ کے درمیانی عرصہ میں کوئی دوسرا نبی نہیں اور عیسیٰؑ (آسمان) سے نازل ہوں گے لہٰذا جب انہیں دیکھو تو (درج ذیل علامتوں سے) انہیں پہچاننا) ان کا قد متوسط ہوگا، ان کا رنگ سرخی اور سفیدی کے درمیان ہوگا وہ زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوں گے، ان کے سر کے بال ایسے ہوں گے گویا ابھی ان سے پانی ٹپکنے والا ہے حالانکہ وہ تر نہ ہوں گے لوگوں سے جہاد کریں گے تاکہ لوگ اسلام کے علاوہ باقی تمام مذاہب مٹا دیں۔ حضرت عیسیٰؑ کانے دجال کو بھی ہلاک کریں گے، آپ کی حکومت چالیس سال تک رہے گی، پھر وہ فوت ہوں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے''۔ اسے ابی داؤد نے روایت کیا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہونے کے بعد کافروں سے مسلسل جہاد کرتے رہیں گے حتیٰ کہ روئے زمین پر ایک بھی کافر نہیں بچے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُودِيُّ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ)) رواه البخاری۔ (2)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم یہودیوں سے جہاد کرو گے جس میں پتھر تک یہ بتائے گا کہ اس کے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے تو وہ کہے گا اے مسلمان! میرے پیچھے یہودی ہے، اسے قتل کر''۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

1- ابی داؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب خروج الدجال ۴/۱۱۵

2- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الجہاد، باب قتال الیہود ۴۸۳

حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہونے کے بعد شریعت محمدیہ ﷺ کے مطابق احکام نافذ فرمائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ)) رواہ مسلم۔ (1)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب عیسیٰ بن مریمؑ تمہارے درمیان نازل ہوں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا اس وقت (معلوم نہیں) تمہارا کیا حال ہوگا؟'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کا نزول امام مہدی کے دورِ حکومت میں ہوگا۔ وہ آسمان سے نازل ہونے کے بعد پہلی نماز امام مہدی کی امامت میں ادا کریں گے۔ اور اس کے بعد عمرہ یا حج (افراد یا قران) ادا کریں گے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُھِلَّنَّ ابْنُ مَرْیَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَیَثْنِیَنَّھُمَا)) رواہ مسلم۔ (2)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، عیسیٰ بن مریمؑ روحاء (3) کی گھاٹی سے حج یا عمرہ یا حج قران کے لیے لبیک کہیں گے''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ آسمان سے تشریف لانے کے بعد شادی کریں گے ان کی اولاد ہوگی اور آپؑ کی تدفین رسول اکرم ﷺ کے روضہ مبارک میں ہوگی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ ؓ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ﷺ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ وَیَمْکُثُ خَمْسًا وَاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَمُوْتُ

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الایمان باب بیان نزول عیسیٰ بن مریم ۱۳۶/۱

2- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الحج باب اھلال النبی وھدیہ ۹۱۵/۲

3- روحاء مدینہ منورہ سے تقریباً ۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک مقام ہے۔

وَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَأَقُوْمُ أَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ)) رواہ ابن الجوزی۔ (1)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عیسیٰ بن مریمؑ زمین پر نازل ہوں گے، شادی کریں گے، ان کی اولاد ہوگی، پینتالیس سال تک زندہ رہیں گے، پھر فوت ہوں گے اور میری قبر کے ساتھ ہی دفن ہوں گے (قیامت کے روز) میں اور عیسیٰ بن مریمؑ اکٹھے ابوبکر اور عمرؓ کے درمیان اٹھیں گے"۔ اسے ابن جوزی نے روایت کیا ہے۔

محمد اقبال کیلانی لکھتے ہیں کہ

"نزول مسیح کے حوالے سے یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ مرزائیوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ بن مریمؑ فوت ہو چکے ہیں اور احادیث میں جس مسیح موعود کی خبر دی گئی ہے وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جبکہ مذکورہ بالا احادیث کے مطابق مسیح موعود حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہی ہیں، جو قیامت کے قریب آسمان سے دمشق کی ایک مسجد کے منارہ پر فرشتوں کی مدد سے نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی کے اس جھوٹے دعویٰ کی وجہ سے علماء امت نے اسے اور اس کے تمام پیروکاروں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے"۔ (2)

اس فصل کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ

1- حضرت عیسیٰؑ کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ایک انتہائی اہم نشانی ہے۔
2- وہ قیامت کے قریب نازل ہوں گے۔
3- دمشق کے مشرقی حصہ میں (مسجد کے) سفید مینار کے پاس اپنے دونوں ہاتھ فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے نازل ہوں گے۔

1- البانی، محمد ناصر الدین، مشکوۃ المصابیح (سلسلہ احادیث الصحیحہ)، الجزء الثالثہ رقم الحدیث ۵۵۰۸

2- کیلانی، محمد اقبال، علامات قیامت کا بیان ص ۲۲۵

4- ان کا نزول حضرت امام مہدی کے دور میں ہوگا۔
5- امام مہدیؑ کی قیادت میں پہلی نماز ادا کریں گے اور عمرہ یا حج کریں گے۔
6- غلبہ اسلام کے لیے جہاد شروع کریں گے۔ ان کے عہد میں تمام ادیان ختم ہو جائیں گے۔ ساری دنیا میں صرف اسلام کا بول بالا ہوگا۔
7- مکمل عدل وانصاف ہوگا اور دولت کی فراوانی ہوگی۔
8- آپ شادی کریں گے اولاد ہوگی۔ چالیس سالہ خلافت کے بعد آپ کی وفات ہوگی اور آپ کی تدفین رسول اکرم ﷺ روضہ مبارک میں ہوگی۔

خاتمہ دجال:

دجال سے مقابلہ کرنے کے لیے مسلمانوں کا پڑاؤ دمشق کے قریب ''غوطہ'' کے مقام پر ہوگا۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَ الْمَلْحَمَۃِ بِالْغُوْطَۃِ اِلٰی جَانِبِ مَدِیْنَۃٍ یُقَالُ لَھَا: دِمَشْقُ، مِنْ خَیْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ)) رواہ ابی داؤد۔ (1)

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(دجال سے) جنگ کے دوران مسلمانوں کا پڑاؤ دمشق شہر کی ایک سمت ''غوطہ'' میں ہوگا دمشق شام کے شہروں میں سے بہترین شہر ہے''۔ اسے ابی داؤد نے روایت کیا ہے۔

آسمانوں سے نازل ہونے کے بعد حضرت عیسیٰؑ مسلمانوں کے ساتھ مل کر دجال اور اس کے لشکر کے خلاف جہاد کریں گے۔ جس میں مسلمانوں کو فتح ہوگی۔ اور دجال حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں ''لد'' کے مقام پر قتل ہوگا۔

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِذْ بَعَثَ اللّٰہُ الْمَسِیْحَ ابْنَ

1- ابی داؤد، سلیمان بن الاشعث سنن ابی دؤد، کتاب الملاحم، باب فی المعقل من الملاحم ۱۰۹/۴

مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ)) رواہ مسلم۔ (1)

حضرت نواس بن سمعانؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریمؑ کو بھیجے گا تو وہ دمشق کے مشرقی حصہ میں، (مسجد کے) سفید مینار کے پاس اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے اتریں گے جب حضرت عیسیٰؑ اپنا سر جھکائیں گے تو ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکیں گے (جیسے ابھی ابھی غسل کیا ہو) جب اپنا سر اٹھائیں گے تو چاندی کے موتیوں کی طرح (سفید) قطرے ان کے بالوں سے ڈھلکتے نظر آئیں گے ان کے سانس کی ہوا جس جس کافر تک پہنچے گی وہ مر جائے گا۔ حضرت عیسیٰؑ کے سانس کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نگاہ پہنچے گی (آسمان سے نازل ہونے کے بعد) حضرت عیسیٰؑ دجال کو تلاش کریں گے اور ''لد'' (2) کے مقام پر اسے قتل کریں گے''۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ دجال کو خود اپنے نیزے سے قتل کریں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ فَيُرِيْهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ)) رواہ مسلم۔ (1)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حضرت عیسیٰؑ

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الفتن والشراط الساعۃ باب ذکر الدجال ۲۲۵۳/۴

2- آج کل ''لد'' کے مقام پر اسرائیل کا ہوائی اڈہ ہے۔

3- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب فی فتح قسطنطنیۃ و خروج الدجال ونزول عیسی ابن مریمؑ ۲۲۲۱/۴

(آسمان سے) نازل ہوں گے اور مسلمانوں کو نماز پڑھائیں گے پھر جب اللہ کا دشمن دجال حضرت عیسیٰؑ کو دیکھے گا تو یوں گھلنے لگے گا جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے اگر عیسیٰؑ اسے چھوڑ دیتے تب بھی (حضرت عیسیٰؑ کے خوف سے) گھل گھل کر مر جاتا لیکن اللہ تعالیٰ اسے حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں قتل کرائے گا اور حضرت عیسیٰؑ اپنے نیزے پر دجال کا خون لوگوں کو دکھائیں گے"۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

فصل پنجم کا ملخص یہ ہے کہ دجال سے مقابلہ کرنے کے لیے مسلمانوں کا پڑاؤ دمشق کے قریب "غوطہ" کے مقام پر ہوگا۔ حضرت عیسیٰؑ نازل ہونے کے بعد دجال اور اس کے لشکر کے خلاف جہاد کریں گے۔ جس میں دجال حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں مقام لد پر مارا جائے گا۔ آپؑ اسے اپنے نیزے سے قتل کریں گے۔

تصورِ دجال-تقابلی جائزہ

یہودیت اور نصرانیت کے تصور دجال کا تنقیدی جائزہ

پہلے باب میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ ولادت عیسیٰؑ کے زمانے میں یہود کسی ایسے مسیح کے منتظر تھے جو انہیں محکومی اور ذلت سے نکال سکے انہیں یہ یقین تھا کہ مسیح داوٗد کے گھرانے میں پیدا ہوگا اور انہیں شریک سلطنت بنائے گا اور اس کی عظیم بادشاہت کے ڈنکے چہار سو ہوں گے۔ چنانچہ ان میں جب بھی کوئی سر برآوردہ اور جوان ہمت آدمی پیدا ہوتا، تو اس سے امیدیں وابستہ کر لیتے۔

ان حالات میں جب عیسیٰؑ نے ''آسمان کی بادشاہی'' کے آپہنچنے کا اعلان کیا (متی۴:۱۷) تو ان کی امید نئے سرے سے جاگ اٹھی اور لوگ گروہ در گروہ آپ کے پیچھے ہو لیے۔ انہیں امید تھی کہ جلد ہی آپ اپنی بادشاہت کا اعلان کریں گے۔ لیکن جب آپ نے اعلان نہ کیا تو انہوں نے زبردستی آپ کو بادشاہ بنانا چاہا۔ حضرت عیسیٰؑ یہ جان کر وہاں سے نکل گئے (یوحنا ۶:۱۵) تو ان کے تصور مسیح کو سخت ٹھوکر لگی چنانچہ یہود نے آپ کو بطور مسیح قبول کرنے سے انکار کیا، اور آپ کی جان کے دشمن بن گئے اور رومی گورنر پیلاطس سے یہ مطالبہ کیا کہ اس کو صلیب دے صلیب (لوقا۲۳:۲۱) کیونکہ یہ وہ مسیح نہیں ہے جس کی بشارت انبیائے بنی اسرائیل نے اپنے صحیفوں میں دی ہے۔ چنانچہ یہود آج بھی اس مسیح کی آمد کے منتظر ہیں جس کے لیے وہ مسیح موعود (Promised Messiah) کی اصلاح استعمال کرتے ہیں۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں:

''یہود ایک ایسے مسیح کی آمد کے متوقع تھے جو بادشاہ ہو، لڑ کر ملک فتح کرے، بنی اسرائیل کو ملک ملک سے لا کر فلسطین میں جمع کر دے لیکن ان کی توقعات کے خلاف جب حضرت عیسیٰؑ خدا کی طرف سے مسیح ہو کر آئے اور ساتھ کوئی لشکر نہ لائے تو یہودیوں نے ان کی مسیحیت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور انہیں ہلاک کرنے کے درپے ہو گئے اس وقت سے آج تک دنیا بھر کے یہودی اس مسیح موعود کے منتظر ہیں جس کے آنے کی خوشخبریاں ان کو دی گئیں تھیں''۔ (1)

چنانچہ مشہور یہودی ربی موسیٰ بن میمون نے یہود کے بنیادی عقائد مرتب کئے تو مسیح موعود کے آنے پر ایمان کو ان میں شامل کیا۔ (2) اور اس عقیدے پر پختگی کو وہ ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

I believe with perfect faith in the coming of the Messiah. Even if he delay I will wait every day for him to come. (3)

''میرا مسیح کی آمد پر پختہ ایمان ہے اور اگر وہ دیر کرتا ہے تو بلاشبہ میں ہر روز اس کی آمد کا منتظر ہوں کہ وہ آپہنچے''۔

مسیح موعود کے بارے میں یہی عقیدہ دجال کو بطور (مسیح موعود) تسلیم کرنے کا باعث ہوگا۔ Grant R. Jeffrey لکھتے ہیں:

The messianic vision is the great inspiration that motivated and instilled hope in the heart of jews for thousand of years. Tragically this messianic expectation will one day lead many in Israel to intially accept the anti christ and false prophet's messianic claims. (4)

1- مودودی، سید ابوالاعلیٰ، یہودیت قرآن کی روشنی میں، مرتبین نعیم صدیقی و عبدالوکیل علوی، صفحہ: ۱۷۲

2- Luois Finkelstein, The Beliefs and practices of judeism P. 26

3- F. Goizueta, With Referece future History P. 13

4- Grant R. Jeffrey, prince of Darkness P:41

"مسیحائی بصیرت ایک عظیم ترغیب ہے جس نے ہزاروں سالوں تک یہودیوں کے دلوں کو ڈھارس بندھائی اوران کو متحرک رکھا۔ المیہ یہ ہے کہ یہی مسیحائی توقع ایک دن کئی اسرائیلوں کو، مخالف مسیح اور جھوٹے نبیوں کے دعووں کو قبول کرنے کے لیے راہ ہموار کرے گی"۔

مشرق وسطیٰ کے حالات اور نبی ﷺ کی پیشین گوئیوں کے پس منظر میں سید مودودی "تفہیم القرآن" میں سورۃ احزاب کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

اب اگر کوئی شخص مشرق وسطیٰ کے حالات پر ایک نگاہ ڈالے اور حضور ﷺ کی پیشین گوئیوں کے پس منظر میں ان کو دیکھے تو فوراً یہ محسوس کرے گا کہ اس دجال اکبر کے ظہور کے لیے سٹیج بالکل تیار ہے جو حضور ﷺ کی دی ہوئی خبروں کے مطابق یہودیوں کا "مسیح موعود" بن کر اٹھے گا...... اس ریاست کے لیڈروں نے اپنی اس تمنا کو کچھ چھپا کر نہیں رکھا کہ وہ اپنی میراث کا مالک حاصل کرنا چاہتے ہیں...... ان حالات کو دیکھتے ہوئے صاف محسوس ہوتا ہے کہ آئندہ کسی عالمگیر جنگ کی ہڑ بونگ سے فائدہ اٹھا کر وہ ان علاقوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے اور ٹھیک اس موقع پر وہ دجال اکبر ان کا مسیح موعود بن کر اٹھے گا جس کے ظہور کی خبر دینے پر حضور ﷺ نے اکتفا ہی نہیں فرمایا بلکہ یہ بھی بتا دیا ہے کہ اس زمانے میں مسلمانوں پر مصائب کے ایسے پہاڑ ٹوٹیں گے کہ ایک دن ایک سال کے برابر محسوس ہوگا اسی بنا پر آپ فتنہ مسیح دجال سے خود بھی پناہ مانگتے تھے اور اپنی امت کو بھی پناہ مانگنے کی تلقین کرتے تھے"۔ (1)

چنانچہ ساری دنیا کے یہودی اب اس مسیح کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں اور اس کی آمد کے لیے دعائیں کرتے ہیں:

"(اے مسیحا) اپنا غضب ان قوموں پر بھڑکا جو تجھے نہیں مانتے اور ان بادشاہوں پر اپنا غضب بھڑکا جو تیرے نام کو سر بلند نہیں کرتے۔ (اور اے مسیحا) ان لوگوں سے انتقام لے اور انہیں اپنے غضب میں باندھ لے۔ ان پر عذاب نازل کر اور انہیں خدا کی جنتوں کے نیچے سے اپنے غصے کے ساتھ تباہ کر دے"۔ (2)

1- مودودی سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن ۱۶۶/۴

2- تالمود بے نقاب ہوتی ہے The Talmud Unmasked مترجم رضی الدین صدیقی صفحہ 45

اور جس کے ذریعے ساری دنیا پر حکمرانی کے خواب دیکھ رہے ہیں اور اس کی آمد کو یقینی بنانے کے لیے مختلف منصوبے بنا رہے ہیں جس کی تفصیلات The International Jews, They Dare To Speak Out, Deliberate Deceptions اور Protocols Of The Zionist Elder جیسی کتابوں میں چھپ چکی ہیں۔

دراصل دجال اکبر یعنی المسیح الدجال ہے اور جس مسیح سے خائف اور اس کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو رہے ہیں۔ وہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں۔

مسیحیت کے مذہبی صحائف میں مخالف مسیح کی جو خصوصیات بیان ہوئی ہیں وہ احادیث میں وارد دجال کی خصوصیات سے مماثلت رکھتی ہیں۔

مثلاً 2۔ تھسلنیکیوں میں مخالف مسیح کی مندرجہ ذیل صفات بیان ہوئی ہیں۔

1۔ جھوٹا　　2۔ فریبی

3۔ خدائی کا دعوے دار　　4۔ حیرت ناک کرشموں اور نشانیوں کو دکھانے والا

5۔ طاقت ور　　6۔ دین مخالف

7۔ تباہی پھیلانے والا　　8۔ خداوند کا مخالف

9۔ ناجائز طریقے استعمال کرنے والا (2۔ تھسلنیکیوں ۲:۳۔۸)

یہ تمام صفات وہی ہیں جو احادیث میں دجال کے متعلق بیان ہوئی ہیں۔ اسی طرح مسیحی علماء بھی اس بات کے قائل ہیں کہ مخالف مسیح یہودی ہوگا۔ اگرچہ کچھ بنیاد پرستوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مخالف مسیح مسلمان ہے۔

چنانچہ گریس ہالسل لکھتی ہیں:

”زمانہ وسطیٰ میں بائبل کے غیر مفسرین نے کہا کہ مسیح دشمن یقیناً مسلمان ہے جب کہ دوسروں نے اسے یہودی قرار دیا“۔ (1)

۱۹۹۰ء کی عراق، امریکہ جنگ نے مغرب خصوصاً امریکہ میں چند نئے عقائد کو جنم دیا جن میں Armageddon, Dispensationalism اور Rapture شامل ہیں اور

1۔ گریس ہالسل، خوفناک جدید صلیبی جنگ صفحہ ۳۶

ان عقائد کی ترویج و ترقی میں چند بنیاد پرستِ پیش پیش رہے ہیں جن میں جیری فال ویل (Gerry Foloyal) ہال لنڈ سے (Hall Lindsay) کلائیڈ (Cloyd)، ولیم جیمس (William james) شامل ہیں۔ ان افراد کے نظریات کو امریکہ میں بڑی پذیرائی حاصل ہوئی اور Armageddon کے موضوع پر ہال لنڈ سے کی کتاب The Late Great plannet کی دو کروڑ پچاس لاکھ کاپیاں فروخت ہوئی۔ چنانچہ ہر مجدون بنیاد پرستوں مسیحیوں کے نزدیک ایک مقدس جنگ ہے جو خیر وشر کے درمیان فلسطین کے علاقے میں لڑی جائے گی ان کا کہنا ہے کہ اس جنگ کے واقع ہونے سے پہلے حضرت عیسیٰؑ آسمان پر آ کر تمام عیسائیوں کو بادلوں پر بلا لیں گے وہاں انہیں نجات عطا کریں گے مسیحی اس عقیدے کو Rapture یعنی فضائی نجات کہہ کر پکارتے ہیں ان کو یقین ہے کہ اس ایٹمی و جراثیمی جنگ میں مسیحی ان کے ساتھ بادلوں میں اوپر چلے جائیں گے اس کے بعد دنیا سے بت پرستی اور مشرکوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور اوپر آسمان سے وہ خیر وشر کا آخری معرکہ دیکھیں گے ان کے عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰؑ ایک بار پھر اپنے ماننے والوں کو لینے کے لیے زمین پر آئیں گے، یہ عقیدہ (Dispensationlism) کہلاتا ہے۔ اس کے بعد وہ آخری جنگ عظیم لڑنے کے لیے دوبارہ فلسطین (یروشلیم) میں آئیں گے اور مخالف مسیح (دجال) اور اس کے اتحادیوں کو شکست دیں گے۔ اس کے بعد ہزار سالہ امن و امان کا دور شروع ہوگا جسے Millennialism کہتے ہیں ان عقائد کی بنیاد، سائرس اسکوفیلڈ کی بائبل ہے۔ یہودیوں نے مسیحیوں کے ایک ذہین ترین فرد کو خرید کر اس سے بائبل پر اپنے مطلب کے حواشی اور تفسیر لکھوائی اور بڑے پیمانے پر اس کی اشاعت فرمائی۔ اور یہودیوں نے اس بائبل کے ذریعے اپنے عقائد، مسیحی عقائد میں داخل کر دیئے۔ بہت سے اہل نظر مسیحیوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اسکوفیلڈ کی بائبل مسیحی عقائد کی ترجمان نہیں ہے۔

چنانچہ گریس ہالسل لکھتی ہیں:

"بائبل کی توضیح کا جو نظام اسکوفیلڈ نے دیا ہے وہ بائبل کی یک جہتی کو ختم کر دیتا

ہے...... یہ مسیح اور مسیحیت کی نفی کرتی ہے یہ فکر مسیحیت کو موجودہ زمانے کے یہودیوں کے ہاتھوں یرغمال بنا دیتی ہے...... اسکوفیلڈ کی بائبل نے حضرت عیسیٰؑ کو نہیں بلکہ یہودیوں کو اور اسرائیل کو مرکزی حیثیت دی ہے...... اسکوفیلڈ کی بائبل نہ صرف حضرت عیسیٰ اور مسیحیت کو یرغمال بنا لیتی ہے بلکہ خدا کو بھی اپنا تابع کر لیتی ہے۔اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ خدا حضرت مسیح کو واپسی کی اجازت نہیں دے سکتا جب تک یہودی، اسکوفیلڈ کے طے شدہ منظر نامے کے مطابق اپنا زمینی کام انجام نہیں دے لیتے...... [یہ] فضائی نجات کا سبق سکھاتی ہے۔ یہ لفظ یونانی زبان کا ہے جس کے معنی چھین لینے کے ہیں، ایک داخلی نوعیت کا لفظ ہے اصل واقع تو زندگی کو از سرِ نو پیدا ہونا ہے یہ فضائی نجات تو ایک چھوٹا سا واقعہ ہوگا لیکن اسکوفیلڈ کی بائبل اسے بڑا واقعہ قرار دیتی ہے۔(اسی طرح یہ سبق بھی دیتی ہے کہ عیسیٰؑ ایک یہودی بادشاہت قائم کرنے کے لیے آئیں گے"۔ (1)

بنیاد پرست عیسائیوں کے یہ عقائد وخیالات جھوٹ اور فریب کے سوا کچھ نہیں ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ مسیحیوں کے سب سے بڑے فرقے رومن کیتھولک کے ہاں اس قسم کے خیالات کی پذیرائی نہیں ہوئی ہے۔ہمیں پورا یقین ہے کہ جو بے پناہ محبت اور جان نثاری ہر مسیحی کے دل میں حضرت عیسیٰؑ کے لیے پائی جاتی ہے اور جس طرح اس کے دل ان کی ایک جھلک دیکھنے کو بے تاب ہیں جب وہ تشریف لائیں گے۔تو آن کی آن میں یہ سب اپنی موجودہ حالت سے ہجرت کر جائیں گے۔اور حضرت عیسیٰؑ کے قدموں میں ہوں گے اور ان کی بات ان کے سر آنکھوں پر ہوگی۔یہی وہ بات ہے جس کی طرف وہ حدیث اشارہ کرتی ہے جس میں کہا گیا ہے:

فليكسرن الصليب (رواه مسلم)

اور اس کے بعد تمام اقوام ختم ہو جائیں گی اور صرف ایک ملت ہی باقی رہ جائے گی (ملت اسلامیہ حنفیہ)(2)

1- گریس ہالسل، خوفناک جدید صلیبی جنگیں، صفحہ:۵۶۔۵۸

2- اس مضمون پر مزید تفصیلات کے لیے رضی الدین صدیقی کی کتاب معرکہ عظیم، گریس ہالسل کی کتاب، خوفناک جدید صلیبی جنگیں اور Grant R.Jeffrey کی کتاب Prinmess of Darkness دیکھیے۔

دجال کے بارے میں بعض جدید مسلم مفکرین کے نقطہ نظر کے عقلی و عملی محاکمہ:

علمائے امت کا اس بات پر اجماع رہا ہے کہ دجال ایک معین شخص ہو گا جس کا تعلق یہود سے ہوگا۔ لیکن لوگوں نے تحقیق کے نام پر مسلمات کو بدلنے کی کوشش کی ہے اور دجال کے حوالے سے مختلف تاویلات سے کام لیا ہے چنانچہ کسی نے یورپ وامریکہ کے موجودہ تمدن وتہذیب کو دجالی تمدن وتہذیب قرار دیتے ہوئے یہ فیصلہ بھی کر دیا کہ ''المسیح الدجال'' جس کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔ وہ آ گیا اور اب مسلمانوں کو ''دجال'' کے انتظار کی زحمت نہیں کرنی چاہیے۔ بعض حضرات نے دجال کو معین شخص کی بجائے ایک شریر قوت سے تعبیر کیا جو قبل از قیامت مسلمانوں کو نقصان عظیم پہنچائے گی نیز دجال کے خرق عادت امور کو خلاف حقیقت وفطرت قرار دیا ہے اوران میں بھی طرح طرح کی عجیب وغریب تاویلات کی ہیں اور یوں امت کے مجموعی موقف سے انحراف کیا اس سے پہلے کہ ہم جمہور علماء کے نقطہ نظر کا جائزہ لیں عصر حاضر کے چند ایک ایسے علماء کے نظریات کا محاکمہ کرتے ہیں جنہوں نے اسلاف کے برعکس اس مسئلہ میں نئی نئی اختراعات کیں اور وہ فتنہ جو بہت واضح تھا اس کو عجیب معمہ بنا چھوڑا ہے۔

ماہنامہ اشراق کا مؤقف:

ماہنامہ اشراق میں جو کہ جاوید احمد غامدی صاحب کے نظریات کا ترجمان ہے۔ دجال سے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں تحریر کیا گیا کہ ''کہ حضرت عیسیٰؑ کی آمد ثانی، ظہور مہدی اور خروج دجال کے متعلق احادیث میں بہت کچھ جرح ونقد اور تحقیق کا محتاج ہے [چنانچہ] دجال کا خروج ہمارے نزدیک یاجوج ماجوج کے خروج ہی کا بیان ہے۔ دجال ایک اسم صفت ہے جس کے معنی بہت بڑے فریب کار کے ہیں...... ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قیامت کے قریب یاجوج ماجوج ہی کے خروج کو دجال کے خروج سے تعبیر کیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یاجوج ماجوج کی اولاد ہے مغربی اقوام عظیم فریب پر مبنی، فکر وفلسفہ کی علمبردار ہیں۔ اور اسی سبب سے نبی ﷺ نے

انہیں دجال (عظیم فریب کار) قرار دیا ہے۔ روایات میں دجال کی ایک صفت یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ اس کی ایک آنکھ خراب ہوگی یہ بھی درحقیقت مغربی اقوام کی انسان کے روحانی پہلو سے پہلوتہی اور صرف مادی پہلو کی ایک جانب جھکاؤ کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع بھی غالباً مغربی اقوام کے سیاسی عروج ہی کے لیے کنایہ ہے"۔ (1)

جاوید غامدی کا متذکرہ بالا موقف ان کی ذاتی رائے ہیں جبکہ یہ رائے متعدد احادیث مبارکہ سے متصادم ہے۔ مثلاً

صحیح مسلم میں نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذْ اَوْحَی اللّٰهُ اِلٰى عِیْسٰى اِنِّیْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّیْ لَا یَدَانِ لَاَحَدٍ بِقِتَالِھِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ وَیَبْعَثُ اللّٰهُ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَھُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ۔ (2)

"پس جب حضرت عیسیٰؑ (دجال اور اس کے لشکروں کا قلع قمع فرما چکے ہوں گے) تو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کی طرف وحی بھیجیں گے میں اپنے ایسے بندے نکالنے والا ہوں کہ جن کا مقابلہ (اللہ تعالیٰ کے سوا) کوئی نہیں کر سکتا اور پھر اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کو نکال دیں گے۔ جو ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے"۔

اس حدیث میں صراحت سے یہ بات بیان ہوئی ہے کہ خروج یاجوج ماجوج قتل دجال کے بعد ہوگا اسی طرح ابن ماجہ میں ایک روایت ہے:

فَذَكَرَ خُرُوْجَ الدَّجَّالِ وَقَالَ فَاَھْبِطُ فَاَقْتُلُهٗ ثُمَّ یَرْجِعُ النَّاسُ۔ اِلٰى بِلَادِھِمْ فَیَسْتَقْبِلُھُمْ یَاْجُوْجُ مَاْجُوْجُ وَھُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ لَا یَمُرُّوْنَ بِمَاءٍ اِلَّا شَرِبُوْهُ وَلَا بِشَیْءٍ اِلَّا اَفْسَدُوْهُ...... قَالَ الْعَوَّامُ فَوُجِدَتْ تَصْدِیْقُ ذٰلِكَ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ تَعَالٰی

1- ماہنامہ اشراق، جنوری ۱۹۹۶ صفحہ ۶۰

2- مسلم بن الحجاج الجامع الصحیح کتاب الفتن و اشراط الساعۃ باب ذکر الدجال ۴/ ۵۴_۲۲۵۳

((حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ۔ (الانبیا:69)(1)

''یعنی حضرت عیسیٰؑ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں نازل ہو کر دجال کو قتل کروں گا اور لوگ اپنے اپنے علاقوں کی طرف پلٹ جائیں گے اور پھر انہیں یاجوج ماجوج کا سامنا ہوگا جو ہر بلندی سے دوڑتے نظر آئیں گے وہ جس پانی سے گزریں گے اسے پی جائیں گے اور جس چیز پر ان کی نظر پڑے گی وہ تباہ و برباد کر دیں گے......عوام بن حوشب (راوی) فرماتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کی تصدیق کتاب اللہ میں بھی پائی ہے۔ پھر انہوں ان آیات کی تلاوت فرمائی۔ حتی اذا فتحت...... (الانبیاء:۹۶،۹۷)''

اس حدیث سے بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ ظہور دجال اور خروج یاجوج ماجوج دو الگ معاملات ہیں نیز خروج یاجوج ماجوج، قتل دجال کے بعد ہوگا۔

چنانچہ ان واضح احادیث کے باوجود یہ رائے قائم کرنا کہ ظہور دجال اور خروج یاجوج ماجوج ایک ہی بات ہے۔ چہ معنی دارد؟

اسرار عالم دہلوی:

ایک طرف تو، دجال اکبر، کا تصور بھی پیش کرتے ہیں اور دوسری طرف، دجال اکبر، سے متعلقہ پیشین گوئیوں کو الگ سے 'دجالی فتنے' سے تعبیر کرتے ہیں پھر اس انداز سے تقسیم در تقسیم چینل گھماتے ہیں کہ اسلام خلاف (Anty) ہر قدیم و جدید نظریئے اور رویئے کو اس 'دجالی فتنے' کا حصہ ثابت کرنے لگتے ہیں مثلاً اسرار عالم رقمطراز ہیں:

''فتنہ دجال اکبر، بنیادی طور پر پانچ عظیم اور خوفناک فتنوں کا نام ہے۔ یہ پانچ عظیم خوفناک اور باہم مربوط فتنے درج ذیل ہیں۔

1- فتنہ سحر و تسحیر

فتنہ سحر و تسحیر درج ذیل فتنوں پر مشتمل ہے:

1- ابی عبد اللہ بن یزیدہ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۸۱، موسوعۃ الحدیث شریفہ الکتب ستہ صفحہ ۲۸۲۵

1- فتنہ تسخیر ملکوت سماء وارض
2- فتنہ تسخیر آسمان وزمین
3- فتنہ قوت وقدرت پر نظم آسمان وزمین
4- فتنہ قوت وقدرت پر سائنس وٹیکنالوجی
5- فتنہ تبدیلی وانہدام فطرت وسنت اللہ

یہ فتنہ ارض وسماء میں قوت ومورت کے انفجار کی صورت میں سامنے آئے گا۔

2- فتنہ مال وبنون:

یہ فتنہ مال اور بنون میں انفجار کی صورت میں سامنے آئے گا۔

3- فتنہ جنس:

یہ فتنہ جنس میں انفجار کی صورت میں سامنے آئے گا۔

4- فتنہ فحش:

یہ فتنہ ہر شے میں فحش کے انفجار کی صورت میں سامنے آئے گا۔ اس کی درج ذیل شکلیں ہوں گی۔ (i) فتنہ کثرت پیداوار (ii) فتنہ کثرت ترسیل (iii) فتنہ کثرت استعمال (iv) فتنہ کثرت ضیاع

5- فتنہ تنافس:

''یہ فتنہ ہر دنیاوی شے کیلئے تنافس کے انفجار کی صورت میں سامنے آئے گا''۔ (1)

اسرار عالم دہلوی نے اسی صفحات پر مشتمل پورا کتابچہ انہی فتنوں کی تقسیم در تقسیم صورتحال پر صرف فرما دیا ہے کہ ان کی دیگر کتب مثلاً کیا دجال کی آمد آمد ہے؟ 'دجال' وغیرہ کے مطالعہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کے نزدیک دنیا جہاں کا ہر فتنہ 'دجالی فتنہ' ہے۔ حیرانی کی بات ہے کہ اسرار عالم کہیں کہیں 'دجال اکبر' کا لفظ بھی استعمال کرتے ہیں لیکن اس سے مراد ان کے نزدیک کوئی شخصیت نہیں بلکہ اس سے مراد ان کے

نزدیک 'دجالی فتنہ' ہے جو انہیں ہر قدرتی و مصنوعی چیز، غذا، لباس، کاروبار، سفر، تعلیم وغیرہ میں دکھائی دیتا ہے۔ پھر اسرار عالم نے اس دجالی فتنے سے بچاؤ کی صورتوں میں بھی عجیب وغریب شوشے چھوڑے ہیں مثلاً لکھتے ہیں کہ 'فتنہ دجال اکبر' کا مقابلہ کرنے کے لیے امت درج ذیل سواریوں کے بغیر اپنا نظم چلانے کی خود کو جلد از جلد عادی بنائے:

1- ''اونٹ گاڑی، بھینسا گاڑی، بیل گاڑی، گھوڑا گاڑی سے اُمت حتی الوسع اجتناب کرے۔

2- ہاتھی کی سواری سے حتی الوسع اجتناب کرے اِلّا یہ کہ اس کے علاوہ کوئی دوسری صورت ممکن نہ ہو۔ فتنہ دجال اکبر کا مقابلہ کرنے کے لیے امت مسلمہ سفر کے لیے درج ذیل صورتوں کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرے اونٹ کی سواری، گھوڑے کی سواری، خچر کی سواری، گدھے کی سواری وغیرہ''۔ (1)

عجیب تضاد بیانی ہے کہ اونٹ گاڑی یا گھوڑا گاڑی پر تو ہرگز سفر نہ کیا جائے البتہ اونٹ، گھوڑے اور خچر پر ضرور سفر کیا جائے اور جدید سواری کی سہلتوں کو نظر انداز کیا جائے!

دجال اکبر کا مقابلہ تو میدان جنگ میں ہتھیاروں کے ساتھ ہو گا لیکن اسرار عالم لکھتے ہیں کہ 'فتنہ دجالِ اکبر' کا مقابلہ کرنے کے لیے لازم ہے کہ امت مسلمہ اور اس میں پائے جانے والے ادارے:

1- پختہ متعدد منزلہ مکانات پر یک منزلہ مکانات کو۔

2- یک منزلہ مکانات پر نیم پختہ یک منزلہ مکانات کو۔

3- نیم پختہ یک منزلہ مکانات پر کچے یک منزلہ مکانات کو۔

4- کچے یک منزلہ مکانات پر گھاس پھونس، لکڑی اور مٹی کے مکانات کو۔

5- گھاس، پھونس اور مٹی کے مکانات پر قدرتی طور پر بنیں رہائش گاہوں کو ترجیح دیں۔ (2)

1- اسرار عالم دہلوی، فتنہ دجال اکبر، صفحہ ۷۷

2- (ایضا صفحہ ۷۴۳)

معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کو کسی جنگل میں بیٹھ کر ایسی دور کی سوجھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کو 'دجالی فتنہ' قرار دے کر ان سے کنارہ کش ہونے کی تبلیغ فرما رہے ہیں! اور احادیث رسول کو بازیچہ اطفال بنا کر ان کی غلط تاویلات کر رہے ہیں۔

احمد تھامسن:

احمد تھامسن صاحب ایک طرف تو اس بات کے قائل نظر آتے ہیں کہ دجال کا خروج حتمی ہے تو دوسری طرف تمام سماجی اور ثقافتی اور ملحدانہ نظام کی تبدیلیوں کو دجالی فتنہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ چنانچہ اپنی کتاب ''دجال ایک فتنہ'' میں رقمطراز ہیں کہ:

''اگر ہم دجال کو اس پوری دنیا میں ایک ثقافتی اور سماجی فتنہ سمجھ لیں تو ہمیں اس بات کی پوری علامات ملتی ہیں کہ یہ فتنہ اپنے تکمیلی مراحل میں ہے...... یہ بات اس لیے بھی واضح ہے کہ اس نظام کو چلانے والے کافر ہیں اور دجال بھی درحقیقت کافرانہ نظام ہی کا نام ہے''۔ (1)

''مختلف اداروں کا باہمی تعاون اور ربط وضبط دجالی نظام کفر تشکیل دیتا ہے اور کئی خفیہ ادارے انہیں چلاتے ہیں...... ان کی ایک علامت مخروط نما شکل ہے جو ان کا دیدہ بصارت ہے اور یہی آنکھ دجال کی آنکھ ہے یعنی ان کا نظام ایک عمارت کی طرح تشکیل پذیر ہے''۔ (2)

دجالی نظام کا مشاہدہ کرنے کے لیے اگر کوئی اپنے اردگرد بغور دیکھے تو اسے علم ہو جائے گا کہ اس نظام کے سربراہ اپنے اقتدار کو برقرار رکھنے کے لیے کیسے کیسے ڈرامے سٹیج کر رہے ہیں...... اس نظام کا اثر پوری زندگی میں نظر آتا ہے اور ان کے بہروپ کو مختلف چیزوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اس نظام کے عمل تو بالکل واضح ہوتے ہیں۔ مگر ان کے اعمال کے پیچھے چھپے ہوئے مقاصد سے ہر کس وناکس آگاہ نہیں ہو سکتے۔ (3)

1- احمد تھامسن، دجال ایک فتنہ، صفحہ ۳۰

2- ایضاً صفحہ ۸۹

3- ایضاً صفحہ ۱۳۸

"احمد تھامسن کے خیالات کا خلاصہ یوں بیان کیا جا سکتا ہے" کہ تمام سماجی و ثقافتی تبدیلیاں اور ان تبدیلیوں کے زیر اثر جو مختلف نظام ہائے معیشت و معاشرت اور ادارے وجود میں آئے ہیں سب کے سب دجالی فتنہ ہیں"۔

احمد تھامسن کا نقطہ نظر مبنی بر حقیقت نہیں ہے۔ مولانا بدر عالم میرٹھی نے اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی ہے جس کی بنیاد پر ہماری رائے میں احمد تھامسن کی رائے نا قابل قبول ہے۔ بدر عالم میرٹھی کہتے ہیں:

"ہمارے زمانے میں مادی ترقیات خواہ کتنی ہو جائیں وہ سب مادی قوانین کے ماتحت ہیں ان کو دجالی فتنہ سمجھنا بالکل بے محل بلکہ خلاف واقع بات ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ موجودہ زمانے میں جو جدید ایجادات اور [نظام] سامنے آرہے ہیں وہ عجیب سے عجیب تر ہیں۔ لیکن موجودہ دنیا کی ترقی یافتہ قومیں سب ہی اس میں شریک ہیں اور اس سلسلے میں ایک دوسرے سے مسابقت میں خوب سرگرم ہیں۔ اور ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ اس میدان کا ہیرو کون ہے۔ اس لیے ابھی ان میں سے کسی کو دجالی فتنہ قرار دینا قبل از وقت ہے بلکہ ان کو اس کے مقدمات میں شمار کرنا بھی صحیح نہیں۔ اس کا مقدمہ دینی جہل، ضعف ایمانی اور طغیانی قوتوں کا ہمہ گیر اقتدار ہے"۔ (1)

محمد عبدالمجید صدیقی:

عبدالمجید صدیقی پیشے کے اعتبار سے وکیل ہیں۔ قبل از قیامت وقوع پذیر ہونے والے واقعات پر تین کتابوں کے مصنف ہیں خروج دجال کے حوالے سے ان کی رائے یوں ہے:

"۱۴۲۱ھ بمطابق ۲۰۰۱ء کو حج کے موقع پر ظہور امام مہدی ہو گا اسی سال الملحمۃ الکبریٰ لڑی جائے گی، روم فتح ہو گا اور دجال نکلے گا۔ ۱۴۲۲ھ بمطابق ۲۰۰۲ء میں نزول عیسیٰؑ ہو گا اور آرمیگاڈان لڑی جائے گی۔ حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں دجال مارا جائے گا اسی اثناء میں غزوہ ہند ہو گا۔ حضرت امام مہدی ۱۴۳۰ھ بمطابق ۲۰۱۰ء میں انتقال کر جائیں گے پھر پوری دنیا کے حکمران حضرت عیسیٰؑ ہوں گے۔ آپ کے عہد میں یاجوج ماجوج کا

1- میرٹھی، مولانا بدر عالم، ترجمان السنۃ، صفحہ ۴۲۵

خروج ہو گا۔ نزول کے ۴۱ سال بعد آپ کا وصال ۱۴۶۲ھ میں ہو گا...... حضرت عیسیٰؑ کے وصال کے بعد قیامت آنے میں ۱۲۰ سال لگیں گے"۔ (1)

عبدالمجید صدیقی کے علاوہ ڈاکٹر سفر بن عبدالرحمٰن الحوالی (2) امین محمد جمال الدین (3) اور اسرار عالم دہلوی (4) نے بھی مدت کا تعین کرنے کی کوشش کی ہے کہ قیامت اتنے سالوں بعد وقوع پذیر ہوگی۔

حالانکہ کفار مکہ نے جب حضور ﷺ سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

"فَيَقُولُونَ مَتَىٰ هُوَ ۖ قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ قَرِيبًا ۝" (بنی اسرائیل:۵۱)

"اور کہتے ہیں قیامت کب آئے گی تو آپ ﷺ فرما دیجئے کہ عجب نہیں قریب ہی آئے گی"۔

اسی طرح صحیح بخاری، کتاب الرقاق میں قول النبی ہے کہ:

"بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا"۔ (5)

مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا جس طرح یہ دو انگلیاں (باہم قریب) ہیں۔

حدیث جبرائیل میں ہے کہ جب جبرائیل نے آپ کے پاس آ کر مختلف سوال پوچھے آپ ﷺ نے ان کا جواب دیا۔ ان میں ایک سوال قیامت کے متعلق بھی تھا کہ قیامت کب برپا ہوگی؟

تو آپ ﷺ نے جواب دیا:

مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔

کہ مسئول کے پاس سائل سے زیادہ علم نہیں ہے۔

1- عبدالمجید صدیقی، دنیا جنگوں کے دہانے پر، صفحہ:۱۸۱

2- الحوالی ڈاکٹر سفر بن عبدالرحمٰن، یوم الغضب، صفحہ ۱۷۴

3- امین محمد جمال الدین، امت مسلمہ کی عمر، صفحہ ۳۶

4- اسرار عالم دہلوی، یا ساری الجبل! کیا دجال کی آمد آمد ہے، صفحہ ۱۷

5- بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الرقاق، باب قول النبی ﷺ...... صفحہ: ۱۱۲۷

ان آیات قرآنی واحادیث رسول کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قیامت کے وقوع پذیر ہونے کا صحیح علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں اس لیے ماہ وسن کے تعین سے گریز کرنا چاہئے۔ یہ بھی درست ہے کہ قیامت کی کافی نشانیاں پوری ہو چکی ہیں۔ اور حالات بھی تیزی سے وہ رخ اختیار کر رہے ہیں کہ جن کی بنیاد پر دجال کا خروج ہوگا لیکن اس کے باوجود ماہ وسن کا تعین کسی صحیح حدیث سے تو کیا کسی ضعیف حدیث سے بھی ثابت نہیں ہے۔ اس لیے احادیث کی غلط تاویلات اور تعبیرات کے ذریعے ماہ وسن کا تعین درست نہیں ہے۔

احادیث رسول کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا اور سیاق وسباق سے الگ کر کے اپنی سوچ اور فکر کے مطابق ڈھالنا بہت بڑا گناہ ہے جس سے ایک بار نہیں سو بار ڈرنا چاہیے۔

شبیر احمد ازہر میرٹھی کا نظریہ دجال:

شبیر احمد میرٹھی خروج دجال کے کلی طور پر منکر ہیں اور تمام احادیث کو ضعیف اور موضوع قرار دیتے ہیں جو اس سلسلے میں کتب احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔ شبیر احمد میرٹھی اپنی کتاب کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں:

''حضرت عثمانؓ کے اواخر عہد سے جھوٹے لوگوں نے گھڑی ہوئی احادیث مسلمانوں میں پھیلانی شروع کر دیں...... ان جھوٹی حدیثوں کی وجہ سے بعض کہانیاں تو ایسی مشہور کر دی گئیں کہ معروف ومتداول کتب احادیث میں جگہ پانے میں کامیاب ہو گئیں اور عقائد کا درجہ اختیار کر گئیں۔ یہ مشہور کہانیاں تین ہیں۔ (i) ابن صیاد کے متعلق روایات (ii) خروج دجال ونزول مسیح کے متعلق روایات۔ (iii) امام مہدی کے ظہور کے متعلق روایات۔ مہدی کے متعلق روایات سنن ابن ماجہ وسنن ترمذی وابو داؤد میں ہیں...... حقیقت یہ ہے کہ وہ تمام روایات کذاب راویوں کی گھڑی ہوئی ہیں۔ امام بخاری وامام مسلم نے مہدی کے متعلق کسی روایت کی تخریج نہیں کی۔ البتہ ابن صیاد کے متعلق روایات ذکر کی ہیں بخاری نے کم مسلم نے زیادہ''۔ (1)

آگے جا کر لکھتے ہیں:

1- میرٹھی، شبیر احمد ازہر، احادیث دجال کا تحقیقی مطالعہ، صفحہ: ۹

''افسوس کہ مسلمانوں میں راویانِ حدیث کا طبقہ خاص طور سے ایسا رہا ہے جس میں دجال قسم کے لوگ بہت تھے۔ مسیح دجال کے متعلق جو حدیثیں مروی ہیں وہ زیادہ تر ایسے ہی راویوں کی گھڑی ہوئی ہیں۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری اور امام مسلم بن الحجاج ناقدان حدیث میں سے تھے مگر ان دونوں بزرگوں سے بھی خروج دجال سے متعلق حدیثوں کو پرکھنے میں چوک ہوئی ہے۔ امام بخاری سے نسبتاً کم اور امام مسلم سے زیادہ، ضرورت ہے کہ اس سلسلے کی ایک ایک حدیث کو روایت و درایت کے مسلمہ معیار پر پرکھا جائے''۔ (1)

اس کے بعد شبیر احمد میرٹھی نے ۳۴ صحابہ کرام سے مروی روایت نقل کی ہیں اور تمام روایات کو موضوع اور ضعیف ٹھہرایا ہے۔ اور اپنی کتاب کے آخر میں لکھا کہ:

''اصلاح عقائد کی غرض سے میں نے ایک ایک روایت کی پول کھول کر رکھ دی ہے''۔ (2) نیز شبیر احمد میرٹھی دجال کا لغوی معنی مراد لے کر اصطلاحی معنی سے یکسر منکر ہو گئے۔ چنانچہ اپنی کتاب میں بیان کرتے ہیں کہ:

''دجال کے معنی فریب کار لوگوں کو دھوکہ دینے والا کم قیمت دھات سے بنی ہوئی چیز پر بیش قیمت دھات کو ملمع کرنے والا...... غلط بات سے صحیح بات کی اور باطل میں حق کی آمیزش کرنے والا''۔ (3)

لیکن دجال کو اصطلاحی طور پر کس معانی میں لیا جائے گا یا اسلاف نے اسے کن معانی میں لیا ہے اس سلسلے میں ان کا قلم کچھ لکھنے سے معذور رہا ہے۔

بعد میں شبیر احمد میرٹھی تحقیق کے شوق میں اس حد تک آگے نکل گئے ہیں۔ کہ وہ تمام ثقہ و صالح لوگ جنہوں نے اپنی ساری عمریں فن حدیث میں کھپا دیں۔ انہیں مورد الزام ٹھہرایا ہے کہ انہوں نے احادیث کو بیان کرتے ہوئے ان کی صحت کا خیال نہیں رکھا۔

1- شبیر احمد از ہر میرٹھی، احادیث دجال کا تحقیقی مطالعہ، صفحہ:۱۱

2- شبیر احمد از ہر میرٹھی، احادیث دجال کا تحقیقی مطالعہ، صفحہ ۱۳۰

3- ایضاً صفحہ ۱۱

”تحدیث و روایت کے زمانہ میں صالح وثقہ لوگوں سے کثرت روایات کے شوق میں یہ غلطی بھی خوب ہوئی ہے کہ جو اناپ شناپ سن لیا اس کی روایت کہہ ڈالی“۔ (1)

شبیر احمد میرٹھی کے افکار و خیالات امت کے اجماعی موقف سے ہٹے ہوئے ہیں۔ چنانچہ مولانا حافظ محمد ظفر اقبال، شبیر احمد میرٹھی کے افکار ونظریات پر گرفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”پوری کتاب کو پڑھنے کے بعد صرف ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ مسلمانوں میں راویانِ حدیث کا کوئی ایسا طبقہ اگر ہو جو ان کی تحقیقات کے مطابق روایت و درایت کے مسلمہ معیار پر پورا اترتا ہو تو کیا وہ اس کی نشاندہی فرمائیں گے؟ عقل وخرد اس مقام پر پہنچ کر اپنا سر پیٹ لیتی ہے کہ مسلمانوں کے جس فن اسماء الرجال کی نظر پیش کرنے سے مذاہب عالم عاجز و قاصر ہیں اور تو اور انگریز مصنفین نے اس سلسلے میں حضرات محدثین کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا ہے۔ آخر تاریخ کے ان اوراق کا کیا کِیا جائے جس میں حضرت محدثین کے حزم و احتیاط کے پیش آمدہ حقیقی واقعات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ کیا یحییٰ بن معین نے اپنے والد کی باب حدیث میں تضعیف نہیں کی؟ کیا جرح وتعدیل کے میدان میں محدثین کو اپنے گھر بار سے دست کش نہیں ہونا پڑا...... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سولہ سالہ طویل محنت و جد و جہد کس صاحب علم سے مخفی ہے۔ کیا عقل انسانی باور کر سکتی ہے کہ چھ لاکھ احادیث کے ذخیرے میں سے صرف ۷۵۶۳ احادیث بشمول مکررات جمع کرنے والی اس عبقری شخصیت سے غلطی ہوگئی اور وہ احادیث دجال کو فنی اور تحقیقی معیار پر صحیح طرح نہ پرکھ سکے جس کی وجہ سے چودھویں صدی کے محققین کو محنت کرنا پڑ رہی ہے پھر یہ نکتہ بھی خوب رہا کہ امام بخاری سے یہ غلطی نسبتۃً کم ہوئی ہے۔ اور امام مسلم سے زیادہ حالانکہ اگر دیکھا جائے تو امام مسلم نے سلسلہ دجال کی احادیث ایک ہی جگہ اکٹھی ذکر کر دی ہیں جبکہ امام بخاری نے اپنی عادت شریفہ کے مطابق مناسب مقام کے لحاظ سے مختلف مواقع پر احادیث دجال کی تخریج کی ہے اور اگر ان تمام

(1) ایضاً صفحہ ۱۰

احادیث کو جمع کیا جائے جو صرف امام بخاری نے اس سلسلہ میں نقل کی ہیں۔تو ان کی تعداد امام مسلم کی تخریج سے یقیناً زیادہ ہوگی پھر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے غلطی کم ہوئی ہے اور امام مسلم سے زیادہ شاید اس پیچیدگی کا فاضل مذکور حل فرمائیں''۔(1)

اصل میں ہمارے ہاں ایک نئی رسم چل نکلی ہے کہ لوگوں نے تحقیق کو بجائے حقائق کی تلاش کے، نئی چیز کی دریافت سے تعبیر کرنا شروع کر دیا ہے چنانچہ اس معنوی تبدیلی کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ بہت سے لوگ ان مسلمات کے منکر ہو گئے ہیں جو کہ سلف کے ہاں شکوک وشبہات سے پاک تھے۔ چنانچہ اسی لغزش کا شکار ہو کر شبیر احمد میرٹھی نے ان حضرات کو ہدف تنقید بنایا جن کی ثقاہت و عدالت کو غیر مسلموں نے بھی شاندار الفاظ میں خراج پیش کیا ہے۔

منکرینِ خوارق دجال:

بعض اہلِ علم حضرات نے خروج دجال کو تو اسلامی عقائد میں شمار کیا ہے لیکن دجال کے ہاتھوں ظاہر ہونے والے خوارق کو وہ خیالات، تمویہات اور شعبدہ بازی قرار دیتے ہیں۔ان میں شیخ محمد رشید رضا (2)، شیخ فرید وجدی (3) اور علامہ انور شاہ کشمیری (4) شامل ہیں۔

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رضی اللہ عنہ ''دجال کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والے خوارق'' کا دفاع کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا قیامت سے پہلے دجال کے ظہور سے متعلق حدیث نبوی کے ذخیرہ میں اتنی روایتیں ہیں جن کے بعد اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ قیامت سے پہلے دجال کا ظہور ہوگا، اسی طرح ان روایات کی روشنی میں، اس میں بھی کسی

1- حافظ محمد ظفر اقبال، فتنہ دجال قرآن وحدیث کی روشنی میں صفحہ ۱۶۔۲۱۵

2- تفصیل کے لیے دیکھئے محمد رشید رضا کی تفسیر القرآن الحکیم الشہیر بتفسیر المنار، ۳/ ۳۱۷

3- تفصیل کے لیے محمد فرید وجدی کی دائرۃ معارف القرآن والعشرین، ۸/۷۹۵

4- تفصیل کے لیے دیکھئے مولانا انور شاہ کشمیری کی کتاب، فیض الباری علی صحیح البخاری، ۴/۱۹

شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا اس کے ہاتھ پر بڑے غیر معمولی اور محیر العقول قسم کے ایسے خارق عادت امور ظاہر ہوں گے جو بظاہر مافوق الفطرت اور کسی بشر اور کسی بھی مخلوق کی طاقت وقدرت سے باہر اور بالاتر ہوں گے...... مثلاً یہ کہ اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی (جس کا مندرجہ بالا حدیث میں بھی ذکر ہے) اور مثلاً یہ کہ بادلوں کو حکم دے گا کہ بارش برسے اور اس کے حکم کے مطابق اسی وقت بارش ہو گی...... اور مثلاً یہ کہ وہ زمین کو حکم دے گا کہ کھیتی اگے، اور اسی وقت زمین سے کھیتی اگتی نظر آئے گی...... اور مثلاً یہ کہ جو خدا ناشناس اور ظاہر پرست لوگ اس طرح کے خوارق دیکھ کر اس کو خدا مان لیں گے۔ ان کے دینوی حالات بظاہر بہت اچھے ہو جائیں گے اور وہ خوب پھولتے پھلتے نظر آئیں گے اور اس کے برخلاف جو مؤمنین صادقین اس کے خدائی کے دعوے کو رد کر دیں گے اور اس کو دجال قرار دیں گے۔ بظاہر ان کے دینوی حالات بہت ہی ناساز گار ہو جائیں گے اور وہ فقر وفاقے میں اور طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا نظر آئیں گے...... اور مثلاً یہ کہ وہ ایک اچھے طاقتور جوان کو قتل کر کے اس کے دو ٹکڑے کر دے گا اور پھر وہ اس کو اپنے حکم سے زندہ کر کے دکھا دے گا اور سب دیکھیں گے کہ وہ جیسا تندرست وتوانا جوان تھا ویسا ہی ہو گیا......

''الغرض! حدیث کی کتابوں میں دجال کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والے اس طرح کے محیر العقول خوارق کی روایتیں بھی اتنی کثرت سے ہیں کہ اس بارے میں بھی کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ اس کے ہاتھ پر اس طرح کے خوارق ظاہر ہوں گے...... اور یہی بندوں کے لیے امتحان اور آزمائش کا باعث ہوں گے۔

''اسی طرح کے خوارق اگر انبیاء علیہم السلام کے ہاتھ پر ظاہر ہوں تو ان کو معجزہ کہا جاتا ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام کے وہ معجزات ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں بار بار فرمایا گیا ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ شق القمر اور دوسرے معجزات جو حدیثوں میں مروی ہیں...... اور اگر ایسے خوارق انبیاء علیہم السلام کے متبعین مومنین، صالحین کے ہاتھ پر ظاہر ہوں تو ان کو کرامت کہا جاتا ہے جیسے کہ قرآن پاک

میں اصحابِ کہف کا واقعہ بیان فرمایا گیا ہے اور اگر اسی طرح کے خوارق کسی کافر و مشرک یا فاسق و فاجر داعی ضلالت کے ہاتھ پر ظاہر ہوں گے وہ استدراج ہی کے قبیل سے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو دار الامتحان بنایا ہے، انسان میں خیر کی بھی صلاحیت رکھی گئی ہے اور شر کی بھی، اور ہدایت اور دعوت الی الخیر کے لیے انبیاء علیہم السلام بھیجے گئے اور اس کے نائبین قیامت تک یہ خدمت انجام دیتے رہیں گے اور اضلال اور دعوت شر کے لیے شیطان اور انسانوں اور جنات میں سے اس کے چیلے چانٹے بھی پیدا کئے گئے جو قیامت تک اپنا کام کرتے رہیں گے۔ بنی آدم میں خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد ﷺ پر ہدایت اور دعوت الی الخیر کا کمال ختم کر دیا گیا، اب آپ ہی کے نائبین کے ذریعے قیامت تک رشد و ہدایت اور دعوت الی الخیر کا سلسلہ جاری رہے گا...... اور اضلال اور دعوت شر کا کمال دجال پر ختم ہوگا اور اس لیے اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور استدراج ایسے غیر معمولی اور محیر العقول خوارق دیئے جائیں گے جو پہلے کسی داعی ضلال کو نہیں دیئے گئے"۔ (1)

کیا موجودہ حالات کو خروج دجال کا پیش منظر قرار دیا جا سکتا ہے؟:

یہ سوال اپنی جگہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ دنیا کی اس محیر العقول ترقی اور زمانہ کی اس برق رفتاری کو آنے والے دجال کا پیش خیمہ قرار دینا کہاں تک درست ہو سکتا ہے؟ اور حالات حاضرہ کو سورۃ کہف پر چسپاں کر کے موجودہ مغربی حالات و واقعات کو "دجالی فتنہ" قرار دینا کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے؟

اسی طرح مختلف اوقات میں مختلف جماعتوں کی طرف سے یہ نظریہ پیش کیا جاتا رہا ہے کہ فلاں شخص "دجال" ہے یا فلاں قوم دجال کی پیروکار ہے چنانچہ کوئی صاحب امریکی صدر بل کلنٹن کو دجال کہتا رہا اور کوئی موجودہ امریکی صدر بش کو "دجال" قرار دینے پر مصر ہے، اسی طرح بعض لوگ ترکوں کو پیروکاران دجال میں ابھی سے گھسیٹ رہے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ یہ رویہ صحیح نہیں ہے ورنہ اب تک کوئی دن ہم پر سال کے برابر گذر چکا ہوتا، کوئی دن مہینے کے برابر اور کوئی دن ایک ہفتے کے برابر، مگر ایسا نہیں ہوا، اسی طرح دیگر

1- نعمانی، مولانا محمد منظور، معارف الحدیث، ۸/۸،۱۲۶

علامات بھی نہیں پائی گئیں مثلاً کانا ہونا، مقطوع الاذن ہونا، پیشانی پر کافر لکھا ہونا وغیرہ اس لیے بلاوجہ کسی کو احادیث میں وارد شدہ "دجال" کا مصداق قرار دینا صحیح نہیں ہے۔

مولانا بدر عالم مہاجر مدنی لکھتے ہیں:

"یہ واضح رہنا چاہئے کہ وہ "دجالی فتنہ" جس کا حدیثوں میں تذکرہ آتا ہے اور جس سے تحفظ کا علاج سورۃ کہف کی تلاوت کرنا قرار دیا گیا ہے وہ اسی کے دور میں ظہور پذیر ہوگا جب کہ ایک طرف وہ خدائی کا دعوٰی اور اس سے پہلے رسالت کا دعوٰی کرے گا اور اس کے ساتھ ایسے خارق عادت افعال بھی دکھلائے گا جو بظاہر اس کے دعوے کے مؤید نظر آئیں گے اور اس وجہ سے بت سے لوگوں کے ایمان متزلزل ہو جائیں گے ہمارے زمانے میں مادی ترقیات خواہ کتنی بھی ہو جائیں وہ سب مادی قوانین کے تحت ہیں ان کو دجالی فتنہ سمجھنا بالکل بے محل بلکہ خلاف واقع بات ہے، اس میں شبہ نہیں کہ موجودہ زمانے میں جو جدید ایجادات سامنے آرہی ہیں وہ عجیب سے عجیب تر ہیں لیکن موجودہ دنیا کی ترقی یافتہ قومیں سب ہی اس میں شریک ہیں اور اس سلسلہ میں ایک دوسرے سے مسابقت میں خوب سرگرم ہیں اور ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ اس میدان کا ہیرو کون ہے اس لیے بھی ان میں سے کسی کو دجالی فتنہ قرار دینا قبل از وقت ہے، بلکہ ان کو اس کے مقدمات میں شمار کرنا بھی صحیح نہیں۔ اس کا مقدمہ دینی جہل، ضعفِ ایمان اور طغیانی طاقتوں کا ہمہ گیر اقتدار ہے۔

"حدیثوں میں صاف طور پر مذکور ہے کہ دجال خود یہودی النسل ہوگا اور اس کے تمام متبعین بھی سب یہودی ہوں گے اور من حیث القوم وہی اس پر ایمان لائیں گے اس لیے دجالی فتنہ کا مرکز درحقیقت یہود ہیں اور اس لیے ہمارے زمانے میں یہودی مملکت کا قیام اور ان کی متفرق طاقتوں کا ایک مرکز پر جمع ہونا اور اسی جگہ جمع ہونا جہاں عیسیٰؑ کا ظہور مقدر ہے، اگر اس کو دجالی فتنہ کا مقدمہ کہا جائے تو بجا ہوگا اب رہے نصاریٰ تو وہ ابھی تک عیسائیت کے کم از کم دعویدار ضرور ہیں، اور گو حیوانیت کے آخر نقطہ پر پہنچ چکے ہیں مگر ان کا زبانی دعوٰی اب بھی صلیب پرستی ہی کا ہے۔ ادھر روس گو مدعی الوہیت تو نہیں لیکن اس

سے بڑھ کر خدائے برحق کا علی الاعلان منکر بھی کوئی نہیں۔ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی تشریف آوری کے بعد عیسائی تو ان پر ایمان لے آئیں گے جیسا کہ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ۔ (سورہ نساء) کی تفسیر میں آپ پہلے ملاحظہ فرما چکے ہیں اور یہودی ایک ایک کر کے قتل ہو جائے گا حتیٰ کہ اگر وہ کسی درخت کی آڑ میں چھپ کر پناہ لینا چاہے گا تو وہ درخت بول اٹھے گا: ''دیکھو میرے پیچھے یہ یہودی ہے اس کو بھی قتل کرو''۔ اس سوانح حیات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فتنہ دجال کا تمام تر تعلق یہود کے ساتھ ہوگا۔ ہمارے زمانے کی مادی ترقیات کے ساتھ اس کا تعلق کچھ نہیں ہے اور نہ ان اقوام میں سے خاص طور پر کسی ایک قوم کے ساتھ جن کے ذریعہ یہ ترقیات سامنے آرہی ہیں''۔ (1)

فصل دوم کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض جدید مسلم مفکرین نے امت کے اجماعی مؤقف سے انحراف کرتے ہوئے دجال کے متعلق مختلف تاویلات سے کام لیا ہے۔ چنانچہ کسی نے دجال کو ایک تصوراتی و تخیلاتی چیز قرار دیا تو کسی نے مغربی تہذیب و تمدن کو دجال ٹھہرایا۔ اور بعض حضرات سرے سے ہی ظہور دجال کے منکر ہو گئے۔ بعض حضرات دجال کے تو قائل رہے لیکن خوارق دجال کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ اس فصل میں ایسے ہی مفکرین کی آراء کا علمی و عقلی محاکمہ کیا گیا ہے۔

دجال کے بارے میں جمہور علماء کے نقطہ نظر اور ان کے دلائل:

اقوام عالم کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ہر دور میں اہل حق کا گروہ، باطل قوتوں کے ساتھ نبرد آزما رہا ہے اور حق ہی باطل پر غالب آیا ہے۔ تاریخ عالم میں ہزاروں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ اہل حق کے قلیل گروہ نے باطل قوتوں کے لشکر نیست و نابود کر دیئے۔

حق و باطل کا یہ معرکہ وقوع قیامت تک رہے گا۔ اور خروج دجال اس سلسلے کی آخری کڑی ہے۔ ایک طرف تو مٹھی بھر مسلمان پہاڑ کی چوٹی پر محصور ہوں گے اور دوسری طرف اس دور کا سب سے بڑا فتنہ گر اپنے لاؤ لشکر سمیت ان کا محاصرہ کیئے ہوگا

1- میرٹھی، مولانا بدر عالم مہاجر مدنی، ترجمان السنۃ، ص:۴۲۵-۴۲۶

عصر حاضر میں اسلامی تعلیمات سے عدم واقفیت کی بنا پر بہت سے لوگ دجال کے متعلق ایسے عقائد ونظریات کو قبول کئے ہوئے ہیں۔ جو حقیقت و اصلیت سے کوسوں دور ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ دجال ایک تصوراتی چیز ہے جس کا حقائق کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جبکہ دوسری رائے کے مطابق ہر فتنے کا سربراہ دجال اور اقوام کی مادی و تمدنی ترقی دجالی فتنے ہیں لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی ہے کہ ان کے نظریات کو امت نے بحیثیت مجموعی پذیرائی نہیں بخشی اور اب تک امت میں خروج دجال کا عقیدہ مسلمات کی حیثیت سے موجود ہے اور علمائے متاخرین اور متقدمین ان تمام نظریات سے ہٹ کر صراط مستقیم پر قائم، حدیث نبوی کے ترجمان اور امت کے اجماعی عقائد کے حامل رہے ہیں۔ اور ہمیشہ باطل نظریات کی نفی کرتے ہوئے، صحیح نظریات کو امت کے سامنے پیش کرتے رہے ہیں کیونکہ دجال کا ظہور و خروج برحق ہے اس لیے کہ احادیث صحیحہ اور متواترہ سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ نیز بعض آیات قرآنی سے بھی اشارتاً ذکر ملتا ہے۔

سورۃ الانعام میں ارشاد ربانی ہے:

”يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ۝“ (الانعام:158)

”جس روز آپ کے رب کی بڑی نشانی آپہنچے گی کسی شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں رکھتا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو“۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ“(1)

”تین چیزیں ایسی ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو جائیں تو کسی ایسے نفس کو اس کا ایمان لانا نفع نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کمائی ہو۔ (i) مغرب

1- مسلم بن الحجاج الجامع الصحيح كتاب الايمان باب بيان الزمن الذى لا يقبل فيه الايمان

سے سورج نکلنا (ii) دجال (iii) دابۃ الارض"۔

مندرجہ بالا آیات اور حدیث میں مطابقت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مذکورہ آیت میں اشارتاً ذکر دجال موجود ہے اور حدیث سے اس کی تفسیر و تائید ہو رہی ہے۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا نزول ثانی ہوگا یہ قرآن سے بھی صریحاً ثابت ہے:

وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ......(النساء۱۵۹)

"اور اہل کتاب میں سے ہر شخص حضرت عیسیٰؑ کی وفات سے قبل مسلمان ہو جائے گا"۔

اس آیت میں حضرت عیسیٰؑ کے اس دنیا میں آنے، وفات پانے اور ان کی وفات سے پہلے تمام اہل کتاب کے ایمان لانے کا ذکر ہے تو دوسری خود بخود سمجھ میں آ گئی اس لیے صراحتاً ذکر کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی ذیل میں لکھتے ہیں:

قال ابن جریر اختلف اهل التاويل في معنى ذلك فقال بعضهم معنى ذلك وان من اهل ...... يعني قبل موت عيسى يوجه ذلك الى ان جميعهم يصدقون به اذا نزل لقتل الدجال فتقير الملل كلها واحدة وهي ملة الاسلام حنيفية (1)

"ابن جریر فرماتے ہیں کہ حضرات مفسرین نے قبل موتہ کی ضمیر کے مرجع میں اختلاف کیا ہے اکثر حضرات نے اس کو مرجع حضرت عیسیٰؑ کو قرار دیا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ دجال کو قتل کرنے کے لیے نزول فرمائیں گے تو تمام اہل کتاب ان کی تصدیق کریں گے اور سارے دین ایک ملت ہو جائیں گے یعنی ملت اسلامیہ حنیفیہ"۔

مولانا محمد ادریس کاندھلوی اس آیت کے تحت معارف القرآن میں لکھتے ہیں:

"وہ زندہ آسمان سے یہودیوں کے سردار مسیح دجال کو قتل کرنے کے لیے نازل ہوں گے تاکہ یہودی جب مسیح ضلالت کا قتل دیکھیں تو اپنی گمراہی سے تائب ہو جائیں اور نصاریٰ پر یہ واضح ہو جائے کہ عیسیٰؑ اللہ کے برگذیدہ اور رسول برحق تھے معاذ اللہ خدا

1- ابن کثیر، ابو الفداء، اسماعیل بن عمر، تفسیر ابن کثیر ۲۳۶/۱

اور خدا کے بیٹے نہ تھے"۔ (1)

سورۃ غافر میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ o" (غافر: ۵۷)

اس کی ذیل میں امام بغوی تحریر فرماتے ہیں:

"قال اهل التفسير نزلت هذه الآية في اليهود، و ذلك انهم قالوا النبي عليه السلام ان صاحبنا المسيح بن داؤد يعنون الدجال يخرج في آخر الزمان فيبلغ سلطانه البر و البحر، و يرد الملك الينا قال الله فاستعذ بالله فاستعذ بالله اى من فتنة الدجال"۔ (2)

"مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ آیت یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی یہ اس وقت کی بات ہے جب یہودیوں نے حضور ﷺ سے کہا تھا کہ ہمارا ساتھی مسیح ابن داؤد یعنی دجال آخری زمانے میں نکلے گا اور اس کی بادشاہت بر و بحر میں پھیل جائے گی اور ہمیں پھر سے بادشاہت مل جائے گی۔ ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نبی ﷺ آپ "اللہ کی پناہ میں آجائیں"۔

اب ہم خروج دجال کے حوالے سے علمائے امت کے اقوال نقل کرتے ہیں امام قرطبی لکھتے ہیں:

"الايمان بالدجال و خروجه حق، و هذا مذهب اهل السنه وعامة اهل الفقه و الحديث خلافا لمن انكر امره من الخوارج و بعض المعتزلة"۔ (3)

دجال اور اس کے خروج پر ایمان لانا برحق ہے اور یہی اہل سنت والجماعت اور اکثر فقہاء محدثین کا مذہب ہے بخلاف خوارج اور بعض معتزلہ کے، کہ وہ اس کے منکر ہیں۔

علامہ نسفی فرماتے ہیں:

1- کاندھلوی، مولانا محمد ادریس، معارف القرآن ۲۳/۱

2- البغوی، محمد الحسین بن مسعود، معالم التنزیل ۳۴۴/۵

3- الشیرانی، شیخ عبدالوہاب، مختصر تذکرہ الامام قرطبی، باب ذکر الدجال وصفتہ وبعثہ صفحہ۔ ۱۳۹

"من خروج الدجال و دابة الارض و یاجوج و ماجوج و نزول عیسیٰ من السمآء و طلوع الشمس من مغربها فهو حق"۔

"خروج الدجال دابۃ الارض، یا جوج ماجوج، آسمان سے حضرت عیسیٰؑ کا نزول، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا سو یہ تمام چیزیں برحق ہیں۔ (1)

قاضی عیاض مالکی کی رائے:

وهذه الاحادیث التی ادخلها مسلم فی قصة الدجال حجة اهل الحق فی صحة موجوده و انه شخص معین ابتلیٰ الله عباده و اقدره علی اشیاء من قدرته لیتمیز الخبیث من الطیب من احیاء المیت الذی یقتله ومن ظهور زهرة الدنیا و الخصب الذیءمعه و جنة ناره و نهریه و ابتاع کنوز الارض له امره السماء أن تمطر، و الارض أن تنبته فیکون ذلك کله بقدر الله ثم یعجزه الله بعد ذلك فلا یقدر علی قتل ذلك الرجل ثانیة ولا علی غیره و یبطل امره بعد و یقتله عیسیٰ۔ (2)

"ان احادیث میں دجال کے پائے جانے کی خبر صحیح ہونے میں اہل حق کے لیے حجت موجود ہے وہ یہ کہ وہ ایک معین شخص ہے جس کے ذریعے اللہ اپنے بندوں کا امتحان لے گا اور اس کو کچھ چیزوں پر قدرت دے گا۔ جیسے اپنے ہی قتل کئے ہوئے کو زندہ کرنا، سرسبزی، نہریں جنت اور جہنم کا ظہور اور زمین کے خزانوں کا اس کے پیچھے چلنا وغیرہ اور یہ سب کچھ اللہ کی مرضی اور مشیت سے ہوگا پھر اللہ اس کو بے بس کر دے گا اور چنانچہ وہ کسی شخص کو قتل کرنے پر قادر نہ ہو سکے گا اور اللہ اس کے امر کو باطل کر دے گا اور حضرت عیسیٰؑ اس کو قتل کر دیں گے"۔

امام ابن کثیر کی رائے:

"هو رجل من بنی آدم خلقه الله تعالیٰ لیکون محنة للناس فی آخر الزمان

1- امام نسفی، شرح العقائد النسفیہ صفحہ ۱۵۰-۱۵۱

2- المالکی، قاضی عیاض الحیصبی، اکمال المعلم بفوائد المسلم ۵/۵-۲۷۴

يضل به كثيرا و يهدى به كثيرا وما يضل به الا الفاسقين"۔ (1)

"دجال بنی آدم میں ایک شخص ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے آخری زمانے میں اپنے بندوں کے امتحان کے لیے پیدا کیا ہے اس کے ذریعے بہت سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے اور بہت سے راہ راست پر آجائیں گے اور گمراہ ہونے والے فاسق ہی ہوں گے"۔

امام طحاوی کی رائے:

وتو من باشراط الساعة من خروج الدجال و نزول عيسى ابن مريم من السماء (2)

"ہم علامات قیامت پر یقین رکھتے ہیں مثلاً خروج الدجال اور آسمان سے حضرت عیسیٰؑ بن مریم کا نزول"۔

امام ابوجعفر الکتانی کی رائے:

وقد ذكر غير وحد انها واردة من طرق كثيرة صحيحة عن جماعة من الصحابة وفي التوضيع للشوكاني منها مائة حديث وهي في الصحاح و المعاجم و المسانيد و التواتر يحصل بدونها فكيف بمجوعها"۔ (3)

"متعدد علماء کرام نے ذکر کیا ہے کہ سلسلہ دجال کی احادیث صحابہ کرام کی ایک جماعت سے صحیح اسناد کے ساتھ مروی ہیں۔ چنانچہ شوکانی کی توضیح میں اس سلسلے میں احادیث درج ہیں۔ جو صحاح، معاجم اور مسانید کے حوالے سے لی گئیں ہیں تواتر تو اس کم میں بھی ہو جاتا ہے اس سے کیوں نہ ہوگا"۔

مولانا ادریس کاندھلوی کی رائے:

"قیامت کی علامات کبریٰ میں سے دوسری علامت خروج دجال ہے جو احادیث

1- ابن كثير، بن ابولفداء اسماعيل بن عمر، النهاية فى الفتن و الملاحم ١/١٣٣

2- امام طحاوى، شرح العقيدة الطحاوية تحقيق جماعت من العلماء ص:٤٩٩

3- الكتانى، ابوجعفر، نظم المتناثر فى الحديث المتواتر ص:١٤٦

متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے"۔ (1)

مولانا منظور نعمانی کی رائے:

"حدیث کے ذخیرے میں مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دجال کے متعلق اتنی حدیثیں مروی ہیں جن سے مجموعی طور پر یہ بات یقینی طور پر معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ نے قیامت کے قریب دجال کے ظہور کی اطلاع دی ہے اور یہ کہ اس کا فتنہ بندگان خدا کے لیے عظیم ترین اور شدید ترین ہے"۔ (2)

مولانا سید ابوالحسن ندوی کی رائے:

"جن احادیث میں دجال کا ذکر ہے اور اس کے اوصاف و علامات بیان کئے گئے ہیں۔ وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکی ہیں۔" ان میں صاف اس کی صراحت ہے کہ وہ ایک معین شخص ہوگا جس کی کچھ معین صفات ہوں گی وہ ایک خاص اور معین زمانہ میں ظاہر ہوگا نیز ایک معین قوم میں ظاہر ہوگا جو یہود ہیں اسی لیے ان تمام وضاحتوں کی موجودگی میں نہ اس کے انکار کی گنجائش ہے نہ ضرورت"۔ (3)

مولانا سید مناظر احسن گیلانی کی رائے:

"نبوت کی پیشین گوئیوں میں جس "المسیح الدجال" کا ذکر جن خصوصیات کے ساتھ کیا گیا ہے اس کے خروج و ظہور کا دعوٰی ابھی قبل از وقت ہے ہاں اتنی بات واضح ہے کہ مغرب کا جدید تمدن بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ "المسیح الدجال" کے خروج کی تیاریاں کر رہا ہے کیونکہ اپنی اقتداری قوتوں سے وہی کام یورپ کی اس نشاۃ ثانیہ میں بھی لیا جا رہا ہے جس میں "المسیح الدجال" اپنی اقتداری قوتوں کو استعمال کرے گا...... صاف اور جچی تلی بات...... یہی ہے کہ المسیح الدجال کے خروج کا دعوٰی ابھی قبل از وقت

1- کاندھلوی، مولانا محمد ادریس، عقائد اسلام ۱/۶۵

2- نعمانی، مولانا محمد منظور، معارف الحدیث ۸/۱۲۶

3- ندوی، مولانا سید ابوالحسن، معرکہ ایمان و مادیت صفحہ: ۱۳۵

ہے مگر ''المسیح الدجال'' جس فتنے میں مبتلا کرے گا اس فتنے کے ظہور کی ابتدا کسی نہ کسی رنگ میں مان لینا چاہئے کہ ہو چکی ہے''۔ (1)

مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی رائے:

''دجال کے بارے میں ایک نہیں بہت سی احادیث ہیں اور یہ عقیدہ امت میں ہمیشہ سے متواتر چلا آیا ہے بہت سے اکابر امت نے اس کی تصریح کی ہے کہ خروج اور نزول عیسیٰ کی احادیث متواتر ہیں''۔ (2)

قرآن وسنت سے ملنے والے شواہد اور علمائے امت کی آراء سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خروج وظہور دجال یقینی ہے۔ فتنہ دجال بندگان خدا کے لیے عظیم ترین اور شدید ترین ہے۔ دجال یہود میں سے ہوگا۔ جس کی کچھ خاص صفات ہیں۔ جن کی بنا پر وہ مختلف شعبدے دکھائے گا اور وہ ایک خاص اور معین زمانے میں ظاہر ہوگا۔ اس لیے ان تمام وضاحتوں کے ہوتے ہوئے نہ اس کے انکار کی گنجائش ہے نہ ضرورت۔

--------❁--------

1- گیلانی، سید مناظر احسن، دجالی فتنہ کے نمایاں خط وخال صفحہ: ۲۵

2- لدھیانوی، مولانا محمد یوسف، آپ کے مسائل اور ان کا حل ۱/۲۸۰

حاصل بحث

قبل از قیامت رونما ہونے والے واقعات میں ایک خوفناک جنگ، ظہور دجال اور آمد مسیح انتہائی اہم ہیں۔ سامی ادیان کے تینوں فریق یہودیت، مسیحیت اور اسلام میں مذکورہ بالا واقعات کا ذکر ملتا ہے۔ تاہم ان واقعات کی وضاحت اور تفصیل میں ہر مذہب کی تشریحات ایک دوسرے سے الگ ہیں

یہودیت کے ہاں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل کے دشمن (یاجوج ماجوج) اسرائیل پر حملہ کریں گے اور ایک انتہائی خوفناک جنگ ہوگی اس معرکہ آرائی کے بعد شیطانی قوتوں کا نمائندہ Armilus ظاہر ہوگا۔ جس کو شکست دینے کے لیے خداوند اس ''موعود'' کو بھیجے گا۔ جس کا وعدہ انبیائے بنی اسرائیل نے اپنے صحائف میں کیا ہے۔ چنانچہ مسیح کے ہاتھوں Armilus کی شکست کے بعد دور مسیحائی (Messianic Era) شروع ہوگا جس میں بنی اسرائیل امن وچین سے رہیں گے۔ یہود کے ہاں تصور مسیح کے تعلق سے سب سے بڑی غلط فہمی یہ ہے کہ جس مسیح کی آمد کے وہ منتظر ہیں اس کی آمد تو ہو چکی ہے۔ کیونکہ بنی اسرائیل کے انبیاء نے جو بشارتیں دی تھیں ان کے مصداق حضرت عیسیٰؑ تھے۔ لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ یہود نے ان کو بطور مسیح قبول کرنے سے انکار کیا اور اب جس مسیح کی آمد کے وہ منتظر ہیں وہ مسیح تو ہوگا لیکن مسیح الضلالۃ (دجال) ہوگا اور اس کے اکثر پیروکار یہودی ہوں گے۔ مسیح الہدیٰ تو عیسیٰؑ ہوں گے جو یہودیوں کے اس منتظر کو قتل کرنے کے لیے آسمان سے خصوصی نزول اجلال فرمائیں گے اور کسی یہودی کو زندہ نہیں چھوڑیں گے کیونکہ ذلت وخواری ان کا مقدر ٹھہری ہے۔

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ۔ (البقرۃ:۶۱)

''اور ان (یہود) پر ذلت ومحتاجی مسلط ہوگئی ہے اور اللہ کے غضب میں گھر گئے ہیں اور یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا اور اللہ کے انبیاء کو ناحق قتل کیا''۔

سامی ادیان کے دوسرے فریق مسیحیت میں بھی خوفناک جنگ (ہرمجدون) ظہور مخالف مسیح (Anti Christ) اور مسیح کی آمد ثانی کا تصور موجود ہے۔ مسیحی علماء کی آراء کے مطابق اختتام دنیا سے قبل ایک بہت بڑی جنگ ہوگی جو کہ بائبل کی پیشین گوئی کے مطابق ہرمجدون کے میدان میں ہوگی۔ اس جنگ کے فیصلہ کن مرحلہ میں حضرت عیسیٰؑ اپنی آمد کے بعد مخالف مسیح کی فوجوں کو شکست دینے کے بعد، ہزار سالہ بادشاہت کا آغاز کریں گے۔ جسے Millennialism کہتے ہیں۔

تعجب انگیز بات یہ ہے کہ اناجیل اربعہ تو مخالف مسیح کے تذکرے سے خالی ہیں۔ حالانکہ یہی اناجیل کی آمد ثانی کو بیان کرتی ہیں تاہم دیگر مسیحی مذہبی ادب میں مخالف مسیح (Anti Christ) کا تذکرہ خاصی تفصیل سے ملتا ہے اور یہ تفصیلات مسلمانوں کی کتب احادیث میں بیان کردہ دجال کی خصوصیات کے ساتھ خاصی مماثلت رکھتی ہیں۔

دورِ جدید میں یہودی عقائد کے زیر اثر مسیحیت میں چند ایسے عقائد نے جنم لیا ہے جو کہ انتہا پسندانہ ہیں۔ تاہم یہ عقائد امریکہ کے بنیاد پرست مسیحیوں کے علاوہ رومن کیتھولک اور آرتھوڈوکس مسیحیوں کے یہاں مقبول نہیں ہو سکے ہیں۔

اس لیے ہمیں یقین ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی آمد ثانی کے وقت جو مسیحی موجود ہوں گے وہ عیسیٰؑ پر ایمان لاتے ہوئے مسیحیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کر لیں گے۔ موجود حالت سے ہجرت کر جائیں گے اور ملت اسلامیہ حنیفیہ میں شامل ہو جائیں گے۔

اسلام میں تصورِ دجال کے حوالے سے قرآن مجید میں صراحتاً تو کوئی بیان نہیں آیا۔ البتہ کچھ آیات سے اشارے ملتے ہیں تاہم احادیث میں الملاحم، ظہور مہدی اور خروج دجال کے حوالے سے اس قدر تفصیلات ملتی ہیں کہ کوئی ابہام باقی نہیں رہ جاتا۔

لیکن ان تمام تر تفصیلات کے باوجود بہت سے لوگ دجال کے بارے میں ایسے عقائد کو اپنے ذہنوں میں جگہ دیئے ہوئے ہیں جن کا حقیقت و اصلیت سے دور کا بھی

واسطہ نہیں ہے۔ مثلاً کچھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ دجال ایک تخیلاتی چیز ہے۔ جس کا حقائق کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے بعض لوگ ہر فتنے کے سربراہ اور سرکردہ افراد کو دجال اوران کی مادی وتمدنی ترقی کو دجالی فتنہ قرار دیتے رہے ہیں۔

تاہم علمائے متقدمین ومتاخرین کی ایک بہت بڑی تعداد ان تمام آراء نظریات سے ہٹ کر شاہراہ مستقیم پر گامزن، حدیث نبوی کی ترجمان اور امت کی اجماعی عقائد کی حامل رہی ہے اور ہمیشہ ایسے باطل نظریات کی تردید کرتی رہی ہے۔

آخر میں راقم الحروف اس بات کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ احادیث ﷺ، آخر زمانے میں خروج دجال کے تواتر پر دلالت کرتی ہیں۔ نیز یہ کہ وہ حقیقتاً ایک شخص ہوگا۔ (کوئی خیالی اور فرضی نہ ہوگا) اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق بڑے بڑے خوارق اس کو عطا فرمائیں گے۔ چنانچہ نہ تو ان احادیث کو کسی شبہ کی وجہ سے رد کرنا جائز ہے اور نہ ان کی غلط سلط تاویل کرنی چاہیے اس لیے کہ احادیث دجال میں نہ تو کوئی اضطراب ہے اور نہ تعارض۔

اس موضوع پر مزید معلومات کے حصول کے لیے مندرجہ کتب کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

کتب احادیث میں سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی صحیحین، امام ابی داؤد کی سنن ابی داؤد، امام ابن ماجہ کی سنن ابن ماجہ اور امام احمد بن حنبل کی مسند احمد اوران کی شروحات شامل ہیں۔ جبکہ دیگر کتب میں سید مناظر احسن گیلانی کی دجالی فتنہ کے نمایاں خط وخال، مولانا بدر عالم مہاجر مدنی میرٹھی کی ترجمان السنۃ، مولانا منظور احمد نعمانی کی معارف الحدیث اور مولانا حافظ محمد اقبال کی فتنہ دجال قرآن وحدیث کی روشنی میں شامل ہیں۔

نیز سامی ادیان میں اس موضوع پر جیوش انسائیکلو پیڈیا کے آرٹیکلز ''Armilus'' اور ''Messiah'' گرانٹ آر جیفری کی کتاب پرنسز آف ڈارکنس اور ڈاکٹر دانی ایل بخش کی کتاب جلالی کلیسا انتہائی مفید ہیں۔

اللہ عزوجل سے دعا کرتے ہیں کہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے۔

کتابیات

القرآن الکریم۔

کتب احادیث وشروحات:

- ابنِ کثیر، عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم، دارالسلام، ریاض و دار الفیحاء بیروت لبنان ۱۴۱۳ھ ۱۹۹۲م
- ابنِ کثیر، عماد الدین ابوالفداء اسمٰعیل بن عمر، النہایۃ فی الفتن والملاحم، دارالمعرفۃ بیروت لبنان ۱۴۲۲ھ، ۲۰۰۱م
- ابن ماجہ الحافظ ابی عبداللّٰہ بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ تعلیق محمد فواد عبدالباقی، دار احیاء الکتب العربیۃ قاھرہ مصر، بدون تاریخ
- ابی داؤد، سلیمان بن الاشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، دارالجلیل بیروتہ لبنان ۱۴۱۲ھ، ۱۹۹۲م
- البانی، محمد ناصر الدین، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ المکتب الاسلامی، بیروتہ لبنانہ الطبعۃ الثالثۃ ۱۴۰۰ھ، ۱۹۸۲م
- البانی، محمد ناصر الدین، صحیح جامع الصغیر و زیادۃ المکتب الاسلامی، بیروتہ لبنانہ ۱۴۰۲ھ، ۱۹۸۲م
- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دارالسلام للنشر والتوریخ، ریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹م
- البغوی، ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی الشافعی، معالم التنزیل واسرار التاویل، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنانہ ۱۴۱۵ھ، ۱۹۹۵م
- الترمذی، ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی، الجامع الصحیح وھو سنن الترمذی مطبعۃ مصطفٰی البابی الحلبی قاھرہ مصر ۱۳۸۲ھ ۱۹۶۲م

- الشعرانی، الشیخ عبدالوھاب مختصر تذکرہ الامام عبداللہ القرطبی، مطبعۃ الخیریۃ قاھرہ مصر، ۱۳۱۰ھ
- الطحاوی، ابوجعفر احمد بن محمد، شرح العقیدۃ الطحاویۃ تحقیق جماعت من العلماء وزارۃ الاوقاف وشئون الاسلامیہ دولۃ قطر، المکتب الاسلامی بیروت لبنان ۱۴۱۶ھ، ۱۹۹۶م
- عبدالباقی، محمد فواد، اللؤلؤ والمرجان، دارالفیحاء دمشق، سوریہ، دارالسلام، ریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیہ ۱۴۱۴ھ، ۱۹۹۴م
- کاندھلوی، مولانا محمد ادریس، التعلیق الصبیح شرح مشکاۃ المصابیح طبع بمطبعۃ الاعتدال بمدینۃ یقال لہ دمشق من خیر مدائن الشام، بدون تاریخ
- الکتانی، ابوجعفر، نظم المتناثر فی الحدیث المتواتر، دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان ۱۴۰۰ھ، ۱۹۸۰م
- کشمیری، انور شاہ، مولانا، فیض الباری علی صحیح البخاری، مکتبہ رشیدیہ سرکی رود کوئٹہ بدون تاریخ
- المالکی، قاضی عیاض الیحصبی، اکمال المعلم بفوائد المسلم، دارالوفاء بیروت، لبنان، ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۸م
- الامام احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل، المکتب الاسلامی، دار صادر، بیروت لبنان، بدون تاریخ
- مبارکفوری، محمد عبدالرحمٰن بن عبدالرحیم، تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی، دارالفکر، بیروت لبنان
- ملا علی قاری، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، دارالفکر، بیروت، لبنان، ۱۴۱۲ھ، ۱۹۹۲م
- محمد رشید رضا، تفسیر القرآن العظیم الشھیر بتفسیر المنار، دارالمعرفۃ بیروت لبنان، الطبعۃ الثالثۃ بدون تاریخ
- مسلم بن الحجاج القشیری، امام، الجامع الصحیح، رئاسۃ ادارت البحوث والافتاء والدعوۃ الارشاد بالمملکۃ العربیۃ السعودیۃ بدون تاریخ
- موسوعۃ الحدیث شریفہ الکتب ستہ، داراسلام للنشر والتوریخ الریاض، المملکۃ

العربیه السعودیه۔

- نسائی، ابو عبدالرحمٰن، سنن نسائی، مکتبه التراییه العربی لدوم الخلیج دمشق، المکتب الاسلامی، بیروته لبنان ۱۴۰۹ھ، ۱۹۸۸م
- نسفی، ابوالبرکاته عبداللّٰه بن احمد، الامام العقائد النسفیه اصح المطابع تجار الکتب جاملی محله بمبئی، هند، بدون تاریخ
- نووی، یحییٰ بن شرف بن مری الشافعی، شرح صحیح مسلم، دارالفکر بیروت لبنان، الطبعة الثالثة بدون تاریخ
- النیشابوری، الامام ابوعبداللّٰه محمد، المستدرك علی الصحیحین، مکتبه النصر الحدیثة ریاض المملکة العربیة السعودیة بدون تاریخ
- وجدی، محمد فرید، دائرة المعارف القرن والعشرین، دارالمعرفة بیروت لبنان، الطبعة الثالثة بدون تاریخ
- الهیثمی، حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد عن منبع الفوائد، تحقیق عبداللّٰه درویش، دارالفکر بیروته لبنان، ۱۴۱۴ھ، ۱۹۹۴م

لغات:

- ابن منظور، ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم بن منظور، لسان العرب، داراحیاء التراث العربی، موسسة التاریخ العربی، بیروت لبنان ۱۴۱۸ھ، ۱۹۹۸م
- الزبیدی، محب الدین ابی فیض السید محمد مرتضٰی الحسینی، تاج العروس: من جواهر القاموس، دارالفکر، بیروته لبنان، ۱۴۱۴ھ، ۱۹۹۴م
- اصفہانی، امام راغب، مفردات القرآن، مترجم مولانا محمد عبدہ فیروز پوری، شیخ شمس الحق، کشمیر بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور، پاکستان، ۱۹۸۷م

اردو کتب:

- آئی-بی-پرینٹس، تالمود بے نقاب ہوتی ہے، مترجم رضی الدین سید، نیشنل اکیڈمی آف اسلامک ریسرچ، ۲۰۰۳ء
- احمد تھامسن، دجال ایک فتنہ، مترجم انجم سلطان، حق پبلی کیشنز، چیٹر جی روڈ، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۵ء

- الحوالی، ڈاکٹر سفر ابن عبدالرحمان، یوم الغضب (بالآخر کیا ہوگا)، مترجم رضی الدین سید، انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ گلشن اقبال، کراچی، ۲۰۰۲ء
- اسرار عالم دہلوی، فتنہ دجال اکبر: خطرات و تدابیر، دارالعلم، نئی دہلی، انڈیا، ۲۰۰۰ء
- اسرار عالم دہلوی، یا ساری الجبل: کیا دجال کی آمد آمد ہے، دارالعلم نئی دہلی، انڈیا، ۲۰۰۰ء
- اسرار عالم دہلوی، دجال، ادارہ تحقیقات، کبیر سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۴ء
- ''اشراق''، ماہنامہ، جلد ۸، شمارہ ۱، جنوری ۱۹۹۶ء/ شعبان ۱۴۱۶ھ
- امین محمد جمال الدین، اُمت مسلمہ کی عمر، مترجم پروفیسر خورشید عالم، مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور، ۲۰۰۳ء
- حافظ محمد ظفر اقبال، فتنہ دجال: قرآن و حدیث کی روشنی میں، بیت العلوم، ۲۔ نابھہ روڈ، پرانی انارکلی، لاہور ۲۰۰۵ء
- رضی الدین سید، معرکہ عظیم، نیشنل اکیڈمی آف اسلامک ریسرچ، کراچی ۲۰۰۵ء
- شامزئی، مفتی نظام الدین، مولانا، عقیدہ ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں، الفیصل پرنٹرز، کراچی، پاکستان
- شرفی، محمد ذکی الدین، پاکستان اور عالم اسلام کا بحران اور رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئیاں، انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ، کراچی، پاکستان
- علی میاں، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، معرکہ ایمان و مادیت، مجلس نشریات اسلام، ناظم آباد کراچی، س۔ن
- کاندھلوی، مولانا محمد ادریس، عقائد اسلام، مکتبہ عثمانیہ، بیت الحمد، ۳۵۳ مہران بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور، س۔ن
- کیلانی، محمد اقبال، علاماتِ قیامت کا بیان، حدیث پبلی کیشنز، ۲ شیش محل روڈ، لاہور، س۔ن
- گیلانی، مولانا سید مناظر احسن، دجالی فتنہ کے نمایاں خط و خال، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان، ۱۴۲۵ھ
- لدھیانوی، مولانا یوسف، آپ کے مسائل اور ان کا حل، مکتبہ بینات، بنوری ٹاؤن، کراچی، س۔ن
- محمد عبدالمجید صدیقی، دنیا جنگوں کے دہانے پر، فیروز سنز پرائیویٹ (لمیٹڈ) لاہور، ۱۹۹۹ء

- مودودی، سید ابوالاعلیٰ، یہودیت قرآن کی روشنی میں، مرتبین نعیم صدیقی، عبدالوکیل علوی، ادارہ ترجمان القرآن (پرائیویٹ لمیٹیڈ) اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۰ء
- میرٹھی، شبیر احمد ازہر، احادیث دجال کا تحقیقی مطالعہ، دارالتذکیر، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۵ء
- میرٹھی، مولانا بدر عالم مہاجر مدنی، ترجمان السنۃ، ادارہ اسلامیات، ۹۰-انارکلی، لاہور، س-ن

کتاب ادیان سماویہ:

- کتاب مقدس، پاکستان بائبل سوسائٹی انارکلی، لاہور
- خیراللہ، ایف۔ ایس پادری، قاموس الکتاب، مسیحی اشاعت خانہ، ۳۶-فیروز پور روڈ، لاہور، س-ن
- ڈاکٹر۔آر۔اے ٹوری، خداوند مسیح کی آمد ثانی، مترجم جان مقبول، مسیحی اشاعت خانہ، ۳۶-فیروز پور روڈ، لاہور، ۱۹۹۷ء
- ڈاکٹر دانی ایل بخش، جلالی کلیسا، فل گاسپل اسمبلیز آف پاکستان، ماڈرن کالونی، کوٹ لکھپت، لاہور، ۱۹۹۷ء
- فادر عیمانوئیل عاصی، ۷۷۷ اور ۶۶۶، مکاشفہ کا پس منظر، مکتبہ عنادیم، سادھو کی (گوجرانوالا)، مارچ ۲۰۰۰ء
- گاڈفری۔سی۔رابسن، اسٹیفن۔ایف۔ونورڈ، شاہ آسمانی کی آمد ثانی، مترجم وکلف۔اے سنگھ، مسیحی اشاعت خانہ، ۳۶۔فیروز پور روڈ، لاہور، ۲۰۰۱ء
- گریس ہالسل، خوفناک جدید صلیبی جنگیں، انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ، ۲۰۰۱ء
- وکلف۔اے سنگھ، یسوع المسیح کی آمد ثانی، مسیحی اشاعت خانہ، ۳۶-فیروز پور روڈ، لاہور، ۲۰۰۰ء
- وکلف۔اے سنگھ، مسیح موعود اور اہلِ یہود، مسیحی اشاعت خانہ، ۳۶-فیروز پور روڈ، لاہور، ۱۹۹۶ء
- ولیم میکڈونلڈ، تفسیر الکتاب (عبرانیوں-مکاشفہ) مترجم جیکب سموئیل، مسیحی اشاعت خانہ، ۳۶-فیروز پور روڈ، لاہور، س-ن
- یعسوب، فتح کا جلوس، مسیحی اشاعت خانہ، ۳۶-فیروز پور روڈ، لاہور، ۲۰۰۴ء

✪ یونس عامر، بنی اسرائیل کا نبی یا دنیا کا نجات دہندہ، مسیحی اشاعت خانہ، ۳۶-فیروز پور روڈ، لاہور، ۱۹۹۷ء

English Books

☆ Albert H.Baldinger, D.D., Sermons on Revelation, George H. Daran Company, Nwe York, U.S.A, 1924.

☆ Carroll Stuhlmueller (G-Editor), The Collegeville Pastoral Dictionary of Biblical Theology, The Liturgical Press Collegeville, Minnesota, U.S.A, 1996

☆ Cecil Roth (Editor), The Standard Jewish Encyclopeadia, W.H.Allen, London, 1959.

☆ Dem Chom-sherbok, Judaism, Routledge London, U.K, 1998

☆ Dianne Bergant, Robert Karris (G-Editors), The Collegeville Bible Commentray, The liturgical Press Collegeville, Minnesota, U.S.A, 1988.

☆ F.Goizueta, Future History, Pennsylvania, Philadelphia, U.S.A, 1981.

☆ Frederick Carl Eiselon (Editor), The Abindgon Bible Commentary, Abnidgon-Cokesburg Press New york, Nashville, U.S.A, 1929

☆ Grant R.Jeffrey, Princess of Darkness, Bantam Books, New York, U.S.A, 1994.

☆ H.A.Ironside, Lectures on the Book of Revelation, Loizeaux Brothers, Neptune, New Jersey, U.S.A, 1930.

☆ http://www.Armageddon.com

☆ Isidore Singer, Ph.D. (Ediotr), The Jewish Encyclopaedia, KTAV Publishing House Inc., New York, U.S.A.

☆ J,Jurji and others, The Great Religions of the Modern World. Princeton University Press, Princeton, New Jersey U.S.A, 1947.

☆ John F.Walwoord (Editor), The Bible Knowledge commentary, Victor Books, New York, U.S.A, 1985.

☆ John M.Court, Revelation, Jsot Press Sheffiled, England, 1994.

☆ K.Rahner, Lexikon Fur Theologie Und Kriche, LTK Publishers, New York. U.S.A, 1967.

☆ Louis Finkelstein, The Beliefs and Practices of Judaism. The Devin-Adair Company, New York, 1945.

☆ Louis Jacob, A Jewish Theology, Darton, Longman and Todd, London, U.K, 1973.

☆ Mathew Henry, Matthew Henry's Commentary on the whole Bible, Hendrickson Publishers, New York, U.S.A, 1995

☆ Mireea Eliade (C-Editor), The Encyclopaedia of Religions, Macmillan Publishing Company, New York, U.S.A, 1986.

☆ New Catholic Encyclopaedia, London, august 1966.

☆ The Encyclopaedia of Americana, Grolier Incroporated U.S.A, 1984.

☆ The Lerning Bible, American Bible Society, New York, U.S.A, 1995.

☆ William Barclay, The Letters of John and Jude, Theological Publication Banglor, India, 2001.

Rs: 130/-

Rs: 230/-

Rs: 200/-

Rs: 120/-